ناول "یہ کھیل قسمت کے"
پرائم اردو ناولز
PRIME URDU NOVELS
از "فریحہ چوہدری"

"ارے ارے وہ دیکھو وہ آگیا ہے" احد نے اونچی آواز میں کہا

کہاں کہاں" غنی بھاگتی ہوئ آئ احد نے ہاتھ کے اشارے سے اسے دیکھایا۔

شکر ہے" غنی نے ہاتھ اٹھا کر شکر ادا کیا کرنا بھی چاہیے تھا آخر ڈیڑھ کے انتظار کے بعد نظر آیا تھا

چلو اب جو میں نے کہا تھا ویسے ہی کرو یہ آج بچ کر نہ جائے" انو نے احد کو حکم صادر کیا"

کیوں کیوں میں کیوں کروں تم خود کرو ویسے بھی تم دونوں کو ہی زیادہ شوق تھا" احد نے انو اور غنی کو دیکھتے ہوئے" کہا

دفعہ ہو جاو پھر خبردار جو تم یہاں نظر آئے اگر ہم نے اسے پکڑ لیا تو تمھیں اس کی شکل بھی نہیں دکھائیں گے" غنی" نے اپنی پوری آنکھیں کھول کر دھمکایا

اچھا اچھا اب ڈراو تو نہیں میں کرتا ہوں کچھ" احد کا اشارہ اس کی آنکھوں کی طرف تھا"

جلدی کرو کہیں وہ بھاگ نہ جائے" انو نے اس کی کمر پر ہاتھ مارا"

یہ کیا بد تمیزی ہے ایک تو میں کام کروں اور...... "احد کی بات درمیان میں ہی رہ گئ کیونکہ غنی گیند کے ساتھ" پتھر باندھ کر اسے پکڑا رہی تھی

بعد میں لڑ لینا پہلے یہ لو اور جلدی کرو" احد نے گیند پکڑا کچھ دیر اسے دیکھا پھر کچھ سوچ کر بولا"

بات دراصل یہ ہے کہ میری دور کی نظر کچھ کمزور ہے اور اگر نشانہ غلط لگ گیا تو وہ ہمارے ہاتھ نہیں آسکے گا غنی تم" "لگاو نشانہ تم ایسا کر سکتی ہو چلو شاباش جلدی کرو

میں؟ غنی حیرت سے بولی"

ہاں ہاں کیوں نہیں "انّو نے بھی تائید کی"

غنی نے گیند پکڑا اور فاسٹ بولر کی طرح تیز بھاگتے ہوئے ہوا میں اچھال دیا گیند دیوار سے ٹکڑا کر کھلی ہوئی کھڑکی" سے سیدھا کمرے میں موجود ٹیبل پر پڑے گلدان پر لگا نتیجہ کے طور پر گلدان اپنی ناقدری پر نشانہ باز کو کوستے ہوئے "زمیں بوس ہو گیا۔ موحد جو کچھ دیر قبل ہی سویا تھا بڑبڑا کر اٹھا "یہ ..یہ کیا ہوا

وہ جلدی سے بیڈ سے اترا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا اچانک اسکی نظر گلدان پر پڑی "یہ کیسے گرا" ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ کوئی چیز زور سے اس کی ناک پر آ کر لگی اسے دن میں تارے نظر آگئے" اف میرے خدا" کچھ دیر بعد وہ سنبھل کر کھڑا ہوا اور اس چیز کو ڈھونڈنے لگا ایک کونے میں اسے ایک گیند نظر آیا وہ اسے اٹھانے کو جھکا تو میز کے پاس اسے دوسرا گیند نظر آیا جس پر بڑی مہارت سے پتھر لگا کر ربڑ بینڈ چڑھایا گیا تھا۔وہ دونوں گیند اٹھا کر تیزی سے کمرے سے نکلا۔

* * * * * *

بہ... بھیا آپ کی قسم یہ میں نے نہیں پھینکا" احد نے موحد کو دیکھتے ہوئے کہا جو کڑے تیوروں سے اسے گھور رہا تھا" احد کے انکار پر موحد نے انعم کو دیکھا وہ تینوں اس وقت مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑے تھے صوفیہ بیگم اور ریحان صاحب بھی وہیں موجود تھے اور خاموشی سے دیکھ رہے تھے

بھیا۔۔۔۔۔ آپ کی قسم یہ والا میں نے نہیں پھینکا۔۔" انعم نے پتھر والے گیند کی طرف اشارہ کیا"

جسٹ شٹ اپ "موحد نے اٹھتے ہوئے کہا" اور تم "اس نے غانیہ کی طرف اشارہ کر کے کہا" تم بھی کہہ دو آپ کی "قسم میں نے نہیں پھینکا اگر تم لوگوں نے نہیں پھینکا تو کیا ممی پاپا نے پھینکا ہے؟؟

نہ۔۔۔ نہیں میں آپ کی قسم نہیں کھوں گی کیونکہ مجھے پتا آپ پھر مر جاں میں گے" غنی نے تیزی سے کہا"

واٹ؟؟"موحد کا منہ حیرت سے کھل گیا"

م۔۔میرا مطلب ہے کہ۔۔۔۔ یہ پتھر والا میں نے پھینکا تھا مگر آپ کے کمرے میں نہیں پھینکا تھا یہ دیوار کو لگ کر" آپ کے کمرے میں آیا تھا تو میرا کیا قصور اس میں ہے ماآنٹی؟؟"اس نے صوفیہ بیگم سے تاں ید چاہی وہ نہ چاہتے ہوے بھی مسکرا دیں

ارے چھوڑو بیٹا کوں ی بات نہیں بچے ہیں نا.... "صوفہ بیگم نے درخواست کی"

" یہ بچے ہیں آپ کو پتا ہے ان کی عمریں کیا ہیں؟؟ اور آپ انہیں بچہ کہہ رہی ہیں"

سال"احد کی آواز آی22"

سال انعم نے بھی جوش سے بتایا20"

سال"غانیہ بھی کیوں پیچھے رہتی19"

وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھا انکل کے اشارے پر وہ تینوں تیزی سے بھاگے"رکو میں بتاتا ہوں عمریں تم لوگوں "کی

موحد چھوڑ دو بیٹا چھٹیاں ہیں انجوائے کرنے دو کچھ ہی تو دن ہے پھر سے ٹف روٹین شروع ہو جاے گی کسے ٹاں م" ملے گا رونق لگی رہتی ہے" ریحان صاحب اب بیٹے کو سمجھا رہے تھے

** ** ** **

نہ۔۔۔ نہیں میں آپ کی قسم نہیں کہوں گی کیونکہ مجھے پتا آپ پھر مر جائیں گے" غنی نے تیزی سے کہا"

واٹ؟؟"موحد کا منہ حیرت سے کھل گیا

م۔۔میرا مطلب ہے کہ۔۔۔۔ یہ پتھر والا میں نے پھینکا تھا مگر آپ کے کمرے میں نہیں پھینکا تھا یہ دیوار کو لگ کر آپ کے کمرے میں آیا تھا تو میرا کیا قصور اس میں ہے ماآنٹی؟؟"اس نے صوفیہ بیگم سے تائید چاہی وہ نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیں

ارے چھوڑو بیٹا کوئی بات نہیں بچے ہیں نا..... "صوفہ بیگم نے درخواست کی"

" یہ بچے ہیں آپ کو پتا ہے ان کی عمریں کیا ہیں؟؟ اور آپ انہیں بچہ کہہ رہی ہیں "

"22 سال "احد کی آواز آئی۔

"20 سال "انعم نے بھی جوش سے بتایا

"19 سال"غانیہ بھی کیوں پیچھے رہتی

وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھا انگل کے اشارے پر وہ تینوں تیزی سے بھاگے "رکو میں بتاتا ہوں عمریں تم لوگوں کی"۔

موحد چھوڑدو بیٹا چھٹیاں ہیں انجوائے کرنے دو کچھ ہی تو دن ہے پھر سے ٹف روٹین شروع ہو جائے گی کسے ٹائم" ملے گا رونق لگی رہتی ہے "ریحان صاحب اب بیٹے کو سمجھا رہے تھے

** ** **

آج تو بہت مشکل سے بچے ہیں اگر پاپا نہ ہوتے نہ تو۔۔۔" غنی نے انعم کی بات کاٹی "تو۔ تو کیا ہونا تھا؟؟ وہ کون سا" "کھا جاتے ہمیں تم نے سنا نہیں جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں تمہارے بھائ بھی بس خالی برستے ہی ہیں۔

واہ واہ یہ سب باتیں ہمارے سامنے ہی آتی ہے بس ان کے سامنے بھی بولا کرو۔۔۔۔ پھر مانیں تمھیں" احد نے اس کی چٹیا کھینچتے ہوے کہا

چھوڑو بد تمیز مجھے "وہ اس کے ہاتھ سے آم کی پلیٹ لے کر بھاگ گیا اور وہ اس کے پیچھے بھاگنے لگی۔ وہ تینوں اس " وقت لان میں موجود تھے ۔ انعم نے اس کے آگے ٹانگ کی اور غنی جو احد کو مارنے لگی تھی ۔ دھڑام سے زمین بوس ہو گئی دونوں بہن بھائی زور زور سے ہنسنے لگے غنی غصے سے کھڑی ہو گئی "بات مت کرنا تم لوگ مجھ سے "اور تیزی سے اندر بھاگ گئی اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑا موحد یہ منظر دیکھ کر بے ساختہ مسکرا دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

غنی غنی اٹھو یہ کونسا وقت ہے سونے کا" انعم نے اسے زور سے ہلاتے ہوئے کہا

کیا مسئلہ ہے اب میں سو بھی نہیں سکتی اپنی مرضی سے "اسنے تڑخ کر جواب دیا

"اففوہ یار تم ابھی تک ناراض ہو اچھا تم اٹھو تو سہی ایک بار مجھے بہت ضروری بات بتانی ہے تمہیں"

مجھے نہیں سننی تمہاری بات اپنے بھائی کو سناو جا کر" اس کا اشارہ رات والی بات کی طرف تھا جب تینوں نے مل کر سیر کا پروگرام بنایا تھا مگر اپنے بھائی کے سامنے وہ دونوں صاف مکر گئے تھے اور اسے اکیلی کو اتنی باتیں سننے کو ملیں تھیں اور شاید پہلی بار اسے شدت سے محسوس ہوا تھا کہ یہ اس کا اپنا گھر نہیں ہے۔

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

اچھا پر امس آج ہم تمھارے ساتھ ضرور چلیں گے "انعم نے اسے منانے کی کوشش کی "

" مت جانا کوئی ضرورت نہیں "

یار پلیز معاف کردو اب اٹھونا" اس نے رونی صورت بنا کر کہا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی لیکن انعم کی اگلی بات سن "

کر وہ اچھل کر بیڈ سے نیچے اتری

"کیا،، کیا کہا تم نے تمہاری پھوپھو آرہی ہیں اور وہ تمہاری سڑو کزن ؟؟ "

صرف سڑو کزن ہی نہیں بلکہ اس کے بھائی صاحب بھی تشریف لا رہے ہیں" انعم نے منہ بنا کر کہا

اوہووو،،" غنی نے معنی خیزی سے آنکھیں گھما کر کہا' اتنی گندی شکل کیوں بنا رہی ہو دل میں لڈو پھوٹ رہے ہیں "

اور اوپر اوپر سے یہ،،،

اس کی بات ادھوری رہ گئی انعم نے تکیہ اس کے منہ پر مارا" فضول میں بولا کرو تم بس تمہیں پتا تو ہے کتنا زہر لگتا ہے

" مجھے وہ،،، ہونہہ

اور مجھے اسکی بہن" غنی نے اسی کے انداز میں کہا تو دونوں ہنس پڑیں۔"

* * * * * * *

غانیہ سجاد اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھی چھ سال کی عمر میں وہ اپنی ماں کی ممتا سے محروم ہو گئی تھی مگر سجاد صاحب نے اسے ماں اور باپ دونوں کا پیار دیا دوسری شادی کے بعد بھی وہ غانیہ کا ہر طرح سے خیال رکھتے تھے وہ شروع سے ہی شوخ چنچل اور ہنس مکھ تھی ابھی وہ میٹرک کا امتحان دے کر فارغ ہوئی تھی جب اس کے بابا کو ہارٹ اٹیک ہوا

اور وہ بھی اسے چھوڑ کر چلے گئے صوفیہ بیگم اسکی خالہ تھیں اسکی سوتیلی ماں کا رویہ دیکھ کر وہ اسے اپنے ساتھ لے آئیں صوفیہ بیگم کے تین بچے تھے موحد احد اور انعم

انعم اور احد سے تو اس کی آتے ہی دوستی ہو گئی تھی مؤحد جو کہ تعلیم کے سلسلے میں بیرونِ ملک مقیم تھا اس لیے وہ اسے دیکھ نہ پائی تھی مگر احد اور انعم اپنے بھائی سے بہت ڈرتے تھے ان دونوں نے اپنے بھائی کا جو نقشہ کھینچا تھا اس نے یہی سمجھا کہ وہ کوئی ہلاکو خان ٹائپ ہوں گے اس دوران ایک بار ریحان صاحب کی بہن اور بیٹی (ثیزہ) بھی ملنے آئیں تھیں ثیزہ کو نہ جانے غانیہ سے کیا پُرخاش تھی وہ بلاوجہ ہی اسے جھڑک دیتی تھی اس لیے غانیہ ان ماں بیٹی کے سامنے کم ہی جاتی تھی کچھ دن رہنے کے بعد وہ ماں بیٹی واپس انگلینڈ چلی گئیں تو غانیہ نے سکھ کا سانس لیا۔ تین سال بعد مؤحد جب وطن واپس پہنچا تو غانیہ نے سب سے چھپ کر دیکھا

اوے! اٹھو دیکھو تمہارا بھائی آیا ہے" اس نے انعم کو ہلایا"

سچی؟؟ بھائی آگئے" وہ تیزی سے اٹھی اور باہر کو بھاگی غانیہ بھی منہ بناتے اس کے پیچھے چل پڑی موحد نے سب " سے ملنے کے بعد اسے دیکھا تو اسنے ہڑبڑا کر سلام کیا وہ مسکرا کر سلام کا جواب دیتا آگے بڑھ گیا غانیہ کو بہت غصہ آیا

" اپنی بہن کو تو گلے لگا کر ملے اور مجھے،،، " اور یوں اس دن سے غانیہ نے اسے اپنا بھائی ماننے سے انکار کر دیا مگر یہ بات اسنے صرف اپنے تک ہی محدود رکھی تھی نجانے کیسے،،

* * * * * * * * *

کمرے کا دروازہ کھول کر وہ لرزتے قدموں سے اندر داخل ہوئی- اس کی توقع کے عین مطابق وہ صوفے پر بیٹھا اپنا شغل پورا فرما رہا تھا اس نے سارے کمرے میں نظر دوڑائ پورے کمرے میں ایک عجیب سی بُو پھیلی ہوئی تھی جگہ جگہ کانچ بکھرا ہوا تھا کمرے کا حلیہ بے ترتیب تھا کچھ دیر بعد شاید اس کی حالت اس کمرے سے بھی بدتر ہونے والی تھی اپنی متوقع حالت کا سوچ کر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی اس سے پہلے کے وہ اپنے قدم واپسی کے لیے اٹھاتی سلطان کی نظر اس پر پڑ چکی تھی وہ تیزی سے اس کی جانب بڑھا

"باقی دو بوتلیں کہاں ہیں؟؟؟"

ک... کون..... سی بوتلیں....؟؟؟؟؟" مگر جواب زبان کی بجائے ہاتھ سے آیا تھا وہ ایسا ہی تھا ظالم جابر غریب کی بے بسی کا مزہ لینے والا

م مجھے نہیں پتا قسم سے" وہ لڑکھڑائیں "شٹ اپ" وہ دہاڑا "تو ابھی بتاے گی اپنی زبان سے کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ میری چیز کو ہاتھ لگاے سواے تیرے اور ایسی نیکی کا بخار بھی تجھے ہی چڑھتا ہے" اس نے اس کے بال چھوڑے اور اس کا بازو پکڑ کے کمرے سے باہر آیا- "کہاں --- کہاں لے کے جا رہے ہیں پلیز بات سنیں" وہ روتے ہوئے کہی رہی تھی مگر کوئی انسان ہوتا تو ان آنسوؤں سے پگھلتا وہ تو پتھر تھا مضبوط سخت پتھر جس پر کبھی کسی موسم کا اثر نہ ہوتا تھا

جا--مانگ اپنے عاشق سے دو بوتلیں ---جا لے کر آ" فرجاد نے اس کے کان کے پاس جا کے کہا" اور کمرے کی طرف دھکیلا وہ تو ساکت رہ گئی اس شخص کے پاس جانے کا حوصلہ ہی نہ تھا اوپر سے یہ حکم اور اس حکم سے روگردانی کی سزا وہ جانتی تھی

پلیز سلطان یوں نہ کریں یہ غلط ہے "مگر اس کے کان پر جوں تک نہ رینگی "
جاوء-- جلدی --- ورنہ " اس آنکھیں نکال کر دھمکایا "
نہ نہیں میں نہیں جاوں گی "وہ تیزی سے بھاگی اس کا رخ کمرے کی بجائے باہر کی طرف تھا مگر اسے لاونج میں ہی رکنا پڑا

* * * * * * *

ارے میں نہیں ڈرتی ورتی تمہارے سڑیل بھائی سے... "وہ جو کچن کی جانب آرہا تھا غانیہ کی آواز پہ فروازے میں " رک گیا" اچھا!! تو تم انہیں دیکھ کر کانپنے کیوں لگ جاتی ہو پھر،، ہمم ؟؟" انعم نے طنز کیا" وووہ.. "وہ جوش سے کھڑی ہو گئی اور تیزی سے بولی "تمہارے بھائی کونسا انسانوں کی طرح بات کرتے ہیں وہ تو یوں گھور کر دیکھتے ہیں جیسے ابھی کچا چبا جائیں گے تم دیکھنا تمہارے بھائی سے کوئی شادی نہیں کرے گا اور اگر کوئی قسمت کی ماری بیچاری مل بھی گئی تو تمہارے بھائی کو چھوڑ کر اسی دن بھاگ جائے گی جب وہ صورِ اسرافیل پھونکے گے یا پھر تمہارے بھائی اسکا قیمہ بنا دیں گے یا پھر "ارے بس بس یہ نہ ہو تمہارا ہی قیمہ بن جائے،، ہاہاہا،، انعم کے کہنے پر وہ بے ہوش ہوتے ہوتے بچی" اللہ نہ کرے "اسنے بے ساختہ کہا
خدا کا واسطہ ہے اب بتا بھی دو بھائی نے کیا کہا تھا" احد نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ کہیں وہ کچھ اور ہی نہ کہہ دے "ارے کچھ بھی نہیں بس منتیں کر رہے تھے کہ پلیز باہر کم جایا کرو میں نے بھی کہہ دیا آپ ہماری چوکیداری مت کیا کریں "غانیہ کی بات پر دونوں کا منہ کھل گیا اور باہر کھڑا موحد غصے سے کچن میں داخل ہوا" کیا ہو رہا ہے یہاں "موحد کی آواز پر تینوں بری طرح چونکے "وووہ کچھ بھی نہیں "احد باہر کو بھاگا" جاؤ مما بلا رہی ہیں تمہیں "اسنے

انعم کو بھی نکالا غانیہ بھی موقع دیکھ کر کھسکنے لگی "رکو" وہ دو قدم آگے آیا "تمہاری منت کب کی میں نے ؟" اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو وہ پھر بولا " آئندہ میں نے اگر تمہارے منہ سے جھوٹ سنا تو پھر دیکھنا تم" وہ انگلی اٹھا کر وارن کرتا وہاں سے چلا گیا اور وہ اسکی پشت گھورتی رہ گئی

* * * * * *

ریحان صاحب کی بہن اور بچے آئے ہوئے تھے گھر میں کافی رونق تھی وہ لوگ اب پاکستان میں شفٹ ہو رہے تھے اس لیے آج کل اپنا گھر دیکھنے میں مصروف تھے انعم اور اسد کی منگنی کی تیاریاں چل رہی تھیں ان کا رشتہ بچپن سے طے تھا لیکن انعم کو اسد شروع دن سے ناپسند تھا اب بھی سب شاپنگ کے لیے آے ہوئے تھے مگر اس کا دل بیزار ہو چکا تھا اس نے غنی کو تلاشنے کے لیے ادھر اُدھر نظریں گھمایں مگر وہ اسے کہیں نظر نہیں آئی "پتہ نہیں کہاں چلی گئی" وہ بڑبڑاتے ہوے آگے بڑھ گی

* * * * *

غنی بھی سب کو ڈھونڈتے ہوے باہر آگئی مگر اسے کوئی نہیں آیا اسے اب ٹینشن ہو رہی تھی وہ پیچھے مڑنے لگی تو اچانک کسی سے ٹکرائی ناک پر لگنے والی ضرب اتنی شدید تھی کہ سب شاپنگ بیگ اس کے ہاتھ سے گر پڑے اور اس نے اونچی آواز میں رونا شروع کر دیا۔ مقابل شخص اسے یوں روتا دیکھ کر بوکھلا گیا
دیکھیں مس پلیز میری بات سنیں آپ رو کیوں رہی ہیں ؟؟؟ دیکھیں آپ مجھے بتائیں تو سہی " مگر نہ جی دوسری طرف تو شاید اس کی آواز سنی ہی نہ تھی وہ کچھ دیر کھڑا بے بس ہو کر اسے دیکھتا رہا پھر جیسے ہی اس نے تنگ آ کر واپسی کے لئے قدم بڑھاے اسے غنی کی چنگاڑتی ہوئی آواز دی

اوے مسٹر لمبو۔۔۔ تمھیں دیکھ کر چلنا نہیں آتا کیا یا منہ اوپر اٹھا کر چلتے ہو اگر میرا ناک ٹوٹ جاتا تو کون ذمہ دار "

" ہوتا

اس نے ٹھٹھک کر غنی کو دیکھا اور اپنا لہجہ نارمل رکھنے کی کوشش کرنے لگا بہر حال غلطی اس کی تھی

آئم سوری میں ذرا جلدی میں تھا مگر غلطی آپکی بھی تھی آپ بھی تو۔۔" مگر اس سے پہلے کے وہ بات مکمل "

کرتا غنی نے غصے سے بات کاٹی "کیا غلطی تھی میری ہاں؟؟؟ یہ دیکھو میرا ناک کیا حال ہو گیا میرے

" ناک کا ایک تو میں آرام سے بات کر رہی ہوں اور تم پھیلی جا رہے ہو چلو یہ سب اٹھا کر دو مجھے

غنی کی بات پر اس کا منہ کھل گیا

آئم سوری مس یہ آپ کا کام ہے آپ خود کریں سمجھیں۔" اس نے چبا چبا کر کہا اور جانے لگا کہ غنی نے "

پیچھے سے اس کا کوٹ کھینچا

اووو ہیلو ایک تو تم نے پہلے میرا ناک توڑنے کی کوشش کی اور اب تم ندتمیزی کر رہے ہو تم ایسے نہیں جا سکتے اٹھا کر "

دو سب کچھ نہیں تو میں شور مچا دوں گی یہ لڑکا میرے پیسے چوری کر کے بھاگ رہا ہے بلکہ میں تمھاری تصویر ہی لے کر

نیوز پیپر میں دے دوں گی دیکھنا کتنے مشہود ہو جاوگے تم" اور اس سے پہلے کے وہ اپنے کہے پر عمل کرتی سلطان نے

شاپنگ بیگ اٹھا کر اسے پکڑائے اور غصے سے اسے گھورتا وہاں سے چلا گیا

جاری ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

غنی کچن میں چائے بنا رہی تھی جبکہ انعم ٹرالی میں چیزیں سیٹ کر رہی تھی دونوں آجکل بی ایس سی کے ایگزامز دیکر فارغ تھیں غنی کو کھانا بنانے کا کریز تھا اسی لیے وہ ہر وقت کچن میں گھسی رہتی تھی آج چونکہ منگنی کی ڈیٹ فکس کرنے کے لیے میمونہ بیگم آئی ہوئیں تھیں اس لیے انعم کو بھی ہیلپ کروانی پڑ رہی تھی البتہ موڈ کافی بگڑا ہوا تھا وہ دونوں ٹرالی لے کر لاونج میں آئیں تو انعم کو پھوپھو نے اپنے پاس بٹھا لیا غنی سب کو چائے سرو کرنے لگی۔ وہ آجکل موحد کے سامنے کم آتی تھی موحد نے کافی دِنوں بعد اسے آج دیکھا تھا

"اسے عقل کب سے آگئی" وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا اشارہ اس کے خاموشی سے کام کرنے کی طرف تھا

غنی شیزہ کو کپ تھما رہی تھی شیزہ نے کپ پکڑنے کے لیے ہاتھ آگے کیا مگر اس سے پہلے کہ غنی ہاتھ پیچھے کرتی ساری چائے شیزہ کے کپڑوں پر گر گئی گرم گرم چائے شیزہ کے ہاتھوں ،بازوں اور کچھ پاوں پر گری شیزہ غصے سے کھڑی ہوئی اور زوردار تھپڑ غنی کے منہ پر مارا "یونان سینس اگر تمھیں کام کرنا نہیں آتا تو مت کیا کرو گھر میں ملازماوں کی کمی تھی جو تمھیں بھی رکھ لیا" غنی سن کھڑی رہ گئی "یہ کیا بدتمیزی ہے شیزہ؟؟" انعم غصے سے بولی مگر اس سے پہلے کہ شیزہ کچھ کہتی موحد تیزی سے آگے آیا اور شیزہ کا بازو پکڑ کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا "کول ڈاون... آو میں تمھیں برنال دیتا ہوں" غنی نے چونک کر موحد کو دیکھا اور تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بھاگی احد اور انعم بھی اس کے پیچھے بھاگے مگر وہ دروازہ لاک کر چکی تھی اسے رہ رہ کر شیزہ کے الفاظ یاد آ رہے تھے کیا وہ اسی قابل تھی آخر کیوں وہ میرے ساتھ ہی ایسا کرتی ہیں وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی اس نے اپنے گال پر ہاتھ رکھا آج سے پہلے اسے کسی نے نہیں مارا تھا اور آج--- اچانک روتے روتے وہ چپ ہو گی اسے موحد کے

الفاظ یاد آئے "یہ میرا گھر ہے اور یہاں تمہیں وہ آزادی نہیں مل سکتی جیسی تم چاہتی ہو سمجھیں۔ اور آئندہ میرے بہن یا بھائی کو میرے خلاف کرنے کی کوشش مت کرنا ورنہ نتائج کی زمہ دار تم خود ہو گی " پھر اسے موحد کا آج کا رویہ یاد آیا تو کیا وہ بھی مجھ سے نفرت کرتے ہیں لیکن کیوں؟؟؟ یہ پوری رات اس نے رو کر گزاری تھی ماں باپ کو یاد کرتے ہوئے اپنا گھر اپنا بچپن یاد کرتے ہوئے گزاری تھی جیسے آج ہی ہر زخم تازہ ہوا ہو اپنا گھر ہونے کی خواہش شدت سے جاگی تھی

اگر مگر اور کاش میں ہوں

میں خود بھی اپنی تلاش میں ہوں

* * * * * *

کچھ واقعات انسان کی زندگی بدل دیتے ہیں غانیہ بھی اس دن کے واقعہ کے بعد بہت خاموش رہنے لگی تھی احد اور انعم اس سے بارہا معافی مانگ چکے تھے آنٹی نے بھی اس سے کہا تھا کہ وہ شیزہ کے رویے پر بہت شرمندہ ہیں غنی نے انہیں مطمئن کر دیا تھا کہ اس سب میں ان کا کیا قصور۔

آج موسم بہت خوشگوار تھا انعم نے اس کا موڈ بحال کرنے کے لیے اس کے لاکھ انکار کے باوجود اپنے ساتھ شاپنگ پر لے آئی تھی شاپنگ کے بعد جب وہ باہر آئیں تو انعم سر پر ہاتھ مارتے ہوئے واپس بھاگی "کیا ہوا؟؟"غانیہ نے پوچھا "چابی کاونٹر پر ہی بھول آئی ہوں رکو ابھی آئی "انعم واپس بھاگی۔ وہ منہ بناتے ہوئے اس کا انتظار کرنے لگی سلطان ایاد جو کسی کام سے وہاں آیا تھا اسے یہاں کھڑے دیکھ کر حیران ہوا اور پھر کچھ سوچ کر مسکرایا اور اپنے گارڈز کو وہیں رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے اس کے پاس سے بالکل آرام سے گزرا اور گا

ڑی کے بونٹ پر رکھے شاپنگ بیگز اٹھالیے جب غانیہ کی نظر پڑی وہ کافی دور جا چکا تھا "ارے یہ بیگ تو---" اس نے اپنے بیگز کی طرف دیکھا وہاں سے وہ بیگز غائب تھے وہ اس کی طرف بھاگی "رکو رکو بدتمیز اوے" وہ اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی --- اس کی شکل پر نظر پڑتے ہی اُس کی پوری آنکھیں کھل گئیں "تم" وہ حیرت سے چیخی وہ مسکرایا "تم تو اس دن--- تمہیں شرم نہیں آتی یوں دن دھاڑے سب کے سامنے چیزیں اُٹھاتے ہو ایک نمبر کے چور ہو تم مجھے تو پہلے ہی شک تھا شکل سے ہی لٹیرے لگتے ہو ادھر دو بیگز یہ تمہارے کام نہیں آئیں گے تم یوں کرو یہ پیسے رکھ لو اور یہ کام چھوڑ کر کوئی حلال روزی کماؤ لنگڑے لولے تو ہو نہیں ہو اچھے خاصے ہٹے کٹے ہو یہ پکڑو" وہ ایک ہی سانس میں بولی اور اُس کے ہاتھ میں پیسے تھما کر غصے سے اُسے گھورتی بیگز کھینچ کر چلی گی وہ حیران کھڑا رہ گیا اس لڑکی پر نہیں بلکہ خود پر۔

* * * *

وہ بھاگتی بھاگتی کسی سے ٹکرائی سر اٹھا کر دیکھا تو ساکت رہ گئی

آ-- آپ وہ حیران نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے ایک دم پیچھے ہوئی

"کیوں آئے ہیں اب آپ یہاں؟؟" اس نے آنے والے سے پوچھا

"تمہیں لینے" بڑے اطمینان سے جواب آیا "تم نے ہی تو بلایا تھا مجھے یہاں" "میں نے؟؟" وہ حیران رہ گئی اس الزام پر مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی پیچھے سے سلطان فرجاد نے اسے بالوں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور دو تھپڑ لگائے وہ نیچے گر گئی "تم دونوں بہن بھائی اتنی جلدی اپنی اصلیت پر اتر آؤ گے اس کا اندازہ نہیں تھا مجھے" ایسا

نہیں ہے پلیزبات سنیں میری "جبڑے پر پڑنے والی ٹھوکر نے اسے بات پوری کرنے نہ دی وہ اس کی ٹھوکروں کی زد پر تھی اور مسلسل چیخ رہی تھی۔مگر ولید بخاری بڑے آرام ایک طرف کھڑا تھا یہ تماشہ ملاحظہ کر رہا تھا جیسے اس کا پسندیدہ پروگرام چل رہا ہو۔سب ملازم ہاتھ باندھے کھڑے تھے ان کے لیے یہ نیا نہ تھا وہ اس لڑکی کے ساتھ یہ ہی ہوتا دیکھ رہے تھے آخر ثمانہ بیگم لڑکی کی حالت دیکھتے ہوئے آگے بڑھیں اور سلطان فرجاد کو پکڑ کر اوپر لے جانے لگیں "آپ ہوش میں نہیں ہیں پلیز اوپر چلیں" "چھوڑو مجھے میں اسے سبق سکھا کر رہوں گا چھوڑو" وہ اس سے اپنا آپ چھڑا کر پھر اس کی طرف بڑھے جو اب بے ہوش ہچکی تھی "مر جائے گی چھوڑیں ابھی اِس سے صبح بات کریں گے" وہ انہیں زبردستی اوپر لے گئیں میں کچھ دیر بعد وہ واپس آئیں اور ملازماؤں کو جانے کا اشارہ کر کے بولیں "لے جاؤ اسے اب یہاں سے اور مجھے اب یہ دوبارہ نظر نہیں آنی چاہیئے" وہ ہنسا-- ہاہاہاہا کیوں نہیں لے جاتا ہوں مگر پہلے میرا انعام" ثمانہ بیگم نے اسے پیسے تھمائے اور بولیں " اب جلدی نکلو" وہ پیسے جیب میں ڈال کر مڑا اور بے ہوش ہوتی مزنہ کو اٹھا کر باہر کی طرف چل دیا

* * * * * *

"غانیہ "انعم نے کچھ سوچتے ہوئے اسے پکارا وہ دونوں اس وقت اپنے کمرے میں تھیں غانیہ کی طرف سے جواب پا کر وہ اٹھی اور اس کے پاس جا کر اس کے ہاتھ سے ڈائجسٹ کھینچ لیا "تم کیا ہر وقت یہ پڑھتی رہتی ہو کب سے بلا رہی ہوں تمھیں"

"اوہ اچھا میں نے سنا نہیں یہ تو دو بس کہانی ختم ہونے والی ہے"

"نہیں تم پہلے میری بات سنو "انعم نے کہا اور اس کے پاس ہو کے بیٹھ گئی

"کوئی راز کی بات ہے؟؟"

"ہاں۔۔۔مجھے۔۔۔اسد سے ملنا ہے"

"کیا" اسکی چیخ بے ساختہ تھی "آہستہ یار" اس نے غنی کے منہ پر ہاتھ رکھ کر کہا

"ویسے کیوں ملنا ہے؟؟خیریت ہے نا؟؟"

"ہاں بس ایک ضروری بات کرنی ہے"

"اچھا میں بھی چلوں گی تمہارے ساتھ" غنی نے کہا

"ہاں ہاں اسی لیے تو بتا رہی ہوں تمہیں"

"چلو پھر چلیں"

"ہاں چلو میں مما سے پوچھ کر آئی"

"کیا تم خالا سے پوچھ کر جاو گی؟؟؟" غنی نے حیرت سے پوچھا

"افوہ نہیں یار پاگل ہوں کیا میں چلو اب"

کچھ ہی دیر بعد غنی اور انعم اسد کے سامنے تھیں پھوپھو تو گھر پر نہ تھیں اور شیزہ اپنے کمرے میں تھی اس لیے وہ آرام سے بات کر سکتی تھی

"زہے نصیب آپ دونوں یہاں کا راستہ کیسے بھول گئیں" اسد نے خوش ہوتے ہوئے کہا

"آپ سے ملنے آئے ہیں ہم اسد بھائی خاص طور پر آپ سے" اس نے انعم کو دیکھتے ہوئے ہنس کر کہا انعم نے اس کے بازو پر چٹکی کاٹی تو وہ چیخی "اف اللہ" "کیا ہوا؟؟" اسد نے حیرت سے پوچھا "کاٹ رہی ہے"

"ہیں ؟؟"

"افوہ کچھ نہیں اسکی باتوں پر دھیان مت دیں مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے اسد"

"ہاں ہاں آو بیٹھو"

"پھر تو میں چلتی ہوں" غنی جانے کے لیے مڑی تو انعم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا "اے کدھر"

"افوہ اچھا تھوری نہ لگتا ہے آپ دونوں نے ضروری بات کرنی ہے تو اس کا مطلب آہم آہم"

"بد تمیز بیٹھو یہاں" انعم اس بات کا مطلب سمجھ کر جھینپی جبکہ اسد نے اختیار ہنسا "ارے تم نے پڑھا نہیں تھا کل والی سٹوری میں ہیر وئن کی دوست اسے ہیر و کے پاس چھور کر خود غائب ہو جاتی ہے یوں اسطرح ہیر و اور ہیر وئن میں محبت ہو جاتی ہے اور۔۔۔" انعم نے باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر اسکا منہ بند کروایا اور اسد کو دیکھا جو اپنی ہنسی ضبط کر رہا تھا

* * * * *

"مما مما۔۔۔ کیا ہوا ؟؟؟" شیزہ گھر پہنچی تو میمونہ بیگم کو غصے سے بولتا دیکھ کر وہیں آ گئی اسد سامنے ہی کھڑا تھا "کیا ہوا ہے اسد ؟؟؟؟" ۔ میمونہ کو نہ بولتے دیکھ کر وہ اسد کی طرف متوجہ ہوئی مگر اسد نے سوال کا جواب نہیں دیا اور ماں کو دیکھکر بولا "میں آپ کو بتا رہا ہوں مما میں شادی صرف غانیہ سے ہی کروں گا اور اگر آپ نے مجھے فورس کیا تو واپس انگلینڈ چلا جاوں گا مگر آپ کی بات میں پھر بھی نہیں مانوں گا" یہ کہہ کر وہ رکا نہیں تھا شیزہ حیران پریشان کھڑی رہ گئی "غ..غانیہ" کچھ دیر تو وہ بول ہی نہ سکی مگر پھر کچھ سوچ کر مسکرائی "اب آئے گا مزہ" وہ دل ہی دل میں خوش ہوتی کمرے کی طرف چل دی۔

* * * * * * *

اس شام وہ رخصت کا سماں... یاد رہے گا

وہ شہر وہ کوچہ وہ مکاں.. یاد رہے گا

وہ ٹیس کی ابھری تھی ادھر یاد رہے گی

وہ درد کہ اٹھا تھا یہاں.. یاد رہے گا

آنکھوں میں سلگتی ہوئی وحشت کے جلو میں

وہ حیرت و حسرت کا جہاں یاد رہے گا

ہم بھول سکے ہیں نہ تجھے بھول سکیں گے

تو یاد رہے گا.... ہاں یاد رہے گا

وہ جب سے آیا تھا مسلسل اسے ہی سوچے جا رہا تھا آخر کیا تھا ایسا اس میں آخر کیوں وہ اپنے قدم اس کی طرف بڑھنے سے روک نہیں پایا تھا ایسا نہیں تھا کہ اس نے زندگی میں لڑکیاں نہیں دیکھی تھیں یا وہ لڑکیوں سے بھاگتا تھا۔ بہت سی گرل فرینڈز تھی اس کی مگر وہ خود کبھی کسی کی طرف نہیں بڑھا تھا اور اگر اس نے کسی کو دوست بنایا بھی تو بہت احسان کرنے والے انداز میں مگر آج ---

وہ جتنا حیران ہوتا کم تھا وہ کھڑکی سے ہٹکر بیڈ پر آکر لیٹ گیا مگر اس کی یاد سے پیچھا چھڑانا مشکل کام تھا کتنی مختلف تھی وہ کتنی لاپرواہ اپنے آپ سے اپنے اردگرد سے پھر اچانک کچھ یاد آجانے پر اس نے اپنا والٹ نکالا اور وہ پیسے نکالے جو وہ اسکے ہاتھ میں دے

گئی تھی اسنے مٹھی بند کرلی اس نے پیسوں کو سونگھ کر اس کی خوشبو کو محسوس کرنا چاہا"اف "پھر کچھ سوچ کر اس نے انٹر کام اٹھایا اور گارڈ کو اندر آنے کا حکم دیا گارڈ ناک کر کے اندر آیا"یس سر"وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر بولا"ایک ضروری کام ہے جسے تم نے بہت رازداری سے کرنا ہے""یس سر"گارڈ نے مستعدی سے سر ہلایا"کل شاپنگ مال کے سامنے جس لڑکی سے میری ملاقات ہوئی تھی اس کا مکمل بائیو ڈیٹا چاہیے مجھے بہت جتنی جلدی ممکن ہو یہ کام ہو جانا چاہیئے"گارڈ نے حیرت سے اسے دیکھا"اوکے سر"اور اس کے اشارے پر باہر چلا گیا

"چور لٹیرا"وہ بے ساختہ ہنس دیا اور گنگنانے لگا

اس کی آنکھوں میں محبت کا ستارہ ہو گا

اک دن آے گا جب وہ شخص ہمارا ہو گا

* * * * * * *

وہ گنگناتے ہوے سیڑھیوں سے نیچے اتری تو سامنے پھوپھو اور شیزہ کو دیکھ کر رک گئی"یہ کب آے"وہ دل ہی دل میں سوچتی ان کی جانب بڑھی مگر ان کی بات نے اسے ٹھٹھکنے پر مجبور کر دیا"لو آ گئی پوچھو اپنی بھانجی سے"اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہاں سب موجود تھے اسے کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا"کیا ہوا ہے؟؟؟"

تیرے کالے کرتوت بھی ہم بتائیں ارے سات گھر تو ڈائن بھی چھوڑ دیتی ہے اپنی ہی محسن کا گھر اجاڑ دیا"میمونہ بیگم کے الفاظ پر وہ حیران پریشان رہ گئی نا سمجھی سے اسنے سب کو باری باری دیکھا"م.

..میں نے کیا کیا ہے ؟؟؟" موحد آگے بڑھا اور اس کے سامنے جا کھڑا ہوا "تم نے اسد کو منع کیا تھا کہ انعم سے شادی نہ کرے ؟؟؟" وہ درشت لہجے میں بولا اسے یاد آیا جب انعم اسے وہاں لے کر گئی تھی تو اس نے اسے مجبور کیا تھا کہ وہ اسکا پیغام اسد کو دے دے اور خود چائے بنانے چلی گئی تھی

"ہاں کہا تھا مگر ---" چٹاخ اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی موحد کا ہاتھ اٹھا اور اس کے گال پر اپنا نشان چھوڑ گیا

"کیوں ؟ آخر کیوں تمھیں میری ہی بہن ملی تھی یہ سب کرنے کے لیے ؟ تم نے ایک بار بھی نہ سوچا کہ اس گھر نے تمھیں سہارا دیا ہے اسی گھر کے نیچے رہ کر تم نے یہ گھناونا کھیل کھیلا" موحد چیخ رہا تھا اور وہ اپنی جگہ ساکت کھڑی تھی

"ایسا نہیں ہے میں نے ایسا کچھ نہیں کیا... انعم " وہ انعم کی طرف لپکی "انعم تم بتاو نا سب کو کہ......" اسکی بات درمیان میں ہی رہ گئی "میں کیا بتاوں مجھے کم از کم تم سے ایسی امید نہیں تھی" وہ اس کا ہاتھ جھٹک کر اوپر چلی گئی صدمے سے اس کی زبان گنگ ہو گئی۔

"ہونہہ خام خیالی ہے تمھاری کہ میں تم جیسی بدکردار لڑکی کو اپنی بہو بناوں گی" اسد کے اٹھ کر جاتے ہی پھوپھو اس کی جانب بڑھیں اور بازو پکڑ کر دھکا دیا "میرے بیٹے کو لڑکیوں کی کمی نہیں ہے تم جیسی تھرڈ کلاس لڑکیوں کی فطرت میں بخوبی جانتی ہوں جہاں امیر لڑکا دیکھا پھانسنا شروع کر دیا ہونہہ مگر میں ایسا ہونے نہیں دوں گی... وہ حقارت سے بولی انکی بات پر اسکے رونے میں شدت آگئی "چلو شیزہ "وہ ایک نفرت بھری نگاہ ڈال کر چلی گئیں وہ خالہ کی طرف بڑھی "خالہ جان قسم لے لیں میں نے ایسا نہیں کیا" وہ بے تحاشا رونے لگی "خالا جان انہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میں نے اسد بھائی کو ہمیشہ بھائی سمجھا ہے" انہوں نے گہرا سانس بھر کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا "بس ممابس اب معاملہ

میری بہن کا ہے میں اسکے کسی ڈرامہ میں آنے والا نہیں ہوں بہتر ہو گا آپ اسے اپنی زبان میں سمجھا دیں اگر اسے یہاں رہنا ہے تو اپنی اوقات میں رہے تو بہتر ہو گا" موحد انگلی اٹھا کر وارن کرتا چلا گیا

* * * * * *

"ہوں..... تو اب بتاؤ کیا چاہتی ہو تم" شیزہ نے انعم کو دیکھتے ہوئے پوچھا وہ دونوں اس وقت ریسٹورنٹ میں موجود تھیں "تم اچھے سے جانتی ہو... جو تم نے کہا میں نے وہ کیا ہے اب تمہاری باری ہے" انعم کے کہنے پر شیزہ نے کچھ سوچ کر بولی "تو تم چاہتی ہو سلطانہ آنٹی تمہارا باقاعدہ رشتہ لے کر آئیں" شیزہ کے کہنے پر انعم نے نفی میں سر ہلایا "نہیں میں ایسا نہیں چاہتی میں عباد سے ملنا چاہتی ہوں"،،، واٹ "شیزہ نے اسے یوں دیکھا جیسے اسکی دماغی حالت پر شبہ ہو "تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے نا کہیں میرے بھائی سے منگنی ٹوٹنے کے صدمے سے دماغ پر اثر تو نہیں ہو گیا نا" اسنے طنز کیا "نہیں میں سیریس ہوں اور اب تمہیں یہ کام کرنا ہے تمہارا وعدہ ہے" انعم نے اسے یاد دہانی کرائی "کیا ثبوت ہے تمہارے پاس کے میں نے وعدہ کیا تھا" انعم اسکے یوں رنگ بدلنے پر حیران رہ گئی "تم مکر نہیں سکتی" انعم برہم ہوئی "ہاہاہا مزاق کر رہی تھی اچھا بتاؤ کیسے ملو گی"

"یہ تو بعد میں دیکھوں گی" انعم دھیرے سے بولی

"ہوں ٹھیک ہے میں کچھ کرتی ہوں پھر بتاؤں گی تمہیں"

"چلو اب چلتے ہیں کافی دیر ہو گئی" انعم کے کہنے پر وہ دونوں باہر کی جانب چل دیں جب بالکل اچانک شیزہ کی نظر سامنے اٹھی اور وہیں جمکر رہ گئی "واؤ" انعم نے چونک کر شیزہ کو دیکھا اور پھر اسکی نظروں کے تعاقب میں نظر دوڑائی تو اسکی نظر ایک بے تحاشہ خوبصورت شخص پر پڑی جو اپنی لینڈ کروزر کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا اسکے چھ

گارڈز اسکے ارد گرد موجود تھے "شیزہ" انعم نے اسے ہلایا "ہوں" وہ جیسے نیند سے جاگی "اس لڑکے کی شکل عباد سے کتنی ملتی ہے نا"

"افوہ ایک تو تمہیں ہر جگہ عباد ہی نظر آتا ہے کہاں عباد اور کہاں یہ ہونہہ "انعم کو اسکا اسطرح کہنا برا تو بہت لگا مگر چپ کر گئی "رکو ذرا میں اس سے ہیلو ہائے کر لوں "شیزہ مسکرا کر اسکی طرف بڑھ گئی مگر اس سے پہلے کہ شیزہ اس تک جاتی وہ اپنی لینڈ کروزر میں بیٹھا اور منظر سے غائب ہو گیا شیزہ مٹھیاں بھینچے اسے جاتا دیکھتی رہی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بھائی مجھے آپ سے بات کرنی ہے "سلطان عباد،، آج سلطان فرجاد،، کے روبرو کھڑا تھا۔ مگر فرجاد نے کوئی جواب نہ دیا اور اٹھ کر جانے لگا۔ عباد نے آگے بڑھ کر بازو سے پکڑ کر روکا " بھیا آخر کب تک آپ یوں کرتے رہیں گے۔ قصور کیا ہے میرا جو آپ مجھ سے بد ظن رہتے ہیں میرے لیے آپ کے پاس صرف نفرت ہی نفرت ہے آخر کیوں ؟؟؟"

"اس کیوں کا جواب تمہیں بہتر پتا ہے "سلطان فرجاد نے اپنا بازو چھڑواتے ہوئے درشتی سے کہا

"نہیں آج آپ کو بتانا پڑے گا کیوں کرتے ہیں آپ میرے ساتھ ایسے۔ مجھ سے نفرت کی آگ میں آپ نے اس معصوم بے گناہ کو بھی جلا ڈالا۔ ایک بار تو سوچا ہوتا عزت ہے وہ آپ کی "

"عزت "فرجاد نے اس کی بات کاٹ کر کہا "عزت میری اور محبت کی پینگیں تم سے واہ "فرجاد کی آنکھوں میں اس کے لیے نفرت ہی نفرت تھی

"نہیں محبت نہیں کرتی تھی وہ مجھ سے۔ میں محبت کرتا تھا اس سے " عباد نے چلا کر کہا فرجاد نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا عباد نے آج تک اونچی آواز میں کسی سے بات نہیں کی تھی اور آج۔۔۔ سلطانہ بیگم اور ثمانہ بھی اس کی آواز سن کر بھاگ کر آئیں س۔ " لیکن مجھے نہیں پتا تھا کہ میری محبت کی اُسے اتنی بڑی قیمت دینی پڑے گی۔ آپ کی خوشی کی خاطر میں خود ہی راستے سے ہٹ گیا۔ بچپن سے لے کر اب تک آپ مجھ سے نفرت کرتے آئے ہیں مگر میں نے ہمیشہ آپ سے محبت کی ہے کیونکہ بابا کو محبت ہے آپ سے مگر میری ماں کی نفرت میں کبھی آپ کو میری محبت نظر نہیں آئی اور آج وہ بے گناہ لڑکی آپ کی نفرت کی بھینٹ چڑھ گئی۔ شادی کے بعد ایک دن بھی نہیں ملی وہ مجھ سے ہر طرح کی قسم دینے کو تیار ہوں میں" وہ ٹھوس لہجے میں بولا

"'تو پھر گئی کیوں وہ یہاں سے میں نے تو نہیں نکالا تھا اسے۔ پھر کیوں بھاگ گئی وہ " فرجاد نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"گئی نہیں نکالی گئی ہے اس کا بھائی ایک پلین کے تحت یہاں آیا تھا اور اس دن بے ہوشی کی حالت میں اسے لے کر گیا تھا۔ میں نہیں جانتا وہ کہاں ہے مگر اتنا جانتا ہوں اس کے بھائی نے پہلے بھی اس کی قیمت وصول کی تھی اب بھی یقیناً وہ ایسا ہی کرے گا" عباد کا لہجہ بھی دھیما پڑا

"نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ خیرو خیرو گاڑی نکالو ہم ابھی جائیں گے اسکے گھر "فرجاد نے اپنے ڈرائیور کرو آواز دی

"ان لوگوں کے گھر تالا لگا ہوا ہے کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہیں سوائے آپ کی بیوی کے " سلطان عباد نے

کاٹ دار لہجے میں کہا " یہ کیا کہہ رہے ہو تم " "ٹھیک کہہ رہا ہوں پوچھ لیجیے ان سے" عباد نے ثمانہ بیگم کی طرف اشارہ کیا جو بے یقین نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں

"جھوٹ ہے یہ بکواس ہے شرم آنی چاہئے تمھیں مجھ پر الزام لگاتے ہوئے" وہ گڑبڑا کر بولیں

سلطانہ بیگم نے بھی بیٹے کو گھورا" تمھیں اس دو ٹکے کی لڑکی سے اتنی ہمدردی ہو رہی ہے کہ اپنی خاندانی بھابھی پر الزام لگا رہا ہے شرم کر کچھ"

"مت بھولیں اگر یہ بھابھی ہیں تو وہ بھی بھابھی ہیں میری" عباد تلخی سے بولا

"کہاں ہے وہ؟؟" سلطان فرجاد نے اپنے مخصوص بارعب لہجے میں پوچھا فرجاد نے ہمیشہ ثمانہ بیگم سے عزت سے بات کی تھی کیونکہ وہ عمر میں ان سے بڑی تھی اور دوسری شادی کے بعد تو ان کے دل میں اور بھی عزت آگئی تھی مگر اب----

"مجھے کیا پتا کہاں ہے بھاگ گئی ہوگی اپنے کسی یار کے ساتھ" اتنا تلخ لہجہ یہ ثمانہ کا تو ہرگز نہیں تھا

"سیدھی طرح بتاؤ ورنہ---" انہوں نے بات ادھوری چھوڑ دی

"ورنہ کیا کرو گے تم وہ کم ذات تو تھی ہی ایسی شادی سے پہلے ایک بھائی پر ڈورے ڈالتی رہی اور شادی کے بعد دوسرے پر۔ اچھا ہوا نا بھاگ گئی خس کم جہاں پاک" سلطانہ بیگم نخوت سے بولیں

"نوری-- نوری" فرجاد نے نوری کو بلایا۔ کچھ ہی دیر میں نوری بھاگی آئی

"حکم سرکار" وہ سر جھکا کر کھڑی ہو گئی۔ وہ ثمانہ بیگم کی خاص ملازمہ تھیں

"میں جو پوچھوں سچ سچ بتانا ورنہ زبان گدی سے کھینچ لوں گا"

"جی جی سرکار" وہ گھبرا کر بولی

"مزنہ کو کون لے کر گیا تھا اس دن ؟؟"

"وہ--جی --" اس نے ثمانہ بیگم کی طرف دیکھا

"ہم جو پوچھ رہے ہیں وہ بتاو" وہ دہاڑا

"وہ-- انکے بھائی لے کر گ ءے تھے" اس نے اٹک اٹک کر جواب دیا

"بی بی جی کی کیا بات ہوئی تھی اس سے ؟؟" اس نے ثمانہ بیگم کی طرف اشارہ کر کے پوچھا

ثمانہ اس سارے عرصے میں پہلی بار گھبرا ای اور آنکھوں سے اسے کچھ اشارہ کیا

"وہ جی کچھ نہیں" اس نے ہکلاتے ہوئے کہا

سلطان فرجاد نے اپنے نوکر کو آواز دی "اسے لے جاؤ اور قید خانے میں ڈال دو اور جب تک سچ نہ اگل دے باہر نہ نکالنا"

"یہ میری ملازمہ ہے میری اجازت کے بغیر تم ایسا نہیں کر سکتے" ثمانہ بیگم نے بے خوف ہو کر کہا

"لیکن یہ میری حویلی ہے اور میں جو چاہوں یہاں کر سکتا ہوں"

اس تمام عرصے میں سلطانہ بیگم خاموش تماشائی بنکر کھڑی رہیں وہ جانتی تھیں کہ بولنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے فرجاد جو ٹھان لے وہی کرتا ہے

"نہ نہیں صاحب میں سب بتاتی ہوں معافی دے دیں صاحب میں بتاتی ہوں" فرجاد کے اشارے پر نوکر نے اسے چھوڑ دیا "ہاں بولو"

"وہ جی بی جی نے پیسے دیۓ تھے ان کے بھائی کو کہ وہ اسے لے جائیں
سلطان فرجاد کے سر پر آسمان گر پڑا اتنا بڑا دھوکہ وہ تیزی سے ثمانہ کی طرف بڑھا اور بالوں سے پکڑ لیا" بتا کہاں ہے وہ ورنہ یہیں گاڑ دوں گا تمہیں" وہ غرایا" چھوڑو مجھے نہیں پتا جھوٹ بولتی ہے یہ بکواس کرتی ہے میں اسے۔۔۔"
چٹاخ چٹاخ پے در پے پڑنے والے تھپڑوں سے وہ چکرا کر صوفے پر گر گئی سلطانہ بیگم آگے بڑھیں "کیا کر رہا ہے پاگل ہے اس دو ٹکے کی لڑکی کی وجہ سے۔۔۔"
"بس "وہ چیخا" خبردار اگر اب آپ نے اسے دو ٹکے کی لڑکی کہا تو میں یہ بھول جاؤں گا کہ میرا آپ سے کیا رشتہ ہے ہٹ جائیں میرے راستے سے" وہ بپھر کر پھر سے ثمانہ کی طرف بڑھا عباد تیزی سے آگے بڑھا" بھائی پلیز آرام سے اس طرح معاملا بگڑ سکتا ہے۔ بھابھی پلیز آپ بتا دیں وہ مزنہ بھابھی کو لے کر کہاں گیا ہے؟؟" وہ ملتجی ہوا
"ہونہہ خوب جانتی ہوں تمہیں اتنی تکلیف کیوں ہو رہی ہے یہ تمہاری ہی لگائی ہوئی آگ ہے۔ یہ تم اتنا دم نہ بھرو اسکا یہ تو ہے ہی سوتیلا کون سا "فرجاد کا ہاتھ ہوا میں اٹھا اور اٹھا ہی رہ گیا کیونکہ ثمانہ نے اسکا ہاتھ روک لیا تھا" مجھے مزنہ مت سمجھنا سلطان فرجاد علی جو جانوروں جیسی زندگی گزار کر بھی اف نہ کرے میں شیر علی خان کی اکلوتی بیٹی ہوں چاہوں تو کھڑے کھڑے تمہیں خرید لوں"
"تم اپنی اوقات پر آ ہی گئی آخر میں بھی حیران تھا کہ خون سلطانہ بیگم کا ہو اور ڈنگ نہ مارے ہونہہ یہ تمہارے خون میں شامل ہے"
"سلطان فرجاد"سلطانہ بیگم تڑپ کر بولیں اس نے ہاتھ اٹھا کر انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا" میں تمہیں ایک منٹ بھی اس گھر میں برداشت نہیں کر سکتا دفعہ ہو جاؤ" سلطان فرجاد نے اس کا بازو اور اسے گھسیٹنے لگا" بھیا۔ بھیا "

عباد پیچھے لپکا وہ اسے گھسیٹتا نیچے لے آیا"میں تمھیں آزاد کرتا ہوں میں طلاق دیتا ہوں "سلطانہ بیگم نے دل پر ہاتھ رکھ لیا" طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں دفعہ ہو جاؤ اب "ثمانہ بیگم کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا اسکی چال اسی پر الٹ دی جاے گی مگر اس نے ہمت آکھٹی کی آخر اپنی بے عزتی کا بدلہ بھی تو لینا تھا"ہونہہ جس لڑکی کی وجہ سے تم نے مجھے چھوڑا دیکھتی ہوں تمہیں کیسے ملتی ہے وہ- جانتے ہو کہاں ہے وہ ؟؟ کوٹھے پر " فرجاد تیزی سے پلٹا "کیا بکواس ہے یہ ؟؟" " ہونہہ بکواس نہیں سچ ہے یہ دیکھتی ہوں کیسے واپس آتی ہے وہ یہاں " وہ اُسے دہکتے الاؤمیں جھونک کر خود چلی گئی "نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میں ایسا نہیں ہونے دوں گا" اسے لگا اب وہ کبھی نہیں اٹھ سکے گا وہ نیچے زمیں پر بیٹھتا چلا گیا عباد تیزی سے اسکی طرف لپکا

* * * * *

یہ اداسیوں کا موسم کہیں رایگاں نہ جائے
کسی زخم کو کریدو کہیں درد کو جگاؤ

وہ آج تین دنوں بعد ہوش میں آئی تھی اس نے آنکھیں کھول کر ادھر اُدھر دیکھا "یہ...یہ میں کہاں "وہ حیران ہوی وہ یہاں کیسے آگئی رفتہ رفتہ اسے سب یاد آگیا تو کیا ولید بھائی... اومائی گاڈ فرجاد تو بہت غصہ ہو جاں میں گے وہ تیزی سے نیچے اتری مگر کمزوری کی وجہ سے چکرا گئی کچھ دیر بعد ہمت کر کے اٹھی اور دروازے کی طرف گئی مگر یہ کیا دروازہ لاک تھا "یہ لاک کیوں ہے ؟؟"اس نے زور زور سے دروازہ بجانا شروع کر دیا مگر بے سود وہ تھک ہار کر وہیں زمین پر بیٹھ گئی نجانے اب قسمت اس کے ساتھ کیا کرنے والی تھی

* * * * * * *

اس دن کے واقعہ کے بعد غانیہ نے کمرے سے نکلنا بند کر دیا کوئی بھی اس سے بات نہ کرتا۔ ریحان صاحب اسے دیکھتے ہی منہ دوسری طرف کر لیتے انعم نے اس دن کے بعد سے اپنا کمرہ بھی الگ کر لیا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ یہ سب ہوا کیسے ؟؟ آج وہ بہت دنوں بعد کمرے سے باہر نکل کر لان میں آ کر بیٹھ گئی اسے یاد آیا کہ کس طرح وہ تینوں مل کر شرارتیں کیا کرتے تھے اور آج کوئی اس سے بات بھی نہیں کرنا چاہتا۔ اسکی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اس کا دل چاہتا کہ وہ کہیں دور بھاگ جائے وہ سوچوں میں اس قدر گم تھی کہ اسے اسد کے آنے کا پتا ہی نہ چلا

"اہم اہم" اسد نے گلا کھنکھار کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا وہ بری طرح چونکی

"آپ" وہ اسے دیکھ کر کھڑی ہو گئی اسد نے غور سے اس دبلی پتلی لڑکی کو دیکھا درمیانہ قد، سانولہ رنگ، بڑی بڑی آنکھیں اور لمبے بال جنہیں وہ سکارف میں چھپا کر رکھتی تھی اس میں کچھ بھی غیر معمولی نہ تھا اس کی بڑی بڑی کالی آنکھیں، لمبی پلکیں اور چہرے پر بے تحاشا معصومیت اگر اس کا مقابلہ انعم سے کیا جاتا تو بلاشبہ انعم اس سے زیادہ خوبصورت تھی مگر غانیہ کی لاپرواہی اور معصومیت اسے منفرد بناتی تھی وہ اسکے یوں دیکھنے پر کنفیوژ ہوئی تھی۔ جونہی وہ جانے کے لیے واپس مڑی تو اسد نے آگے بڑھ کے اس کا ہاتھ پکڑ لیا وہ حیران نظروں سے اسے دیکھنے لگی عین اسی لمحے موحد گھر میں داخل ہوا غانیہ کی نظر اس پر پڑی تو ہاتھ چھڑا کر اندر بھاگ گئی موحد کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا

* * * * * * *

"مے آئی کم ان سر "سلطان ایاد جو کرسی سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے لیٹا تھا آواز پر چونک کر سیدھا ہوا

" یس کم ان " گارڈ اندر داخل ہوا اور آکر اپنے پیشہ ورانہ انداز میں بولا " ہم نے بہت کوشش کی ہے اُس لڑکی کو ڈھونڈنے کی مگر وہ دوبارہ کہیں نظر نہیں آئی،،،

آگے کیا حکم ہے سر"

"ہوں" وہ کافی دیر سوچتا رہا اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا اس کا موبائل بج اٹھا اس نے نمبر دیکھا "عباد بھائی" وہ حیران ہوا اور جلدی سے کال رسیو کی "جی بھیا خیریت"

"ہاسپٹل کیوں ؟؟"عباد کی آواز پر وہ حیران ہوا

"او گاڈ کیا ہوا ہے انہیں ؟میں ابھی پہنچ رہا ہوں،،، اوکے" وہ تیزی سے اٹھا اور بھاگنے کے انداز میں باہر کی طرف لپکا گارڈ بھی اس کی تقلید میں باہر نکلا۔ آدھے گھنٹے بعد وہ ہاسپٹل پہنچا سلطان عباد اسکا منتظر تھا " بھیا کیسے ہوا یہ سب ???" وہ پریشانی سے گویا ہوا جواب میں عباد نے اسے ساری تفصیل بتادی

"اومائی گاڈ بھابھی ایسے کیسے کر سکتی ہیں اور مزنہ بھابھی کہاں ہیں وہ؟؟"

"پتہ نہیں ابھی کچھ پتا نہیں "عباد بولا

"بھائی اتنے کمزور دل کے کب سے ہوگئے " وہ حیران ہوا

"یہ باتیں چھوڑو دعا کرو بس کہ وہ ٹھیک ہوجائیں"

"آمین"

* * * * *

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

"انعم انعم" شیزہ نے لاؤنج میں کھڑے ہو کر پکارا غانیہ کچن میں چائے بنا رہی تھی اس کی آواز سن کر باہر آئی " وہ اپنے کمرے میں ہے " غانیہ نے ڈرتے ڈرتے بتایا کہیں وہ کچھ سنا ہی نہ دے " ہوں ٹھیک ہے " یہ کہہ کر وہ اوپر چلی گئی غانیہ اس کے لہجے پر غور کرتی رہ گئی۔ شیزہ کمرے میں داخل ہوئی تو انعم ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی بال سیدھے کر رہی تھی " تمہارے لیے ایک گڈ نیوز ہے " شیزہ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا

"کیا" وہ حیرانی سے اس کی طرف پلٹی

"سلطان عباد کے بڑے بھائی سلطان فرجاد کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے"

"اومائی گاڈ کیسے اور یہ گڈ نیوز ہے ؟؟" آخر میں وہ غصہ ہوئی

"پہلی بات یہ کہ وہ عباد کا سوتیلا بھائی ہے اس لیے اتنی پریشان مت ہو اور دوسری یہ کہ اب تم عباد کے بھائی کی تعزیت کے بہانے عباد سے مل سکتی ہو" شیزہ نے ٹانگیں پھیلاتے ہوئے کہا

"سچ میں" انعم نے حیرت سے پوچھا تو شیزہ نے اثبات میں سر ہلا دیا

"تو پھر کب ملیں گے ہم" اس نے بے قراری سے پوچھا

"ایک دو دن تک" شیزہ نے سوچ کر کہا

"ہوں ٹھیک ہے--- تم کافی پیو گی یا چائے ؟؟"

"کافی ٹھیک رہے گی"

"اوکے میں بنا کر لاتی ہوں" وہ چلی گئی جبکہ شیزہ دوبارہ اپنے شہزادے کے بارے میں سوچنے لگی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سلطان مہراب علی کا شمار ملک کے امیر ترین جاگیر داروں میں ہوتا تھا وہ جاگیر دار ہونے کے ساتھ ساتھ مشہور بزنس مین بھی تھے۔ ان کی شادی ان کی پسند سے ہوئی مگر شاید تقدیر کو ان کا ساتھ منظور نہ تھا اس لیے ان کی محبوب بیوی سلطان فرجاد کی پیدائش پر ان سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو گئیں۔ یہ خبر ان کے لیے کسی شاک سے کم نہ تھی صدمہ اتنا گہرا تھا کہ وہ کچھ عرصہ تک دنیا و مافیا سے بے خبر رہے پھر آہستہ آہستہ فرجاد کی خاطر خود کو سنبھال لیا۔ فرجاد ہو بہو ماں کی کاپی تھا وہ ایک لمحہ بھی اسے خود سے دور نہ کرتے فرجاد بھی باپ کے نزدیک آ گیا آہستہ آہستہ وقت گزرتا گیا سلطان مہراب کی بہن نے ان پر بہت زور دیا کہ وہ دوسری شادی کر لیں مگر وہ کسی طور نہ مانے۔ دو سال گزرے تو مہراب کو لگا کہ اس گھر کو ایک عورت کی ضرورت ہے اس وقت فرجاد دو سال کا تھا۔ جب ان کی بہن کی کوششوں سے سلطانہ بیگم ان کی بیوی بن کر اس گھر میں آ گئیں شروع شروع میں تو انہوں نے فرجاد کو خوب پیار کیا وہ بھی ماں سے مانوس ہو گیا یہ دیکھ کر سلطان مہراب علی سلطان فرجاد کی طرف سے بے فکر ہو گئے اور بزنس میں اس قدر مصروف ہو گئے کہ کئی کئی دن گھر نہ آتے نتیجتاً فرجاد باپ سے دور ہو گیا ادھر سلطانہ بیگم کے ہاں جب ان کا بڑا بیٹا سلطان عباد پیدا ہوا تو انہوں نے اپنی تمام تر توجہ اسکی طرف کر لی اور فرجاد سے کھنچی کھنچی رہنے لگیں فرجاد کو اپنے چھوٹے بھائی سے بہت پیار تھا وہ بھاگ بھاگ کر اس کے پاس جاتا مگر سلطانہ بیگم جیسے ہی اسے دیکھتیں کمرے سے نکال دیتیں۔ یوں فرجاد کی عباد سے نفرت کا آغاز ہوا۔ عباد کے بعد سلطان فرہاد اور سلطان ایاد پیدا ہوئے۔ وہ دونوں بہت شرارتی تھے ہر وقت لڑتے رہتے ان دونوں کی ایک منٹ کے لیے نہ بنتی تھی۔

ایاد سب بھائیوں سے زیادہ خوبصورت تھا ہر وقت فرجاد کے ساتھ چپکا رہتا چونکہ ایاد کی پیدائش کے بعد سلطانہ بیگم بیمار رہنے لگیں تھیں اس لیے وہ ایاد کو فرجاد سے دور رکھنے میں ناکام رہیں تھیں وہ زیادہ وقت فرجاد کے ساتھ گزارتا تھا فرجاد کو بھی ایاد سے بے تحاشہ محبت تھی سلطان فرجاد نے گریجوایشن کے بعد بزنس کی بجائے جاگیرداری میں دلچسپی ظاہر کی تو سلطان مہراب نے بخوشی اس کا خواہش کو پورا کر دیا۔ وہ ایک بارعب جاگیردار تھا اس کے لہجہ میں کچھ ایسا تھا جو سب کو اس سے دور رکھتا وہ کبھی کسی بے قصور کو سزا نہ دیتا تھا اور قصوروار کو چھوڑتا نہ تھا سوائے ایاد کے کسی میں اس سے کھل کر بات کرنے کی ہمت نہ تھی۔ عباد کے خلاف جو نفرت کا بیج اس کے دل میں بچپن سے بویا گیا تھا وہ عباد کی بے تحاشہ محبت بھی ختم نہ کر سکی

* * * * *

عباد اور مزنہ کی دوستی یونیورسٹی سے شروع ہوئی تھی مزنہ بخاری ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھتی تھی وہ اپنی سوتیلی ماں اور سوتیلے بھائی کے ساتھ رہتی تھی باپ کا کچھ عرصہ قبل انتقال ہوا تھا اسکی ماں اور بھائی اسے اچھا نہیں سمجھتے تھے مگر وہ براہ راست اسے کچھ نہ کہتے تھے کیونکہ گھر اور کچھ دکانیں مزنہ کے نام تھیں۔ سلطان عباد کو وہ پسند آئی تھی اسے اسکی معصومیت اور حیا بھا گئی تھی لیکن مزنہ اسے صرف ایک اچھا دوست سمجھتی تھی۔ شاید مزنہ عباد کی ہو ہی جاتی اگر سلطان فرجاد درمیان میں نہ آتا

* * * * *

"انعم انعم میری بات سنو" انعم اپنے کمرے میں جا رہی تھی جب غانیہ نے اسے پکارا

"ہاں کہو" وہ پلٹی

"وہ-- احد کہاں ہے ؟؟" اس نے سہمے سے انداز میں پوچھا جسے محسوس کر کے انعم کو یکلخت ندامت نے آگھیرا

"وہ انگلینڈ چلا گیا ہے فار ہائیر ایجوکیشن" یہ کہہ کر وہ کمرے میں چلی گئی جبکہ غانیہ وہیں کی وہیں کھڑی رہ گئی اتنی بے رخی کہ وہ اس سے مل کر بھی نہیں گیا تھا "یا خدا" وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رو پڑی

* * * * * *

جاری ہے

PRIME URDU NOVELS
پرائم اردو ناولز

ناول "یہ کھیل قسمت کے"
پرائم اردو ناولز
PRIME URDU NOVELS
از "فریحہ چوہدری"

قسط : 6 تا 9

"ہمیں کیا پتہ کیا کیا گل کھلاتی پھر رہی ہے اگر کچھ کہوں گی تو بری بنوں گی آخر سوتیلی جو ٹھہری۔" مزنہ جب یونیورسٹی سے گھر آئی تو ماں کی بات سن کر وہیں رک گئی انہیں اب کیا ہوا ہے وہ حیران ہوتی ڈرائنگ روم کی طرف آئی مگر سامنے دو عورتوں کو دیکھ کر دروازے میں ہی جم گئی وہ دونوں بھی اسے دیکھ چکی تھیں "لو آگئی ہے خود ہی پوچھ لو۔"

"کیا پوچھنا ہے؟" وہ سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگی۔

"یہ کہہ رہی ہیں کہ تم کسی امیر زادے سے چکر چلا رہی ہو جو شادی شدہ بھی ہے۔" انکے جواب دینے سے پہلے اسکی ماں بول پڑی۔

"میں.... کس سے؟" اسے کچھ سمجھ نہ آیا۔

"ارے واہ کتنی بھولی ہو تم میرے شوہر کو تو تم نے اپنی ان اداؤں سے قابو کر لیا ہے میں تمہاری باتوں میں نہیں آؤں گی۔" ثمانہ بیگم نفرت سے پھنکاریں۔

"معلوم ہے مجھے تم جیسی لڑکیوں کی اوقات ٹکے ٹکے کے لیے بک جانے والی..."

"انففف خاموش ہو جائیں۔" مزنہ اپنی اس قدر تزلیل پر پھٹ ہی پڑی۔ "میں نہیں جانتی آپ کون ہیں اور کیوں ایسے کہہ رہی ہیں مگر میں مزید برداشت نہیں کر سکتی۔"

"ہمیں بھی کوئی شوق نہیں تمہارے منہ لگنے ک، بس ایک بات جان لو تم کسی بھول میں مت رہنا کہ تم سلطان خاندان کی بہو بن جاؤ گی۔" سلطان کے نام پر وہ چونکی۔

"سل.. طان... تو آپ عباد کی والدہ ہیں؟" اس نے سلطانہ بیگم کو دیکھ کر سوال کیا مگر جواب ثمانہ نے دیا۔

"اوہ تو تم عباد کو بھی جانتی ہو، واہ کس قدر چالاک ہو، کس کس کو اپنے جال میں پھنسا رکھا ہے؟

"وہ چکرا کر رہ گئی۔" مطلب کیا ہے آپکا؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا عباد نے بھیجا ہے کیا آپ لوگوں کو؟"

"

"نہیں سلطان فرجاد نے۔" وہ بری طرح چونکی۔"

"واٹ؟"

"ہونہہ میرے مقابلے پر آنے کی کوشش مت کرنا، ورنہ وہ حشر کروں گی کہ یاد کرو گی، چلیں پھوپھی جان۔

"ان دونوں کے جانے کے بعد وہ تیزی سے کمرے میں چلی گئی دوسری طرف ثمانہ بیگم نے جب بہت چالاکی سے اس کی لاعلمی کو انکار بنا کر اسکی عباد کے ساتھ عشق و معشوقی کا قصہ سلطان فرجاد کو بتایا تو وہ غصے سے بھڑک اُٹھا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟"

"ہم نے تو بہت کوشش کی اسے منانے کی مگر وہ تو صرف عباد..... "ثمانہ بیگم نے اسے مزید سلگایا۔

"ہم خود بات کریں گے اس سے۔

"اور اگلے ہی دن وہ اسکے سامنے تھا۔

"کیوں انکار کیا ہے تم نے؟"وہ اسے گھسیٹتا ہوا گاڑی تک لایا اور غصے سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"میری مرضی۔"اس نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔

"کیا کمی ہے مجھ میں؟ہاں بولو۔"اس نے اسکا بازو دبوچا۔

"یہی کمی ہے تم میں۔"اسنے اپنے بازو کی طرف اشارہ کیا۔"سڑک کنارے روک کر دوسروں کا تماشا بنانے والے مرد زہر لگتے ہیں مجھے سنا تم نے۔"وہ پھنکاری۔

"تم جانتی نہیں ہو مجھے میں چاہوں تو ابھی اٹھا کر لے جا سکتا ہوں تمہیں کیا کر لو گی تم... ہوں" وہ اسکا بازو جھٹک کر بولا۔ "مگر ایسا کروں گا نہیں عزت سے لے جانا چاہتا ہوں بہتر ہے آرام سے مان جاؤ ورنہ..." اسکی دھمکی پر وہ کھول کر رہ گئی۔

"ہونہہ دیکھتی ہوں کیا کرلے گا۔" اس دن کے بعد مزنہ نے یونیورسٹی جانا بند کر دیا وہ دل ہی دل میں اسکی دھمکی سے ڈر گئی تھی دوسری طرف سلطان فرجاد کو اسکا بار بار کا انکار آگ لگا گیا تھا۔

******

کبھی سجدے کبھی آنسو ہزاروں کوششیں لیکن

جو قسمت میں نہیں لکھا وہ رونے سے نہیں ملتا

وہ رو رو کر تھک چکی تھی مگر آنسو تھے کہ رُکنے کا نام نہیں لے رہے تھے یہ تھی اس کی محبت کی قدر، وہ محبت جس کی خاطر اس نے اپنی پیاری دوست کا دل دکھایا۔ اس پر جھوٹا الزام لگایا اسے رہ رہ کر وہ دن یاد آرہا تھا جب شیزہ کے ساتھ مل کر اس نے گھٹیا پلان بنایا تھا۔ اس دن وہ شیزہ کے ساتھ شاپنگ پر آئی تھی جب وہ اسے ریسٹورنٹ لے آئی۔

"مجھے لگتا ہے کہ تم اس شادی سے خوش نہیں ہو۔" شیزہ نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہ نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے۔" اسکی زبان لڑکھڑائی۔

"مجھے پتا ہے اور میں نہیں چاہتی کہ تم ایک ان چاہے بندھن میں بندھ کر ساری عمر گزارو اس لیے تم ابھی سے کوئی اسٹینڈ لے لو، ویسے بھی اسد تم میں نہیں غانیہ میں انٹرسٹڈ ہے۔" شیزہ نے بم پھوڑا انعم بے یقین نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"۔اگر میری بات مان لو تو میں تمھاری مدد کر سکتی ہوں"

"کون سی بات؟؟؟" انعم نے حیرانی سے پوچھا۔

" ممانی جان کہہ رہی تھیں کہ وہ غانیہ کو اپنی بہو بنانا چاہتی ہیں اور میں چاہتی ہوں کہ ایسا نہ ہو۔"

" لیکن اگر مما ایسا چاہتیں ہیں تو تمھیں کیا اعتراض ہے؟ "

"کیونکہ غانیہ مؤحد جیسے ڈیشنگ بندے کے لائق نہیں۔" شیزہ کے لہجہ میں حقارت ہی حقارت تھی۔"

خیر تم پلان سنو اور بعد میں بتانا کہ تم میرا ساتھ دے سکتی ہو کہ نہیں؟

"اور پھر وہ اپنی اپنی محبت کی خاطر خود غرض بن گئی اور ہر طرح کا الزام غانیہ پر لگا وہ تقریباً اپنے مقصد میں کامیاب ہو ہی گئی تھی مگر آج---- آج اسی محبت نے اسے مات دے دی تھی وہ جتنا پچھتاتی کم تھا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

"ہیلو ایم ولید بخاری!" ولید بخاری نے اپنا ہاتھ مصافحے کے لیے آگے بڑھایا جسے سلطان فرجاد نے تھام لیا مجھے کہا گیا تھا کہ آپ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔

ہاں--- آؤ بیٹھو۔" فرجاد نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔"

"شکریہ۔"

"مزنہ تمھاری بہن ہے نا؟" فرجاد سیدھا اصل بات پر آیا۔

"ہاہاہاں جی ہم ہی وہ خوش قسمت ہیں۔" ولید نے چائے کا کپ تھامتے ہوئے کہا۔

" قیمت بتاؤ اسے ہماری عزت بنانے کی"

" کیا؟" ولید تو حیرت کے مارے اچھل ہی پڑا۔ "میرا مطلب ہے "

" مطلب وطلب کو چھوڑو جو کہا ہے وہ کرو۔"

"آر یو سیریس؟" ولید اب بھی بے یقین تھا مگر اس کے کڑے تیور دیکھ کر سیدھا ہو بیٹھا۔ "وہ بہن ہے میری اور میں اس کا سودا کردوں امپاسبل۔" وہ شریف بنا۔

"ہونہہ پتا ہے مجھے جتنا تمھیں اپنی بہن سے پیار ہے، سیدھی طرح اپنی اصلیت پر آؤ، ورنہ مجھے سیدھا کرنا آتا ہے، ہم چاہیں تو یہ کام کوئی بھی کر سکتا ہے ہماری ایک کال پر وہ یہاں ہو گی مگر ہم اسے اس کے گھر والوں کی مرضی سے حاصل کرنا چاہتے ہیں اور آپ کی مرضی تو ہم جانتے ہیں۔" وہ طنزیہ مسکرایا۔

"ہاہاہا بہت خوب داد دینی پڑے گی آپ کی ذہانت کی۔" پھر کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ "دو کروڑ۔" فرجاد نے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا۔ "ٹھیک ہے جب تم اسے ہمارے حوالے کرو گے ہم تمھیں باقی کی ادائیگی کر دیں گے یہ ایڈوانس رکھو اور اب تم جا سکتے ہو۔" اس نے چیک کاٹ کر اسے دیتے ہوئے کہا وہ خوشی سے چیک چومتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔

* * * * * *

"آپ-- آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟" مزنہ نے ولید کو دھکا دیتے ہوئے کہا۔

"ہاہاہا پاگل تمھاری بھلائی کے لیے ہی تو کیا ہے۔" وہ اُسے دھوکے سے یہاں لایا تھا اور یہاں آ کر جب اسے حقیقت پتا چلی تو وہ تڑپ اُٹھی اس بات نے اس کے دماغ میں شرارے بھر گئے کہ وہ بیچ دی گئی ہے اس کی قیمت لگ گئی ہے۔

"میں نہیں رہوں گی یہاں۔" وہ تیزی سے باہر کی طرف لپکی ولید نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا۔

"نہیں میری پیاری بہنا اب تم ہمیشہ یہیں رہو گی۔" اور دھکا دے کر سلطان فرجاد کے قدموں میں گرا دیا۔ فرجاد جو کب سے اُسے واویلا کرتے دیکھ رہا تھا سیدھا ہوا اور گارڈ کو اشارہ کیا وہ تیزی سے باہر چلا گیا اس نے روتی ہوئی مزنہ کو بازو سے پکڑ کر اٹھایا اور صوفے پر بٹھا دیا۔

" میں تم سے نکاح کروں گا، عزت بناؤں گا اپنی، اس لیے فضول میں رونا بند کرو کوئی فائدہ نہیں ہو گا بلکہ تمھارا نقصان ہی ہے شاباش چپ کرو۔" وہ اسکے آنسو صاف کرنے لگا تو مزنہ نے اس کے ہاتھ جھٹک دیئے۔

"خبر دار مجھے ہاتھ مت لگاؤ۔ "

وہ لب بھینچ کر بیٹھ گیا۔ وہ جان گئی تھی کہ اب احتجاج فضول ہے اسکے سگے اسے جس دلدل میں دھکیل گئے تھے اب وہ چاہ کر بھی اس دلدل سے نہیں نکل سکتی تھی۔ اس نے چپ چاپ نکاح نامے پر سائن کر دیئے وہ فرجاد کے ساتھ دلہن بنی جب حویلی آئی تو شام ڈھل چکی تھی۔ سب سے پہلا ان کا سامنا عباد سے ہوا، وہ ایک نظر اسے دیکھ کر رخ پھیر گیا وہ حیران رہ گئی تو کیا وہ پہلے سے جانتا تھا۔ ثمانہ بیگم نے کوئی احتجاج نہیں کیا جبکہ اس کے چہیتے ایاد نے اپنے مخصوص انداز میں اسے گلے لگا کر مبارک باد دی۔

* * * * * * *

"انعم انعم بیٹا دروازہ کھولو۔" صوفیہ بیگم انعم کے کمرے کا دروازہ بجا رہی تھیں مگر کوئی جواب نہیں آیا' وہ تیزی سے مؤحد کے کمرے میں گئیں۔

"مؤحد بیٹا انعم دروازہ نہیں کھول رہی صبح سے کمرے میں بند ہے اسے دیکھو بیٹا میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔"

"آپ پریشان نا ہوں میں دیکھتا ہوں۔" وہ تیزی سے کمرے سے نکلا۔

* * * * * * *

"بھیا سارا پینا پڑے گا آپ کو کیا آپ بچوں کی طرح ضد کرتے ہیں چلیں شاباش منہ کھولیں نا" ایاد فرجاد کو سوپ پلا رہا تھا وہ ایسا ہی تھا فرجاد کے لیے۔ فرجاد منہ بنا بنا کر سوپ پی رہا تھا۔

" زرا بھی مزے کا نہیں ہے پتا نہیں کک کو کب اچھا کھانا بنانا آئے گا۔" سلطان فرجاد نے پیالا اسکے ہاتھ سے لے کر رکھ دیا اشارہ تھا کہ اب وہ اور نہیں پی سکتا۔ ایاد گہری سانس بھر کے اسکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔

"اب مزنہ بھابھی جیسا کھانا تو نہیں بنا سکتا نا کوئی۔" ایاد کے دکھ بھرے انداز میں کہنے پر اس کے ہاتھ یکلخت رک گے اُسے یاد آیا کہ وہ اس کا کتنا خیال رکھتی تھی اور وہ اسے بری طرح جھڑک دیتا۔

"کوٹھا" اسے پتا ہی نہ چلا کب اس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر ایاد کے ماتھے پر گرے وہ اٹھ بیٹھا۔

"بھیا آپ رو رہے ہیں، کیا ہوا بھیا؟ مجھے بتائیں۔" ایاد نے اسکا چہرہ اپنی طرف موڑا۔

"مزنہ--- مزنہ چاہیئے مجھے۔" وہ اونچا لمبا مرد ہچکیوں سے رو رہا تھا ایاد نے اسے گلے لگا لیا۔

"بھیاہم ڈھونڈ رہے ہیں انہیں، عباد بھائی کوشش کر رہے ہیں آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔ ہم مل کر ڈھونڈیں گے آپ حوصلہ رکھیں۔" ایاد اسے تسلیاں دینے لگا۔

* * * * * * * *

مزنہ کو اس گھر میں آئے دوسرا دن تھا جب سارے گھر کے کاموں کی ذمہ داری اُس پر آ گئی شروع شروع میں تو اس نے خوب احتجاج کیا مگر پھر خاموش ہو گئی۔ کہتی بھی تو کس سے۔ وہ جو کبھی اُس سے محبت کا دعویٰ کرتا تھا، اب اسے جوتے کی نوک پر رکھتا تھا۔ ثمانہ بیگم نے آہستہ آہستہ سلطان فرجاد کے دل میں یہ خیال ڈال دیا تھا کہ مزنہ اور عباد چھپ چھپ کر ملتے ہیں جسے سن کر فرجاد کو آگ ہی لگ جاتی اور پھر اس آگ میں مزنہ کو ہی جلنا پڑتا۔ اس کی چیخ و پکار سے حویلی کے در و دیوار لرز اٹھتے، ملازم بھی پناہ مانگتے تھے مگر اس پتھر دل پر کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ لیکن یہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ بعد میں کتنا پچھتاتا تھا، خود کو کوستا تھا اور آج جب وہ چلی گئی تھی تو اسے ہر گزری بات یاد آ رہی تھی وہ پوری پوری رات رو رو کر گزارتا مگر اسے چین کہاں ملتا، چین و سکون تو وہ اپنے ساتھ لے گئی تھی۔

* * * * * * * *

انعم دودن سے ہسپتال تھی، اسے نروس بریک ڈاون ہوا تھا۔غانیہ نے رورو کر اپنے رب سے اس کی صحت کی دعا مانگی تھیں اور آج وہ ڈسچارج ہو کر گھر آ رہی تھی اس نے اس کی پسند کے سب کھانے بنائے تھے۔ گاڑی کے ہارن کی آواز سن کر وہ تیزی سے نیچے آئی، انعم کو صوفیہ بیگم پکڑ کر اندر لا رہی تھیں۔ اسے سہارا دینے کے لیے وہ آگے آئی تو مؤحد نے اسے بازو سے پکڑ کر دھکیل دیا۔

"خبردار میری بہن کو ہاتھ مت لگانا ،پہلے ہی تمھارے کئے کی سزا بھگت رہی ہے ۔" وہ اس کی بیماری کو کچھ اور ہی سمجھ رہا تھا

"نہیں بھائی اس میں اسکا کوئی قصور نہیں ہے، آپ پلیز اسے کچھ مت کہیں "انعم نے لب کاٹتی غانیہ کو دیکھ کر کہا۔

"قصور ہی اس کا ہے تمہیں نہیں پتا؟؟ "

"سب پتا ہے مجھے بلکہ مجھے ہی تو پتا ہے۔"غانیہ نے آنسو بھری نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا تو انعم کے دل کو کچھ ہوا غانیہ تیزی سے بھاگ کر کمرے میں چلی گئی۔

* * * * * * *

"ارے بھئی یہ کیا حالت بنالی تم نے؟"شیزہ نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اب یاد آگیا دو دن ہو گئے مجھے گھر آئے ہوئے۔ " انعم نے گلہ کیا۔

"ہاں بس میں کچھ مصروف تھی تم بتاؤ جو میں پوچھ رہی۔"شیزہ کے یوں کہنے پر انعم نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا۔

"ہمم۔۔ بس ویسے ہی " انعم نے جھوٹ بولا۔

" نہیں کچھ تو ہے "

" چھوڑو مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے "

" ہاں کہو "

"میں سوچ رہی تھی کہ مؤحد بھیا کو سب کچھ سچ بتا دوں، غانیہ بے قصور ہوتے ہوئے بھی سزا کاٹ رہی ہے "اس نے شیزہ کو جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا وہ پہلے تو چونکی پھر اطمینان سے بولی۔

"ہاں بتا دو ویسے بھی اب مجھے اس گیم میں انٹرسٹ نہیں رہا۔"

"گیم۔۔ کسی کی زندگی برباد کر دی ہم نے اس کے کردار پر داغ لگا دیا اور تم کہہ رہی ہو گیم " انعم کو غصہ آیا۔

"ہاں کیونکہ پہلے مجھے موحد میں تھوڑا بہت انٹرسٹ تھا مگر اب مجھے میرے خوابوں کا شہزادہ مل گیا ہے لہٰذا تم چاہو تو اس ڈرامے کا ڈراپ سین کر دو۔" یہ کہہ کر وہ چلی گئی اور انعم کو ایک بار پھر پچھتاووں نے گھیر لیا

* * * * * * * *

سلطان مہراب اور ریحان صاحب پرانے جاننے والے تھے دونوں گھرانوں میں بہت کم آنا جانا تھا ۔ریحان صاحب کی بہن کی شادی جس گھرانے میں ہوئی وہ سلطانہ بیگم کے رشتہ دار تھے اس طرح شیزہ کا ان لوگوں کے ہاں آنا جانا زیادہ تھا۔ شیزہ نے ان کے صرف دو بیٹے دیکھے تھے سلطان فرجاد اور سلطان عباد۔ باقی دونوں چونکہ حال ہی میں تعلیم مکمل کر کے لوٹے تھے اس لیے وہ ابھی تک ان سے نہیں ملی تھی ۔ انعم نے عباد کو ایک شادی میں دیکھا تھا جب وہ اپنی والدہ سلطانہ بیگم کے ساتھ وہاں آیا تھا۔

شیزہ کی زبانی ہی سلطانہ بیگم کو انعم کی بیماری کا پتا چلا تو وہ ریحان صاحب کی طرف جانے کو تیار ہو گئیں۔ انہیں انعم پہلی ہی نظر میں اچھی لگی تھی اوپر سے اسٹیٹس بھی ایک جیسا تھا۔

"مما کہاں جا رہی ہیں؟؟" عباد نے انہیں تیار دیکھ کر پوچھا۔

" ارے اچھا ہوا تم آگئے مجھے ریحان صاحب کی طرف لے چلو "

"ریحان صاحب کون؟؟"عباد نے حیرانی سے پوچھا۔

"ارے وہ جو اس دن لڑکی آئی تھی نا کیا نام تھا اس کا؟؟ ہاں انعم-- اس کے گھر-- سنا ہے اسے نروس بریک ڈاون ہوا تھا میں نے سوچا حال احوال پوچھ لوں آخر رشتہ داری بھی ہے نا--"

"کیا؟ بریک ڈاون؟ وہ کیسے؟"وہ بے قرار ہوا۔ وہ تو بھول بھی گیا تھا اس بات کو، لیکن کیا وہ لڑکی اس کی وجہ سے اس حال میں پہنچی ہے اگر ایسا تھا تو وہ کبھی خود کو معاف نہیں کر سکے گا۔" "چلیں میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں ایڈریس بتا دیں۔"اس نے فرمانبرداری کا مظاہرہ کیا۔

"تھینک یو بیٹا سچ میں اگر ایاد یا فرہاد میں سے کسی کو کہتی تو وہ کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر کھسک جاتے"سلطانہ بیگم مسکرا کر بولیں اور فرنٹ ڈور کھول کر اس کے ساتھ بیٹھ گئیں۔ عباد اپنے ساتھ گارڈ نہیں رکھتا تھا اس بات پر کئی بار اسے بابا سے ڈانٹ پڑ چکی تھی مگر وہ کہتا کہ اسے چڑ ہوتی ہے اپنی رکھوالی سے۔

"مما بھیا بھی تو آپ کے بیٹے ہیں پلیز انہیں یوں اگنور مت کیا کریں۔"عباد نے نرم لہجے میں انہیں احساس دلانا چاہا

"وہ میرا بیٹا نہیں صرف تمہارے بابا کا بیٹا ہے سمجھے۔"انہوں نے ایک تیز نظر اس پر ڈال کر رخ موڑ لیا وہ بھی گہرا سانس بھر کر ڈرائیو کرنے لگا۔

* * * * * * * * *

"بھیامیں آجاؤں ؟؟" انعم نے مؤحد کے کمرے میں جھانک کر کہا۔

" آجاؤ گڑیا۔ "مؤحد نے اسے پیار سے دیکھتے ہوئے کہااور کتاب بند کر کے رکھ دی ۔

"بھیامجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے "

" ہاں کرو بلکہ یہاں بیٹھو "مؤحد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھالیا" ہاں اب کہو "

وہ بھائی۔ ۔ " وہ ہچکچائی۔

" " ہاں ہاں بولو ڈر کیوں رہی ہو

" بھائی غانیہ اس سب میں بے قصور ہے یہ سب ہمارا پلان تھا "

"کیا مطلب ؟؟ "

اور پھر انعم نے اسے سب کچھ بتادیا۔ "بھیامیں خود غرض ہوگئی تھی میں یہ بھول گئی تھی کہ کسی کو دکھ دے کر میں خوش کیسے رہ سکتی ہوں، عباد نے جب مجھے دھتکارا، مجھے تب احساس ہوااور شیزہ اسے تو صرف دوسروں سے کھیلنا آتا ہے۔ "

"بس یااور کچھ بھی کہنا ہے تمہیں ؟" اس نے نفی میں سر ہلادیا۔ "

"ٹھیک ہے جاؤاب تم۔ "مؤحد نے رخ پھیر کر کہا۔

"بھیا پلیز آپ مجھے ڈانٹیں کچھ کہیں مگر یوں اس طرح چپ نہ کریں پلیز بھائی میں گنہگار ہوں آپ کی مجھے معاف کر دیں۔"

"نہیں تم میری نہیں غانیہ کی گنہگار ہو، اس سے معافی مانگو، ہماری عزت سے جو تم کھیلی ہو اس کی سزا تو تمہیں مل چکی مزید کیا سزا دے سکتا ہیں۔" یہ کہہ کر وہ کمرے سے چلا گیا اور انعم کی آنکھیں پھر سے بھیگنے لگیں۔

* * * * * *

موحد نیچے آیا تو سلطانہ بیگم اور عباد لاؤنج میں بیٹھے تھے چونکہ وہ انہیں نہیں جانتا تھا اس لیے سلام لے کر آگے بڑھنے لگا جب عباد اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور اس کی طرف مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

"مجھے سلطان عباد کہتے ہیں اور آپ؟؟؟"عباد کے نام پر موحد چونکا۔

"یہ کیوں آیا ہے؟"اسے غصہ تو بہت آیا مگر ضبط کر گیا۔

" "موحد

آؤ بیٹا بیٹھو تم بھی۔"صوفیہ بیگم نے اسے پکارا۔

"مما مجھے ضروری کام سے جانا ہے اس لیے معذرت۔"وہ مسکرا کر کہتا نکل گیا/

"آنٹی"اس نے صوفیہ بیگم کو بلایا۔

" جی بیٹا "

" میں انعم سے ملنا چاہتا ہوں آئی مین اگر آپ کو برا نہ لگے تو ان کی طبیعت پوچھ لوں "

"ہاں ہاں ضرور بیٹا" انہوں نے محبت سے کہا۔ "باجرہ جاؤ عباد بیٹا کو انعم کے کمرے تک چھوڑ آؤ" انہوں نے ملازمہ سے کہا۔ باجرہ اسے انعم کے کمرے تک چھوڑ کر چلی گئی وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر ہولے سے دروازے پر دستک دی۔

" آجاؤ" اندر سے انعم کی آواز آئی وہ دھیرے سے اندر داخل ہوا انعم بیڈ پر دوسری طرف منہ کیے لیٹی تھی دروازے کی طرف چونکہ اس کی پشت تھی اس لیے وہ اسے دیکھ نہ پائی۔

"السلام وعلیکم" اس نے گھمبیر لہجے میں سلام کیا وہ چونک کر سیدھی ہوئی۔

"آپ-- آپ یہاں؟" اسے لگا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے۔

جی ہاں میں یہاں۔ "وہ دھیمے سے مسکرایا۔ "میں آپکی خیریت پوچھنے آیا تھا کیسی طبیعت ہے آپکی "???"

"میں ٹھیک ہوں آپ بیٹھیں پلیز" اس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

کافی دیر دونوں میں خاموشی چھائی رہی اس خاموشی کو عباد نے توڑا۔

"ایکچولی مجھے آپ سے معذرت کرنی تھی اس دن مجھے آپ سے ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا آئم رئیلی سوری ۔" انعم نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا کچھ دیر خاموشی سے دیکھتی رہی پھر گویا ہوئی۔

" "نہیں آپ نے جو کیا بالکل ٹھیک کیا اگر آپ وہ نہ کہتے تو مجھے اپنی غلطی کا احساس کیسے ہوتا۔ "

"غلطی کیسی غلطی؟؟" عباد نے حیرانی سے پوچھا مگر وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی۔ "

" محبت تو قسمت سے ملتی ہے دعاؤں سے ملتی ہے مگر میں نے سوچا اگر میں آپ کے اور اپنے درمیان سے ساری دیواریں گرا دوں گی تو آپ کو پا لوں گی۔ دیواریں تو سب گر گئیں مگر میں پھر بھی خالی ہاتھ ہوں، آپ کو پتا ہے اس کوشش میں میں نے کیا کیا کھویا ہے؟" یہ کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی وہ اٹھ کر اس کے پاس آ بیٹھا۔

"پلیز آپ روئیں تو مت دیکھیں "اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔ "آپ اس بات کو اتنا سیریس لے لیں گی میں نے سوچا نہیں تھا ایک لڑکی اپنے منہ سے محبت کا اظہار کر رہی ہے مجھے عجیب سا لگا۔ شاید میں کچھ زیادہ ہی بول گیا ائم سوری اگین۔ " وہ نرم لہجے میں بولا۔

"اٹس اوکے "انعم نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"گڈ گرل اب بتائیں کیا کھویا آپ نے۔ "اس نے شرارت سے پوچھا تو انعم سوچ میں پڑ گئی کہ بتائے یا نہ پھر کچھ سوچ کر سب بتانے کا فیصلہ کر لیا۔

* * * * * * *

مزنہ کو وہاں آئے ناجانے کتنے دن ہو گئے تھے مگر اس نے ابھی تک کسی کو نہیں دیکھا تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ اسے وہاں کیوں بند کر کے رکھا ہوا ہے۔ ایک ملازمہ تھی جو اسے تین وقت کا کھانا دے کر چلی جاتی تھی اور مزنہ کے لاکھ پوچھنے پر بھی نہ بتاتی تھی۔ وہ انہیں سوچوں میں گم تھی کہ دروازہ کھلا اور ایک فیشن ایبل خاتون اندر داخل ہوئی اس کا لباس دیکھ کر شرم سے مزنہ نے آنکھیں پھیر لیں وہ چلتی ہوئی مزنہ کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔

" کیسی ہو بے بی؟؟ کافی ریسٹ کر لیا اب تو۔ "

"کون ہو تم اور مجھے یہاں قید کیوں رکھا ہوا ہے؟؟" مزنہ نے غصہ سے پوچھا۔

"ہاہاہا ہمیں میڈم تارا کہتے ہیں جانتی تو ہو گی ہمیں۔ ""

مزنہ کا دماغ گھوم گیا۔ "میڈم تارا لڑکیوں کو سمگل کرنے والی زمانہ بدنام۔ "وہ ٹکر ٹکر اس کی شکل دیکھنے لگی

"ارے یوں کیوں دیکھ رہی ہو، تمہارا بھائی خود چھوڑ کر گیا ہے تمہیں یہاں، بے ہوش تھی تم، کافی بُری حالت تھی تمہاری ہم نے۔۔۔"

مزنہ نے چیخ کر اس کی بات کاٹی۔

" کہاں ہیں ولید بھائی مجھے ملنا ہے ان سے وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں تم جھوٹ بول رہی ہو"

"ہاں ہاں کیوں نہیں ضرور ملوائیں گے تمہیں ابھی تو تم ریسٹ کرو اتنا غصہ ٹھیک نہیں تمہارے لیے۔"
تارا بیگم لگاوٹ سے بولیں۔

"نہیں نہیں میں نہیں رہوں گی اس گندی جگہ پر۔" وہ جلدی سے کھڑی ہوئی اس سے پہلے کہ وہ باہر نکلتی تارا بیگم نے اسے بیڈ پر دھکا دیا۔

" "تم یہاں سے نہیں جا سکتی۔"

" کیوں؟ کیوں نہیں جا سکتی"

"اب تم کبھی بھی یہاں سے نہیں جا سکتی کیونکہ پیسے دیئے ہیں ہم نے تمہارے تمہارا بھائی بیچ کر گیا ہے تمہیں اب تم ہماری اجازت کے بغیر یہاں سے قدم بھی نہیں نکال سکتی۔" تارا بیگم غصے سے کہتیں دروازہ لاک کر کے چلی گئیں اور وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے انہیں جاتا دیکھتی رہی۔

* * * * * * *

عباد کے جانے کے بعد انعم ہلکی پھلکی ہو گئی اس نے سب کچھ عباد سے شیئر کر لیا تھا اور اس نے مشورہ دیا تھا کہ وہ غانیہ سے معافی مانگ لے یہی سوچ کر وہ اٹھی اور غانیہ کے کمرے میں آ گئی غانیہ نماز پڑھ رہی تھی وہ وہیں صوفے پر بیٹھ گئی غابیہ نے جونہی سلام پھیرا اسکی نظر صوفے پر پڑی وہ حیران رہ گئی۔

"انعم! تم یہاں؟ خیریت ہے نا؟

"انعم اس کا جواب دینے کی بجائے اسکے پاس آ کر بیٹھ گئی۔

"غانیہ مجھے معاف کر دو میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا میں سب جانتی تھی پھر بھی تم پر الزام لگایا میں بہت بُری ہوں غنی بہت بُری۔" انعم کو روتا دیکھ کر غانیہ جلدی سے بولی۔

"نہیں کوئی بات نہیں میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔" غانیہ کے معصومیت سے کہنے پر انعم نے اسے گلے لگا لیا۔

"تم بہت اچھی ہو سچ میں بہت اچھی۔" غنی دھیرے سے مسکرا دی۔

🖤💗🖤💗🖤💗🖤💗🖤💗🖤💗

آٹھ بجے کا وقت تھا حویلی میں سب ناشتے کے ٹیبل پر موجود تھے یہ اس حویلی کا رواج تھا ناشتہ اور کھانا سب اکھٹے کھاتے تھے۔

"بابا" ایاد نے باپ کو مخاطب کیا۔

"ہوں" انہوں نے چائے کا سپ لیتے ہوئے اسے دیکھا۔

"میں اپنا الگ بزنس سٹارٹ کرنا چاہتا ہوں۔" اس نے اطمینان سے سلطان مہراب کا سکون خاک میں ملایا

"کیوں؟؟؟" انہوں نے اپنا اشتعال دباتے ہوئے کہا۔

"کیونکہ یہ میری خواہش ہے۔" اس نے بریڈ پر جیم لگاتے ہوئے کندھے اچکائے۔

"سن رہے ہو تم اپنے لاڈلے کی خواہش ؟؟" اب انہوں نے اپنا رخ سلطان فرجاد کی جانب کیا۔

"جی سن رہا ہوں۔" فرجاد کے اس قدر اطمینان سے کہنے پر انہیں مزید غصہ آیا سب ہاتھ روکے ان باپ بیٹا کو دیکھ رہے تھے۔

"ہر جائز و ناجائز بات مان کر تم نے اسے بگاڑا ہے مگر میں یہ قطعی نہیں مان سکتا اگر عباد اور فرہاد کو کوئی اعتراض نہیں تو اس شہزادے کو کیا مسئلہ ہے۔"

"بابا پلیز--" ایاد نے منہ بنایا۔

"کہہ دیا یہ نہیں ہو سکتا۔" انہوں نے درشتی سے اس کی بات کاٹی "اگر تم بزنس نہیں کرنا چاہتے تو فرجاد کے ساتھ ہاتھ بٹاؤ" انہوں نے گویا بات ہی ختم کر دی۔ ایاد نے مسکین سی صورت بنا کر فرجاد کو دیکھا تو وہ مسکرا دیا۔

"بابا ایسا کچھ غلط بھی نہیں کہہ رہا۔ ٹھیک ہے وہ اپنی زندگی جینا چاہتا ہے تو جینے دیں پابندی کیوں لگا رہے ہیں شوق ہے اس کا پورا کرنے دیں۔" فرجاد نے ہمیشہ کی طرح ایاد کی حمایت کی

" تمہاری انہی باتوں نے بگاڑا ہے اسے--- میں نے پہلے بھی اس کی ہر بات مانی ہے مگر--"

"تو یہ بھی مان لیں" فرجاد نے ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے آرام سے جواب دیا تو وہ گہری سانس بھر کر چُپ کر گئے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر وہ بزنس کے لیے پیسے نہ بھی دیں تو فرجاد ضرور دے دے گا اس لیے بحث کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

🖤💗🖤💗🖤💗🖤💗🖤💗🖤💗🖤💗🖤

"کہہ دیں یہ جھوٹ ہے پلیز کہہ دیں" مزنہ نے ولید کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ سچ ہے سو فیصد سچ۔" ولید کے اقرار پر وہ ششدر رہ گئی۔ کیا یہ تھی اس کی قسمت۔ اس کی قسمت میں بکنا ہی لکھا تھا ولید آج اس سے ملنے آیا تھا بلکہ ملنے نہیں اپنی بقایا رقم لینے جب میڈم تارا اسے مزنہ کے کمرے میں چھوڑ گئیں۔ ولید کے منہ سے سننے کے بعد اسے لگا تھا کہ اب وہ اپنے قدموں پر کھڑی نہیں رہ سکے گی۔ اسکا جی چاہا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

"اب تم کہو گی کہ آپ اپنی بہن کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔ تو پہلی بات تم میری بہن نہیں ہو بلکہ میرے سوتیلے باپ کی بیٹی ہو اور دوسری بات یہ جو پیسہ ہوتا ہے نا اس کے لیے انسان کچھ بھی کر سکتا ہے کچھ بھی۔ تم بھی کچھ عرصے بعد اس سب کو انجوائے کرنے لگو گی دیکھ لینا۔" وہ کمینگی سے ہنسا مزنہ یکلخت ہوش میں آئی اور غصے سے اس کے چہرے پر تھوک دیا۔

"لعنت ہے تم پر بے غیرت انسان۔ بہن نہ سمجھتے یہ ہی سوچ لیتے کہ میرے باپ نے تمہیں پالا ہے اپنے گھر میں تمہیں جگہ دی ایک بار تو سوچتے ان کے احسانوں کو میں کبھی تمہیں معاف نہیں کروں گی کبھی بھی نہیں میری بددعا ضرور لگے گی یہ دولت تمہارے کسی کام نہیں آئے گی تڑپو گے تم۔" وہ چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی اور پھر چیزیں اٹھا کر اسے مارنے لگی ولید اپنے بچاؤ کے لیے باہر نکلا اور دروازہ لاک کر دیا مزنہ بے بسی سے روتے روتے جانے کب ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی۔

🖤💗🖤💗🖤💗🖤💗🖤💗🖤💗🖤💗🖤💗

سب اس وقت لاؤنج میں بیٹھے تھے سلطان مہراب کوئی فائل پڑھ رہے تھے سلطان عباد اور سلطان فرہاد کوئی بزنس ڈسکشن کر رہے تھے جبکہ سلطان فرجاد اور سلطان ایاد ان سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھے تھے۔

سلطانہ بیگم نے ملازمہ کو چائے لانے کا کہا اور خود صوفے پر بیٹھ گئیں۔

"مجھے آپ لوگوں سے بات کرنی ہے۔" سلطان مہراب نے غور سے سلطانہ بیگم کے چہرے کو دیکھا اور فائل بند کر دی سلطانہ بیگم نے گلہ کھنکھار کر بات شروع کی۔

"ریحان صاحب کو تو آپ جانتے ہیں نا،،، میں چاہتی ہوں کہ ہم ان کی بیٹی انعم کا ہاتھ عباد کے لیے مانگ لیں۔" عباد نے حیرت سے ماں کو دیکھا۔

"ریحان صاحب اچھے انسان ہیں فیملی بھی بہت اچھی ہے اور سب سے اہم بات ہمارے ہم پلہ بھی ہیں
" سلطانہ بیگم نے جیسے سب سے ضروری بات بتائی۔

"بھیا سے بھی پوچھ لیں وہ کہیں اور انٹرسٹڈ نہ ہوں۔ "ایاد نے شرارت سے کہا۔

"نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں جو آپ کو مناسب لگے۔"عباد نے فرمانبرداری سے کہا۔

"اور فرہاد تم نے شیزہ کو دیکھا ہے نا، کیسی لگتی ہے؟؟"وہ اچانک اسکی طرف پلٹیں۔

"ٹھیک ہی ہے میں نے تو ایک دو بار ہی دیکھا کیوں کیا ہوا؟"

"میں چاہتی ہوں کہ اس گھر میں دو دو شادیاں ہو جائیں تمہاری اور عباد کی،، رونق ہو جائے گی گھر میں ویسے بھی یہ ہی تو عمر ہوتی ہے شادی کی۔"

"جب آپ سب پلین کر چکی ہیں تو ہمیں ڈائریکٹ شادی پر ہی انوائیٹ کر لیتیں۔"سلطان مہراب نے طنز کیا۔

"آپ تو خواہ مخواہ غصہ ہو جاتے ہیں اب لڑکیاں دیکھنا تو ماں کا کام ہوتا ہے نا۔بس فیصلہ ہو گیا سنڈے ہم باقاعدہ رشتہ لے کر جائیں گے۔"انہوں نے گویا بات ہی ختم کر دی اور پھر اپنے کہے کے مطابق اگلے ہی ہفتے وہ انعم کے گھر پہنچ گئیں جہاں سے کچھ سوچ و بچار کے بعد رضامندی دے دی گئی۔
میمونہ بیگم سے تو وہ پہلے ہی بات کر چکی تھیں اس لیے شیزہ کو آج رسما انگھوٹھی پہنانے جا

رہی تھیں فرہاد چونکہ بزنس ٹور پر لندن گیا ہوا تھا تو انہیں فرجاد اور ایاد کو ساتھ لے کر جانا پڑا جہاں انکا شایانِ شان استقبال ہوا وہ سب کھانا کھانے کے بعد لاؤنج میں بیٹھے تھے جب سلطانہ بیگم نے کہا۔

"میں نے تو ریحان صاحب کو بھی کہہ دیا تھا کہ ہم شادی جلدی کریں گے کم از کم ایک ڈیڑھ ماہ تک کیونکہ عباد اس کے بعد چھ ماہ کے لیے لندن جا رہا ہے اس لیے میں چاہتی ہوں کہ شادی جلدی ہو جائے۔"

"جی بھابھی جیسا آپ کہیں" میمونہ بیگم چاپلوسی سے بولیں وہ اتنا اچھا لڑکا ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتی تھیں۔

" بھئی شیزہ کو بلاؤ رسم تو پوری کر لیں "

جی بس آتی ہو گی پارلر گئی ہے آپ کو تو پتا ہے نا کہ ایسے موقع بار بار تھوڑی آتے ہیں لڑکی کی زندگی " میں

"ہی ہی لو جی وہ محترمہ ابھی سے پارلر گئی ہوئی ہیں جب شادی ہو گی تب پتا نہیں کیا بنے گا۔" ایاد نے فرجاد کے کان میں گھس کر سرگوشی کی۔

"چپ کر کے بیٹھو بھابھی ہے تمہاری۔" فرجاد نے اسے ڈپٹا۔

"تو میں کیا کہہ رہا ہوں۔" اس نے منہ پھلایا

"لگتا ہے یہ دونوں بہت کلوز ہیں ایک دوسرے کے" میمونہ بیگم نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا وہ جب سے آئے تھے اکھٹے ہی بیٹھے تھے

"جی ہاں ہم میں بہت پیار ہے یہ میرے بہت اچھے بھائی ہیں اور دوست بھی۔" سلطانہ بیگم کے بولنے سے پہلے ایاد بول پڑا سلطانہ بیگم نے غصے سے پہلو بدلا، سلطان مہراب صاحب اپنی عادت کے مطابق خاموش بیٹھے تھے۔

"لو آگئی ثیزہ" میمونہ بیگم نے بیٹی کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔"

"ہیلو آنٹی" ثیزہ کہتے ہی ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔ اس کے حلیے کو دیکھ کر فرجاد اور ایاد نے ایک دوسرے کو دیکھا جب کہ سلطان مہراب نے رخ ہی بدل لیا۔

" آو بیٹا ہم تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے"

"سوری آنٹی میں لیٹ ہو گئی" یہ کہتے ہی اس کی نظر سامنے بیٹھے ایاد پر پڑی تو وہ پلک جھپکانا ہی بھول گئی فرجاد کو تو پہلے ہی دیکھ چکی تھی پر ایاد۔۔ تو کیا اس کی شادی ایاد سے ہو رہی ہے کیونکہ میمونہ نے بتایا تھا کہ لڑکا بھی ساتھ آرہا ہے وہ ہواؤں میں اڑنے لگی اس کا خواب یوں پورا ہو گا اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔

منگنی کرنے کے بعد وہ لوگ چلے گئے شیزہ اپنی ماں کے گلے لگ گئی۔

"سو سویٹ مما" میمونہ بیگم پہلے تو حیران ہوئیں کہاں وہ شادی کے لیے راضی نہ تھی اور اب.... پھر اسے بے تحاشہ خوش دیکھ کر مطمئن ہو گئیں۔

🖤💗🖤💗🖤💗🖤💗🖤💗🖤💗🖤💗

تم کیا جانو محبت کے 'م' کا مطلب

'مل جائے تو' معجزہ 'نہ ملے تو' موت

یہ محبت بھی بہت عجیب شے ہوتی ہے جو اسے پا نہیں سکتا وہ اسکا جوگی ہو جاتا ہے اور جو پالیتا ہے وہ قسمت کا دھنی بن جاتا ہے مگر ایک ڈر بھی ہوتا ہے کسی کو کھو دینے کا ڈر جدا ہو جانے کا خوف،،، شیزہ بھی خود کو دنیا کی خوش قسمت لڑکی تصوّر کر رہی تھی بغیر کسی ڈر کے،، بغیر کسی خوف کے اسے یقین تھا کہ جو اسکا ہے وہ صرف اسی کا ہے ایک غرور تھا سب پالینے کا غرور اسے لگتا تھا سلطان ایاد صرف اسی کے لیے بنا ہے کوئی اسے نہیں چھین سکتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایاد نے اپنا بزنس سیٹ کر لیا تھا اب وہ بے حد مصروف ہو گیا تھا مگر وہ اُسے نہیں بھلا سکا تھا۔ وہ اب بھی اس کی تلاش میں تھا مگر وہ نہ جانے کہاں غائب ہو گئی تھی۔ پہلی بار تو وہ خود کسی لڑکی کی طرف

متوجہ ہوا تھا مگر وہ اسے مل نہیں رہی تھی۔ وہ ابھی اسی سوچ میں گم تھا کہ اس کا سیل فون بج اٹھا اس نے نمبر دیکھ کر فون کان سے لگا لیا۔

"ہاں حمزہ بولو" حمزہ اس کا بہت اچھا دوست تھا۔

"خبر پکی ہے نا؟؟" دوسری طرف سے نہ جانے کیا کہا گیا اس نے تیزی سے کال کاٹ کر فون جیب میں ڈالا اور باہر نکل گیا۔

★★★★★★★★

"مؤحد بیٹا بات سنو" صوفیہ بیگم نے کمرے سے نکلتے مؤحد کو بلایا

"جی مما" وہ ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا

"سلطانہ بھابھی ایک ماہ کے اندر شادی کرنا چاہتی ہیں یہ سب اتنی جلدی کیسے ہو گا؟؟"

کچھ نہیں ہوتا مما شادی تو کرنی ہے نا آپ پریشان نہ ہوں اور ڈیٹ فکس کر دیں سب اچھا ہو گا انشاءاللہ "

"

"انشاءاللہ۔ تم نے اپنے بارے میں کیا سوچا؟؟"

"کیا مطلب؟؟"

"کب ارادہ ہے تمہارا شادی کا؟؟"

"میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا" وہ نظریں چرا گیا

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

"کب سے یہی سن رہی ہوں کب تک بہانے بناتے رہو گے ؟اس بے وفا کو بھلا کر اب نئی زندگی شروع کرو۔"

" وہ بے وفا نہیں ہے مما"

"خیر جو بھی ہے میں چاہتی ہوں کہ انعم کے ولیمے پر تمہارا اور غانیہ کا نکاح ہو جائے "انہوں نے بڑے آرام سے بم پھوڑا۔

"کیا کہہ رہی ہیں آپ مما؟؟میں اس سے شادی کیسے کر سکتا ہوں؟؟وہ بہت چھوٹی ہے مجھ سے اور وہ" اسد۔۔

"نہیں میں نہیں چاہتی اسکی شادی اسد سے ہو، میمونہ بیگم کا رویہ مجھے بالکل پسند نہیں جو ہوا اسے بھول جاؤ غانیہ اتنی بُری نہیں جتنا اسے بنایا گیا، تم اچھی طرح سوچ لو پھر جواب دینا۔"یہ کہہ کر وہ کمرے میں چلی گئیں اور وہ جہاں تھا وہیں بیٹھا رہ گیا۔

★★★★★★★★

وہ صوفے پر بیٹھی تھی جب تارا بیگم اندر داخل ہوئیں اس نے ایک نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر رخ پھیر لیا

"کیا سوچا ہے تم نے؟؟"اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

" "دیکھو لڑکی جتنا وقت تمہیں ہم دے سکتے تھے دے چکے اب تمہیں کام کرنا ہے۔"

"کام "اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا

" ہاں کام جو ہم کرتے ہیں "

"بھول ہے تمہاری میں کبھی تمہاری بات مانوں گی سمجھی" مزنہ غرا کر بولی

" سیدھی طرح مان جاؤ گی تو تمہارا ہی فائدہ ہے ورنہ ہمیں منانا آتا ہے "

" کرلو جو کرنا ہے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دو گی تو نہیں مانوں گی "

"دیکھتی ہوں کیسے نہیں مانتی" وہ اس پر ایک تیز نظر ڈال کر چلی گئی۔ مزنہ نے کرب سے آنکھیں موند لیں اب تو اسے رونا بھی نہیں آتا تھا رو رو کر آنکھیں خشک ہو چکی تھیں۔

★★★★★★★

دونوں طرف سے شادیوں کی تیاریاں عروج پر تھیں سلطانہ بیگم کی خواہش کے مطابق ایک ماہ بعد کی تاریخ رکھی گئی تھی وہ چاہتی تھیں کہ اس خوشی کے موقع پر ان کے بھائی شیر علی بھی موجود ہوں، سلطان مہراب کر اجازت سے وہ آج اپنے میکے آئیں تھیں، انہیں یقین تھا کہ وہ مان جائیں گے مگر وہ تو دنگ رہ گئیں جب انہوں نے کھڑے کھڑے ہر رشتہ ختم کر دیا۔

"بھائی جان! اس میں میرا کیا قصور ہے میں نے تو پوری کوشش کی تھی فرجاد کو روکنے کی مگر آپ تو جانتے ہیں وہ کون سا میرا سگا بیٹا ہے جو میری مانتا۔" وہ روہانسی ہو کر بولیں۔

"تو تمہیں کس نے کہا تھا کہ تم ثمانہ کی شادی فرجاد سے ہی کرو عباد اور فرہاد سے بھی تو کر سکتی تھی۔ تمہیں کیا لگتا ہے جنہوں نے میری بیٹی کی زندگی میں اندھیرے لکھ دیئے ہیں میں انکی خوشی

میں آؤں گا خام خیالی ہے تمہاری۔ قطعاً نہیں، چلی جاؤ یہاں سے اور بتا دینا مہراب کو میں بدلہ لے کر رہوں گا۔ "وہ نخوت بھرے انداز میں انکی حیثیت بتا رہے تھے اتنی عزت افزائی پر وہ چپ چاپ واپس آ گئیں۔

★★★★★★★★

مؤحد سے بات کر کے وہ قدرے مطمئن تھیں انہیں یقین تھا وہ ضرور مان جائے گا وہ غانیہ سے بھی بات کرنا چاہتی تھیں مگر یہ سوچ کر خاموش ہو گئیں کہ پہلے مؤحد کی رضامندی معلوم ہو جائے۔ مؤحد کی گاڑی کا ہارن بجا تو کمرے سے باہر نکل آئیں وہ آج ہر صورت اس سے بات کرنا چاہتی تھیں وہ لاؤنج میں آیا تو انہیں بیٹھا دیکھ کر سیدھا ان کے پاس چلا آیا۔

"السلام وعلیکم مما خیریت آپ اب تک جاگ رہی ہیں؟؟" اس نے فکرمندی سے پوچھا۔

"وعلیکم السلام تم بھی تو اتنے دنوں سے لیٹ گھر آ رہے ہو کیا بات ہے کسی چیز سے بھاگ رہے ہو "انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں مما بس آفس میں مصروفیت زیادہ تھی" وہ نظریں چرا کر بولا

"ہمم مان لیتی ہوں۔ تم بتاؤ تم نے کیا سوچا ؟؟"

"کس بارے میں ؟؟؟" وہ انجان بنا

" تم جانتے ہو میں کیا پوچھ رہی ہوں"

"مما جب آپ فیصلہ کر چکی ہیں تو میرے انکار یا اقرار سے کیا فرق پڑتا ہے آپ جیسا چاہیں کر لیں" وہ بے بسی سے کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا یہ دیکھے بغیر کے اس کے اقرار نے اس کی ماں کو کتنی خوشی دی ہے

★★★★★★★★

"غانیہ بیٹا" صوفیہ بیگم نے انعم سے بات کرتی غانیہ کو پکارا

"جی آنٹی" وہ ان کی طرف پلٹی

"ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو" وہ اٹھ کر ان کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔

"لگتا ہے کوئی خاص بات ہے" انعم متجسس ہوئی"

"ہاں بہت خاص" وہ دھیمے سے مسکرائیں

" بیٹا میں نے سوچ سمجھ کر ایک فیصلہ کیا ہے"

"کیسا فیصلہ آنٹی ؟؟ "

"میں چاہتی ہوں کہ تمہاری اور موحد کی شادی ہو جائے میں نے اس سے بات کر لی ہے اسے کوئی اعتراض نہیں ؟"

"جی" وہ ہونق بنی ان کا چہرہ دیکھنے لگی

"واو مما واٹ آ سرپرائز آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا" انعم خوشی سے جھوم اٹھی

کیونکہ میں غانیہ کی مرضی بھی جاننا چاہتی ہوں تم پر کوئی دباؤ نہیں اگر تم ایسا نہیں چاہتی تو بلا جھجک بتادو"

"نہیں آنٹی مجھے کوئی اعتراض نہیں" وہ ہکلا کر بولی تو صوفیہ بیگم نے اسے گلے لگالیا اور اس کے سر پر بوسہ دیا۔

"خوش رہو جیتی رہو اللہ تمہیں لمبی عمر دے۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جاری ہے

ناول "یہ کھیل قسمت کے"
پرائم اردو ناولز
PRIME URDU NOVELS
از "فریحہ چوہدری"

قسط10

آؤ جانچ لیتے ہیں——— درد کے ترازو پر

کس کے غم——— کہاں تک ہیں

شدتیں——— کہاں تک ہیں

کچھ عزیز لوگوں سے—— پوچھنا تو پڑتا ہے

آج کل محبت کی——— قیمتیں کہاں تک ہیں

★★★★★★★

مزنہ کسی گہری سوچ میں گم تھی جب ملازمہ کچھ ڈبے لے کر کمرے میں داخل ہوئی اسکے ساتھ ایک اور لڑکی بھی تھی جس کے ہاتھ میں بیگ تھا۔

"میڈم کا آرڈر ہے کہ یہ پہن کر تیار ہو جاؤ" اس نے ڈبے بیڈ پر رکھتے ہوئے کہا وہ خاموش بیٹھی رہی "اسے تیار کر دینا "ملازمہ لڑکی کو کہہ کر باہر نکل گئی

"چلو اٹھو لڑکی" اس نے بازو سے پکڑ کر اٹھانا چاہا

"دفعہ ہو جاؤ یہ سب لے کر نہیں پہنوں گی میں۔" وہ یکدم سے چیخی

"آہستہ بولو کیوں مرنا چاہتی ہو" لڑکی نے سرگوشی کے انداز میں کہا

"مرنے دو مجھے تم، نکلو یہاں سے" وہ بپھر کر کھڑی ہوئی اور اسے دھکا دینے لگی پھر پلٹ کر سارے ڈبے کھلے دروازے سے باہر پھینک دیئے۔ چیخ وپکار سن کر میڈم تارا اندر آئی اس کے ساتھ ایک اونچا لمبا جوان مرد تھا۔

"کیا تماشہ لگا رکھا ہے یہ تم نے اسے تیار نہیں کیا مہمان آتے ہی ہوں گے۔" میڈم لڑکی سے مخاطب تھی

"میڈم یہ مان ہی نہیں رہی اور یہ دیکھیں۔" اس نے پھیلاوے کی طرف اشارہ کیا

"تمہیں میری زبان سے کہی ہوئی بات سمجھ نہیں آتی" میڈم نے غصے سے اس کے بال پکڑ کر جھٹکا دیا" یہاں مفت میں بٹھا کر کھلانے کو پیسے نہیں دیئے تمہارے بھائی کو۔ اب چپ کر کے تیار ہو جاؤ ورنہ" وہ انگلی اٹھا کر وارن کرنے کے انداز میں بولیں

" ورنہ کیا کیا کر لو گی نہیں مانوں گی تمہاری بات"

"ہمم اوکے" میڈم نے گہرا سانس بھر کے اسے دیکھا اور اس آدمی کو کچھ اشارہ کر کے باہر چلی گئیں مگر کمرے سے باہر آتی چیخیں وہ بخوبی سن سکتی تھیں۔

★★★★★

"افوہ کیا مصیبت ہے ایک بات تمہیں سمجھ نہیں آتی کیا۔" ایاد جھنجھلایا فروا اسکی گرل فرینڈ تھی وہ اسکے بے حد اصرار پر آج اس سے ملنے آیا تھا

"اتنا غصہ کیوں ہو رہے ہو؟ کیا فرق پڑتا ہے اگر تم تھوڑی سی میرے ہاتھ سے کھا لو گے ویسے بھی تم نے سنا نہیں مل کر کھانے سے پیار بڑھتا ہے۔" فروا اسکے بازو سے لگ کر کھڑی ہو گئی اور آئس کریم اسکے منہ کی طرف بڑھائی۔

"جسٹ شٹ اپ" اسکی حرکت نے ایاد کو غصہ دلا دیا۔" دور کھڑی ہو کر بات کرو۔"

"ہاہا... افوہ... بہت غصہ کرنے لگے ہو کوئی بات نہیں ایسے بھی اچھے لگتے ہو" وہ بڑی ادا سے مسکرائی ایاد نے تنگ آکر اسے بازو سے پکڑ کر دور دھکیلا اور آئسکریم اسکے منہ پر پھینک دی وہ بروقت پیچھے ہوئی آئسکریم اسکی بجائے پیچھے سے

گزرتے موحد پر پڑی اور اسکے بلیک کوٹ کو داغدار کر گئی فروا اسے دیکھ کر ہنسنے لگی اسکی ہنسی نے موحد کو آگ لگادی اس سے پہلے کہ ایاد اس سے سوری کرتا وہ چند قدم چل کر آگے آیا اور غصے سے بولا۔

"کم از کم کچھ مینرز سیکھ لو تم لوگ سڑک پر کھڑے ہو کر اس طرح کی چھچھوری حرکتیں تم جیسوں کا شیوہ ہوں گی مگر یہ شرافت کے زمرے میں ہرگز نہیں آتیں بجائے اپنی غلطی پر شرمندہ ہونے کہ تم لوگ مزاق اڑا رہے ہو۔"

"انف مسٹر" ایاد نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا۔ "مانا غلطی ہے میری مگر یہ لینگوج بھی کم از کم کسی شریف انسان کی ہرگز نہیں۔" ایاد نے تنفر سے سر جھٹکا اور تیز نظروں سے اسے گھورتا وہاں سے چلا گیا۔

★★★★★★

"دیکھو اب بھیا کے سامنے کم کم جانا اور بولنا تو بالکل کم شوہروں کے سامنے کم بولتے ہیں بس جی جی کرتے ہیں اچھا۔" انعم نے غانیہ کو نصیحت کی۔

"ہمم ٹھیک ہے۔" اس نے تابعداری سے سر ہلایا انعم کو اس پر بے اختیار پیار آیا۔

"میری پیاری بھابھی" انعم نے اس کا گال چوما

"بدتمیز میں تمہاری بھابھی نہیں ہوں" وہ برا مان گئی

"ہاہاہا بن تو جاؤ گی نا" غانیہ کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ سامنے سے آتے مؤحد کو دیکھ کر چپ کر گئی۔

"بھیا آرہے ہیں۔" انعم نے سرگوشی کی وہ ان دونوں پر ایک نظر ڈالتا اوپر چلا گیا۔

"کیا ہوا اتنی رونی صورت کیوں بنالی؟؟"

"تم نے دیکھا نہیں وہ کتنے غصے سے مجھے دیکھتے ہیں عباد بھیا تو ہر روز تم سے کال پر اتنی بات کرتے ہیں اور یہ" وہ روہانسی ہو کر بولی۔

"ارے ارے بھائی کا مزاج ہی ایسا ہے دیکھنا شادی کے بعد ٹھیک ہو جائیں گے چلو شاپنگ پر چلتے ہیں تمہاری بھی تو شاپنگ کرنی ہے" وہ اس کا دھیان بٹانے کے لیے بات ہی بدل گئی اور کامیاب بھی ہو گئی کیونکہ غانیہ اب کپڑوں کی بات کرنے لگی تھی۔

★★★★★

"میں آج شام کو وہاں جاوں گا" ایاد نے چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا

"بہت محتاط ہو کر یہ لوگ بہت تیز ہیں" حمزہ فکر مندی سے بولا

"یو ڈونٹ وری پہنچ تو میں وہاں جاوں گا مگر پریشانی یہ ہے کی اگر مزنہ بھابھی وہاں نہ ہوئیں تو اور یا پھر اگر" میری ملاقات مزنہ بھابھی سے نہ ہو سکی تو کیا ہو گا" وہ متفکر انداز میں بولا

"یہ خبر تو بالکل پکی ہے کہ جو نئی لڑکی وہاں آئی ہے وہ مزنہ بھابھی ہی ہیں ولید بخاری خود چھوڑنے گیا ہے وہاں" حمزہ نے اسے یقین دلایا

" ہمم" وہ کسی گہری سوچ میں گم بولا

"تم کہو تو میں بھی چلوں تمہارے ساتھ" حمزہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا

"نہیں ابھی میں اکیلا ہی جاوں گا" وہ کھڑا ہوتے ہوئے بولا

"تم ایک بار بھابھی کو نکال لو وہاں سے پھر ہم ان پر آسانی سے ہاتھ ڈال سکیں گے" حمزہ بھی اسکے ساتھ ہی صوفے سے اٹھا

"ہوں ٹھیک ہے میں اب چلتا ہوں پھر ملاقات ہو گی" ایاد نے گھڑی پر نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔"

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

"اوکے فی امان اللہ"

" اللہ حافظ "وہ مصافحہ کر کے باہر چل دیا

★★★★★ .

شادی کا دن سر پر آ پہنچا تھا آج مہندی کا فنکشن تھا حویلی کے رواج کے مطابق شیزہ اور انعم کو سخت پردہ کروایا گیا تھا۔ انعم تو خاموشی سے مان گئی تھی مگر شیزہ نے خوب واویلا کیا تھا لیکن میمونہ بیگم کی ڈانٹ پر اسے چپ کرنا پڑا تھا عباد بار بار ایاد کا نمبر ڈائل کر رہا تھا جو کہ بند آ رہا تھا۔

"کہاں چلا گیا یہ ؟"وہ غصے سے بڑبڑایا ایسی بھی کیا مصروفیت بھلا کی بندہ اتنے اہم موقع پر غائب ہو جائے دوسری طرف شیزہ اندر ہی اندر پیچ و تاب کھا رہی تھی وہ اپنے ساتھ بیٹھے ایاد کو دیکھنا چاہ رہی تھی جو اتنے بڑے گھونگھٹ کی وجہ سے ناممکن تھا"ہونہہ ویسے تو بہت ماڈرن بنتی ہیں سلطانہ بیگم اور رواج اتنے دقیانوسی۔"اس نے کڑھ کر سوچا مگر اس سب سے بے خبر سلطانہ بیگم بہت خوش تھیں وہ سارے ارمان پورے کر رہی تھیں وہ ہر چیز پرفیکٹ چاہتی تھیں وہ کسی کو بات کرنے کا موقع دینا نہیں چاہتی تھیں مگر وہ نہیں جانتیں تھیں کہ آگے انکے ساتھ کیا ہونے والا تھا۔

★★★★★

ہیل کی ٹک ٹک کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا ایک درمیانی عمر کی بے انتہا فیشن ایبل عورت باریک نیٹ کی بلیک اینڈ گولڈن ساڑھی میں ملبوس بڑی ادا سے چلتی ہوئی اسکے سامنے والے صوفے پر آ کر بیٹھ گئی "معزرت جناب آپکو ہماری وجہ سے اتنا انتظار کرنا پڑا"وہ پیشہ وارانہ انداز میں مسکرائی وہ دل ہی دل میں ہنسا۔

"کیا نام ہے آپکا؟"

"ہمیں ایاد کہتے ہیں"اسنے گردن اکڑا کر بتایا

"بہت خوبصورت نام ہے بالکل آپکی طرح۔" وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولی

"پتا نہیں اور کتنا انٹرویو لے گی۔" وہ اسکے یوں دیکھنے پر کوفت کا شکار ہوا وہ اس وقت میڈم تارا کے بڑے سے بنگلے کے خوبصورت سے ڈرائینگ روم میں خالد کے ساتھ بیٹھا تھا خالد کے ساتھ اسکے کاروباری مراسم تھے وہ میڈم تارا کا خاص بندہ تھا ایاد بھی اسی کے توسط سے یہاں موجود تھا۔

"اور کتنا انتظار کراؤ گے یار؟" وہ خالد کی طرف جھک کر بولا مگر آواز اتنی ضرور تھی کی میڈم تک پہنچ جاتی "ہاں ہاں کیوں نہیں مگر پہلے اگر رقم کی بات ہو جاتی تو،،،،" میڈم نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

"فکر مت کریں مال میری مرضی کا اور قیمت آپکی مرضی کی۔" اسنے دل ہی دل میں اپنی اداکاری کو داد دی اس بات پر تو میڈم تارا نہال ہی ہو گئیں۔

"کیوں نہیں میں ابھی آپکی خدمت میں حاضر کرتی ہوں جو پسند ہوں منتخب کر لیجئے گا" وہ اندر کی طرف بڑھ گئ کچھ دیر بعد دو لڑکیوں کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔

وہ عجیب و غریب حلیے والی دونوں لڑکیاں آکر اسکے دائیں بائیں بیٹھ گئیں وہ بے چین ہو اٹھا اگر مزنہ بھابھی یہاں نہیں تو پھر کہاں گئیں اسکی بے چینی تارا بیگم کی تیز نظروں سے مخفی نہ رہ سکی۔

"لگتا ہے آپکو مال پسند نہیں آیا؟" تارا بیگم نے کھوجتی نظروں سے اسے دیکھا اسنے کچھ دیر سوچا پھر گلا کھنکار کر بولا۔

"جی ہاں معزرت کے ساتھ مگر میرا ٹیسٹ ہر گز ایسا نہیں۔" اسنے منہ کے عجیب و غریب زاویئے بنائے

"ناراض کیوں ہوتے ہیں جناب ایک اور تحفہ بھی ہے ہمارے پاس مگر وہ ذرا موڈی ہے۔" وہ لگاوٹ سے بولی۔

"تو پھر دیر کس بات کی میڈم بلائیں نہ اس حسینا کو۔" خالد نے آنکھ سے کوئی اشارہ کیا

"جاؤ ٹینا بلا کر لاؤ اسے" میڈم نے ایک لڑکی کو اٹھایا دوسری لڑکی ایاد کو عجیب نظروں سے گھور رہی تھی کچھ ہی دیر بعد وہ

لڑکی مزنہ کو لیے اندر آئی وہ ریڈ کلر کے سٹائلش سوٹ میں تھی دوپٹہ اچھی طرح پھیلا کر خود کو ڈھانپا ہوا تھا۔چہرے پر گہرا میک اپ چہرے کے نیلوں کو مٹانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا وہ تیزی سے کھڑا ہوا۔

"واؤ" اسنے ستائشی انداز میں کہا ایاد کی آواز پر مزنہ نے دھیرے سے سر اٹھایا اور ساکت ہو گئی ایاد کو معلوم تھا کہ وہ یونہی ری ایکٹ کرے گی اسلیئے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور تارا بیگم کی طرف مڑا وہ جانتا تھا اب آگے اُسے کیا کرنا ہے۔

★★★★★

اگلے دن وہ صبح صبح حویلی پہنچا تو اس کا سب سے پہلا سامنا سلطان فرجاد سے ہوا وہ دیکھتے ہی اس کی طرف آئے۔

"کہاں تھے تم کل سے ؟؟ فون بھی بند تھا تمہارا ؟؟"

ایاد کو ان کا غصہ کرنا اچھا لگا۔

"بھیا وہ میں رات مصروف تھا" وہ شرارت سے ان کے گلے لگتے ہوئے بولا۔

"زرا ہٹو اور بتاؤ کہاں مصروف تھے ؟؟" وہ اسے الگ کرتے ہوئے بولے اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا عباد درمیان میں بول پڑا۔" کہاں تھے تم ؟؟ تمہیں پتا ہے کل میرا مہندی کا فنکشن تھا پھر بھی غائب رہے۔"

"افوہ اتنا غصہ کیوں کر رہے ہیں آپ لوگ آ تو گیا ہوں نا اور آپ کی شادی ہے آج آپ جائیں تیاری کریں صبح صبح موڈ خراب کر لیں گے تو بھابھی کو یہ کریلے جیسا سڑا ہوا منہ دیکھنا پڑے گا۔" یہ کہہ کر وہ تیزی سے اوپر بھاگ گیا۔

"ٹھہرو ذرا" عباد اسکے پیچھے لپکا مگر وہ دروازہ بند کر چکا تھا۔

★★★★★★

جاری ہے

ناول "یہ کھیل قسمت کے"
پرائم اردو ناولز
PRIME URDU NOVELS
PRIME URDU NOVELS
از "فریحہ چوہدری"

قسط11

آج انعم اور سلطان عباد کی بارات کا فنکشن تھا سلطان فرہاد اور شیزہ کا ایک دن بعد رکھا گیا تھا ریحان صاحب نے ہال کی بجائے گھر میں ہی سب اریجمنٹ کی تھیں بارات بس پہنچنے والی تھی بیوٹیشن انعم کو تیار کر چکی تھی وہ ریڈ کلر کے لہنگے میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

"ہائے کتنی پیاری لگ رہی ہو"۔ غنی اسکے گلے لگ گئی۔

"مجھے چھوڑو خود کو دیکھو کم از کم لپ اسٹک تو لگا لیتی۔" انعم نے اسے گُھرکا۔

"تمھیں پتا ہے مجھے نہیں لگانی آتی۔" اسنے منہ چھلایا انعم اسکا بازو پکڑ کر بیوٹیشن کے پاس لے آئی جو شیزہ کا میک اپ کر رہی تھی، شیزہ پنک شرارے اور گولڈن سلیولیس شرٹ میں ملبوس تھی۔

"اس بُدھو کو بھی تیار کر دیں آپ پلیز جلدی۔" شیزہ نے ایک نظر غانیہ کو دیکھا اور طنزاً مسکرائی۔

"یہ تیار ہو بھی جائے گی تو کیا ہو گا کونسا اِسے پسند کرنے کوئی شہزادہ آرہا ہے"۔

غانیہ کا رنگ یکلخت پھیکا پڑ گیا۔

"جس نے اسے پسند کرنا ہے وہ کر چکے ہیں، ویسے بھی غنی بہت پیاری ہے تم دیکھنا ذرا سے میک اپ سے کتنی پیاری ہو جائے گی"۔ انعم نے اسکی سائیڈ لی۔

"اچھا کون پسند کر چکا ہے ہمیں بھی تو پتا چلے۔" شیزہ حیران ہوئی۔

"جب وقت آئے گا پتا چل جائے گا۔" انعم بیوٹیشن کو میک اپ کا اشارہ کرتی شیزہ کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکل گئی۔

★★★★★

"عبادبات سنوبیٹا۔"

وہ تیار ہو کر نیچے آیا تو سلطانہ بیگم نے اسے بلایا۔

"جی مما۔" وہ انکی طرف پلٹا بلیک شیروانی میں وہ بہت جچ رہا تھا۔

"ماشاءاللہ بہت پیارے لگ رہے ہو۔" انہوں نے بے اختیار اسکی بلائیں لے ڈالیں وہ دھیرے سے مسکرا دیا۔

"اچھا بیٹا وہ فرہاد کا کچھ پتا ہے کہاں ہے وہ۔"

"نہیں مما میں نے تو اسے دیکھا ہی نہیں، خیریت ہے نا۔" وہ حیران ہوا۔

"وہ نظر نہیں آرہا، کمرے میں بھی نہیں ہے، پتا بھی ہے اسے کہ آج اسکا ہونا کتنا ضروری ہے، کیا کہوں گی میں سب کو کیوں نہیں آیا وہ۔" انہیں اپنی ناک کٹنے کی فکر تھی۔

"ڈونٹ وری مما میں دیکھتا ہوں۔" وہ انہیں تسلی دے کر باہر چلا گیا۔

★★★★★

"غنی بیٹا!" وہ انعم کو ڈھونڈتی نیچے آئی تو صوفیہ بیگم نے اسے بلایا۔

"جی۔" وہ انکی طرف آئی۔

"ارے واہ بھئی واہ میری بیٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے۔" انہوں نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا

بلیک سٹائلش فراک اور سلور چوڑی دار پاجامے اور بلیک ہی حجاب میں وہ کوئی گڑیا لگ رہی تھی میک اپ نے

اسکی لُک ہی بدل دی تھی وہ جھینپ گئی۔

"اچھا بیٹا ذرا یہ سوٹ تو موحد کے کمرے میں رکھ آو۔" انہوں نے اسے ایک شاپر پکڑاتے ہوئے کہا۔

"جی میں۔۔۔" وہ بوکھلائی۔

"ارے وہ کمرے میں نہیں ہے ابھی، بس جلدی سے رکھ کے آجاؤ۔" وہ اسکی ہچکچاہٹ سمجھ چکی تھیں۔

"جی اچھا۔" وہ بیگ لے کر اوپر چلی آئی۔

کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اسنے ادھر ادھر ہاتھ مارے مگر کوئی بٹن نہ ملا وہ اندازے سے چلتی ہوئی بیڈ کیطرف آئی لیکن درمیان میں پڑے میز سے ٹکرا کر منہ کے بل زمین پر گری، میز کا کونا لگنے سے اسکا ہونٹ پھٹ گیا۔ ایک ہلکی سی چیخ اسکے منہ سے نکلی۔ عین اسی لمحے واش روم کا دروازہ کھلا اور موحد نے کمرے میں آکر لائٹ جلائی غانیہ کو زمین سے اٹھتے دیکھ کر وہ حیران ہوا۔

"تم یہاں۔۔" اس نے ڈوپٹے سے خون صاف کیا۔

"جی میں یہ..." اس نے گرا ہوا شاپر اٹھایا مگر جیسے ہی وہ سیدھی ہوئی ایک زوردار تھپڑ اسکے منہ پر لگا وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔

"خوب جانتا ہوں میں تم جیسی لڑکیوں کے انداز، تمھیں کیا لگتا ہے تم یوں بن سنور کر مجھے اپنے جال میں پھنسا لوگی... ہوں" موحد نے اسکے دونوں بازو پکڑ کر اسے جھنجھوڑا۔

"بھول ہے تمہاری... سمجھی۔"

اس نے آنسو بھری نظریں اٹھا کر اسے دیکھا کیا نہیں تھا ان آنکھوں میں اور بس یہی وہ لمحہ تھا، جب موحد کو لگا اس نے اپنا سب کچھ ہار دیا، ایک بار پھر سے وہ اسی راہ کا مسافر بن گیا جہاں سے وہ پہلے بھی نامراد لوٹا تھا۔ اسکی گرفت خود بخود ڈھیلی پڑ گئی وہ دو قدم پیچھے ہٹی اور آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

"آنٹی نے بھیجا تھا مجھے، خود نہیں آئی تھی میں۔" اس نے سسکاری بھری۔ "اور مجھے کوئی شوق نہیں یہاں آنے کا، جس طرح مجھے رلاتے ہیں نا آپ، ایک دن آپ بھی روئیں گے... دیکھ لیجیے گا۔" وہ بھاگ کر کمرے سے نکل گئی جبکہ موحد اسکے الفاظ پر غور کرتا رہ گیا تھا۔

★★★★★

بارات آچکی تھی، سلطان فرہاد کا کچھ پتا نہ تھا۔ سطانہ بیگم اندر ہی اندر کڑھ رہی تھیں۔ میمونہ بیگم کو انہوں نے کیسے مطمئن کیا تھا یہ صرف وہ ہی جانتی تھیں۔ سلطان عباد سٹیج پر بیٹھا تھا، ایاد اور فرجاد عباد کے دائیں طرف کھڑے تھے۔ ایاد کسی بات پر ہنس رہا تھا جب اسکی نظر سامنے اٹھی اور اٹھی ہی رہ گئی۔ اس نے منہ پر ہاتھ پھیر کر یقین کیا یہ کہیں خواب تو نہیں وہ بے خود سا اسے دیکھے گیا فرجاد نے اسکا کندھا ہلایا۔

"ہا،، کیا ہوا؟" وہ چونکا۔

"تم نے یہ کام کب سے شروع کر دیا؟" فرجاد نے اسے گھورا۔

"کونسا؟"

"لڑکیوں کو گھورنے کا"۔

"لڑکیاں نہیں صرف لڑکی۔" وہ مسکرایا فرجاد نے اسے پورا گھما کر اپنی طرف کیا۔

"کیا معاملہ ہے یہ؟ کیا چھپا رہے ہو؟"

"ارے کچھ نہیں، آپکو ہی بتاؤں گا سب، بے فکر رہیں۔" خوشی اسکے چہرے سے عیاں تھی اس نے دوبارہ اسے دیکھنا چاہا مگر وہ وہاں سے جا چکی تھی۔ "اوہ شٹ کہاں گئی یہ؟" وہ اسکی تلاش میں نظریں گھمانے لگا۔

"اسے چھوڑو، وہ سامنے دیکھو۔" ایاد نے اسے اشارے سے سامنے کی طرف دکھایا۔ "ارے وہ تو بابا ہیں روز دیکھتا ہوں اُنہیں۔" اس نے بے پرواہی سے کہا اور پھر سے اسے ڈھونڈنے لگا۔

"نہیں بیٹا وہ تمہیں دیکھ رہے ہیں۔" فرجاد نے اسے سمجھایا۔

"اوہ ہاں۔۔" اب وہ بھی دیکھ چکا تھا وہ اسے کڑی نظروں سے گھور رہے تھے وہ فوراً شرافت کے جامے میں آیا۔ ان سے کچھ بعید نہ تھا وہ اسکی یہیں کلاس لے لیتے۔

اور پھر سارے فنکشن میں وہ اسے ڈھونڈتا رہا مگر وہ دوبارہ کہیں نظر نہ آئی، وہ اب بری طرح پریشان ہو چکا تھا کھانا کھایا جا چکا تھا اور اب رخصتی ہونے والی تھی، مگر وہ سب سے بے نیاز ایک کونے میں بیٹھا رہا لیکن دو آنکھیں مسلسل اس پر جمی تھیں جو کب اسکی بے قراری نوٹ کر رہی تھیں مگر وجہ جاننے سے قاصر تھیں، دو تین بار شیزہ نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی مگر وہ اسکی طرف متوجہ ہی نہ ہوا۔ رخصتی ہو رہی تھی سب گاڑیوں میں بیٹھ چکے تھے فرجاد نے اسے آنے کا اشارہ کیا مگر وہ کسی ضدی بچے کی طرح وہیں جم کے بیٹھا رہا۔ وہ صرف ایک بار اس سے بات کرنا چاہتا تھا اسے یوں بیٹھے نہ جانے کتنی دیر گزر گئی، جب بالکل اچانک اسے سامنے سے وہ اندر کی طرف جاتی دکھائی دی وہ بغیر کچھ سوچے اٹھا اور اسکے پیچھے بھاگا یہ جانے بغیر کہ کوئی اسکا پیچھا کر رہا ہے۔

★★★★★

"اور اگر فرہاد کل بھی نہ آیا تو۔۔۔؟"میمونہ بیگم نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

"تو کیا ہوا میرا ایک اور بھی تو بیٹا ہے نا۔"سلطانہ بیگم فخر سے مسکرائیں۔

"ارے ہاں ماشاء اللہ وہ آپکے سب بچوں سے زیادہ خوبصورت ہے۔"میمونہ بیگم کی نظروں میں اسکا شاندار سراپا لہرایا۔

"اور ہاں یہ کچھ جیولری تھی جو میں نے شیزہ کے لیے لی تھی، اسے کہیے گا کل یہ ضرور پہنے۔"لالچی لوگوں کو راضی کرنے کا ہنر انہیں خوب آتا تھا۔

"جی ضرور۔"سلطانہ بیگم نے کچھ ڈبے میمونہ بیگم کے سامنے رکھے صوفیہ بیگم انکے لیے چائے لے آئیں۔

"ارے آپ نے ناحق تکلف کیا۔"سلطانہ بیگم کپ تھامتے ہوئے بولیں۔

"کوئی بات نہیں۔"وہ سادگی سے مسکرائیں۔

"میں بس اب چلوں گی، سب جا چکے ہیں، وہاں اتنے کام بکھرے ہوں گے میں نے سوچا یہ جیولری دے آؤں۔"

"جائیں گی کیسے میرا مطلب ہے اکیلے۔۔۔؟"میمونہ بیگم نے پوچھا۔

"نہیں فرجاد یہیں ہے باہر ہے۔"

"ارے لو بھلا، وہ باہر کیا کر رہا ہے، میں بلا کر لاتی ہوں اسے۔"صوفیہ بیگم باہر کی جانب چل دیں۔

"شیزہ کہاں ہے بلائیں اسے۔" سلطانہ بیگم نے شیزہ کا پوچھا۔

"وہ کمرے میں ہے اوپر، میں بلاتی ہوں۔" میمونہ بیگم اٹھتے ہوئے بولیں۔

"نہیں میں وہیں مل لیتی ہوں اس سے۔" وہ ان کے ساتھ ہی چل پڑیں۔

★★★★★

غنی جونہی کمرے میں داخل ہوئی، اسے لگا کوئی اسکے پیچھے ہے۔ وہ جیسے ہی مڑی اسے چالیس سو واٹ کا جھٹکا لگا۔ اسکے منہ سے چیخ نکلی سلطان ایاد نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔

"آہستہ یار مروانا ہے کیا"

"ہمم چور لفنگے یہاں کیا کر رہے ہو؟" وہ جھٹکے سے اس سے الگ ہوئی۔

"تم سے بات کرنی ہے مجھے ایک۔" وہ مسکرا کر بولا۔

"نہیں، نکلو تم یہاں سے، نکلو۔" وہ اسے دھکا دیتے ہوئے بولی۔

"میری بات سن لو، پھر چلا جاؤں گا۔"

مگر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی ایاد نے فوراً دروازہ لاک کر دیا، باہر سب سنتی شیزہ کو آگ لگ گئی۔

"یہ لڑکی مجھ سے ایاد کو نہیں چھین سکتی میں نہیں کرنے دوں گی۔" ایسا اسے وہ دل ہی دل میں سوچتی مڑی اور سامنے سے آتی سلطانہ اور میمونہ بیگم کی طرف بڑھی۔

★★★★★

"کیا کر رہے ہو تم یہ،،، لاک کیوں کیا ڈور؟" غنی کو اب ڈر لگنے لگا۔

"تم صرف ایک بار میری بات سن لو۔" اس نے پھر سے التجا کی۔

"اگر کسی نے دیکھ لیا تو... پلیز دروازہ کھول دو۔" اب کے وہ روہانسی ہو گئی۔

"اوکے میں چلا جاتا ہوں مگر تم وعدہ کرو کہ کل میری بات ضرور سنو گی۔"

"ہاں وعدہ۔" اس نے فوراً ہامی بھری مگر اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھولتا باہر سے دروازہ زور زور سے بجنے لگا۔ غانیہ کو لگا اسکی جان نکل گئی ہو، ایاد کے چہرے پر بھی پریشانی کہ سائے لہرائے مگر پھر کچھ سوچ کر وہ مطمئن ہو گیا۔

"تم ٹینشن مت لو، میں سنبھال لوں گا۔" وہ غانیہ کا گال تھپتھپا کر دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازہ کھلتے ہی میمونہ بیگم آندھی طوفان کی طرح کمرے میں داخل ہوئیں اور غانیہ کو بالوں سے پکڑ کر نیچے لے جانے لگیں، ایاد ہکا بکا کھڑا رہ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جاری ہے

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

قسط 12

مجھ کو منظور ہے گلیوں میں تماشا ہونا

شرط یہ ہے گلیاں میرے دلدار کی ہوں

★★★★★

میمونہ بیگم اسے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ کر نیچے لے آئیں، نیچے صوفیہ بیگم اور سلطان فرجاد بھی موجود تھے۔

غانیہ کو میمونہ بیگم کے شکنجے میں دیکھ کر صوفیہ بیگم تیزی سے آگے بڑھیں۔

"یہ... یہ کیا کر رہی ہو؟" وہ اس کے بال چھڑوانے لگیں۔

"ارے... آستین کا سانپ ہے یہ، پہلے میرے بیٹے کو ورغلایا، اب میری بیٹی کے گھر پہ نظر رکھ کے بیٹھی ہے ،،، ہائے اللہ۔۔۔ کتنی تیز لڑکی ہے شرم نہ آئی تجھے بے غیرت...."

وہ پھر سے غانیہ کی طرف بڑھیں غانیہ نفی میں سر ہلاتی پیچھے کو سرکی

"بس... یہیں رک جائیں، آگے مت بڑھیے گا۔" ایاد کی گرجدار آواز پہ سب نے پلٹ کر اُسے دیکھا۔

فرجاد اسکے لہجے پہ حیران ہی رہ گیا۔ وہ مضبوط قدم اٹھاتا میمونہ بیگم کے سامنے آ کھڑا ہوا

"ایسا کیا دیکھا ہے آپ نے جو اتنا گھٹیا الزام لگا رہی ہیں آپ اس معصوم لڑکی پر؟" اسکا لہجہ تیز اور بے لچک تھا۔

غنی نے جھٹکے سے سر اٹھایا اسے لگا جیسے تپتی دھوپ میں سایہ مل گیا ہو، زندگی میں پہلی بار کوئی اسکے حق میں بھی بولا تھا، کوئی اسکے آگے چٹان بن کر کھڑا ہوا تھا۔

"واہ بھئی واہ۔۔۔ ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری... تم دونوں بند کمرے میں کیا گل کھلا رہے تھے؟؟... ہیں؟؟... بتاؤ ذرا،،، بہن تو نہیں ہے تمھاری، پھر کیا رشتہ ہے تمھارا اس سے...؟ بولو.." میمونہ بیگم کو اسکا غانیہ کی حمایت میں بولنا آگ ہی لگا گیا تھا۔

"کیا سن رہی ہوں میں یہ ایاد؟"

ایاد کے جواب دینے سے پہلے ہی سلطانہ بیگم اسکے سامنے آ کر غصے سے بولیں۔

"اگر آپ لوگوں کو ایسا لگتا ہے تو ٹھیک ہے میں ابھی اس سے نکاح کرنے کو تیار ہوں۔" اس نے ٹھوس لہجے میں کہا اور غنی کو بازو سے پکڑ کر اٹھا کر اپنے برابر کھڑا کیا شیزہ تو تڑپ ہی گئی۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم ہوش میں تو ہو۔" سلطانہ بیگم اس سے بھی زیادہ اونچی آواز میں بولیں۔ "میں اس دو ٹکے کی لڑکی کو اپنی بہو ہر گز نہیں بناؤں گی دماغ میں بٹھا لو یہ"

غنی نے کرب سے آنکھیں میچ لیں، ایک بار پھر اوقات کا طعنہ، کیا ساری عمر وہ صرف یہی سنتی رہے گی۔ "اللہ" اس نے بے اختیار خدا کو پکارا۔

"بس مما!! آگے ایک لفظ مت کہیے گا، آپ کو منظور ہے تو ٹھیک، ورنہ میں یہ کام خود بھی کر سکتا ہوں۔"

"نہیں، تم ابھی اور اسی وقت شیزہ سے نکاح کرو گے۔" آج ماں بیٹا ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے شیزہ غنی کو دیکھ کر طنزاً مسکرائی مگر ایاد کے جواب نے اسے ساکت کر دیا۔

"امپاسبل مما! ایسا ممکن ہی نہیں ہے، میں شادی کروں گا تو صرف اس سے ابھی اور اسی وقت۔" اس نے غانیہ کی طرف اشارہ کیا۔

"بیوی ہے یہ موحد کی، اس گھر کی بہو ہے۔" سلطانہ بیگم نے اسے روکنے کا آخری اور اپنی طرف سے کامیاب حربہ استعمال کیا۔

"واٹ؟" اسنے بے یقینی سے غنی کو دیکھا غنی کو سمجھ نہ آئ وہ کیا جواب دے اس نے بے بسی سے سر جھکا لیا۔

"کیا ہو رہا ہے یہ؟" موحد نے اندر آتے سوال کیا۔

"آؤ... آؤ... تم بھی دیکھو اس کلموہی کے کارنامے۔" میمونہ بیگم پھر سے شروع ہو گئیں "پہلے میرے بچے کی خوشیوں کو نظر لگا گئی اب اس گھر کے داماد کو لے اڑنے کی کوشش میں ہے... ہائے اللہ... اس ناگن کو میرے بچے ہی ملے تھے برباد کرنے کو ڈائن ہے یہ اسے خوشیاں ہضم نہیں ہوتیں۔" انہیں اتنا اچھا رشتہ ہاتھ سے نکل جانے کی فکر تھی۔

دوسری طرف غانیہ بے بسی کی تصویر بنی کھڑی تھی۔

"کیا مطلب؟ میں کچھ سمجھا نہیں۔۔" موحد نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا۔

"کچھ نہیں بیٹا، تم اوپر جاؤ۔" صوفیہ بیگم نے اسے منظر سے ہٹانا چاہا۔

"کیوں جائے وہ اوپر، ارے یہ تمہاری بیوی (صوفیہ بیگم انہیں نکاح کا بتا چکی تھیں) تمہاری ماں کی چہیتی، اس کے ساتھ رنگے ہاتھوں پکڑی گئی ہے۔" ایاد نے مٹھیاں بھینچ کر خود کو بمشکل روکا اور موحد کی طرف مڑا مگر

مقابل وجود کو دیکھ کر اسے مزید آگ لگ گئی، یہی حال موحد کا تھا اس نے خود پر کنٹرول کر کے ایک قدم آگے بڑھا اور اسے سمجھانے کے انداز میں بولا۔

"دیکھو ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو..."

مگر اسکی بات منہ میں ہی رہ گئی چٹاخ کی آواز سے پورا ہال گونج اٹھا۔

"کیا سن رہا ہوں میں، کمینے انسان تیری جرّت کیسے ہوئی ہماری عزت سے کھیلنے کی،،"

موحد نے اسے دھکا دیا صوفیہ بیگم اسکی طرف بڑھیں۔

"چھوڑو پاگل ہو گئے ہو کیا"

"دفعہ ہو جاؤ، نکلو ورنہ جان سے مار دوں گا۔" موحد غرایا مگر وہ خاموش کھڑا رہا۔

"اور تم۔۔۔" وہ اب غنی کی طرف مڑا جو ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔ "تمہیں تو میں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔" وہ جیسے ہی اس کی طرف بڑھا ایاد راستے میں آ گیا۔

"ہاتھ بھی مت لگانا اسے، یہ میں برداشت نہیں کروں گا۔" اسکی آنکھیں سرخ ہو گئیں اسے غصہ آتا نہیں تھا اور جب آتا تھا تو جلدی جاتا نہیں تھا اور غانیہ تو پھر اسکی محبت تھی کیسے برداشت کر لیتا وہ۔۔۔

"تم دفعہ نہیں ہوئے ابھی تک، لگتا ہے تم ایسے نہیں جاؤ گے۔"

موحد نے اس کا گریبان پکڑ کر جھٹکا دیا اور بس سلطان فرجاد کی برداشت یہیں تک تھی۔

ایاد کو کوئی کچھ کہہ جائے تو اس سے برداشت نہیں ہوتا تھا کجا کہ ہاتھ اٹھانا۔۔

اس کے ایک اشارے پر دروازے میں موجود اس کے گارڈ حرکت میں آئے اور موحد کو پکڑ کر اس پر پستول تان لیا۔

صوفیہ بیگم نے دل پر ہاتھ رکھ لیا، ایاد نے غنی کا بازو پکڑا اور موحد کو دیکھ کر بولا۔

"بے فکر رہو، جا رہا ہوں مگر خالی ہاتھ نہیں، بے غیرت تو تم نے مجھے کہہ ہی دیا ہے اب بے غیرت پن بھی دیکھ لو، چلو ایک ڈیل کرتے ہیں یا تو اپنی بہن دے دو یا بیوی۔"

"بکواس بند کرو۔" موحد دھاڑا۔

"ایاد کیا کر رہے ہو یہ؟" سلطانہ بیگم نے بے بسی سے دانت کچکچائے

"اوہ شٹ تمہاری تو بہن ہی نہیں ہے، چلو بیوی ہی سہی۔" وہ غانیہ پر نظر جماتے ہوئے بولا "اور... یہ اب وہ شیزہ کی طرف پلٹا۔ "یہ جو بھی لگتی ہے تمہاری، اپنی بیوی کی بدلے اس سے شادی کر لینا سمجھے۔" وہ قہر بھری نظر اس پر ڈالتا باہر کی جانب چل دیا۔

غانیہ حیران و پریشان اس کے ساتھ گھسیٹتی جا رہی تھی شیزہ بازی پلٹنے پر ساکت بیٹھی تھی یکدم اس کا سکتہ ٹوٹا اور وہ بھاگ کر ایاد کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

"اس دو ٹکے کی لڑکی کی خاطر تم مجھے ٹھکرا رہے ہو، شیزہ حمدانی کو، پچھتاؤ گے تم دیکھنا، اوقات ہی کیا ہے اسکی۔"

"جسٹ شٹ اپ۔" ایاد کے تھپڑ نے اسکی اوقات واضح کر دی۔ "ہٹو میرے راستے سے۔" وہ اسے دھکا دیتا روتی مچلتی غانیہ کو بازوؤں میں اٹھا کر باہر کی جانب چل دیا سلطانہ بیگم اسکے پیچھے لپکیں مگر فرجاد نے انہیں راستے میں ہی روک دیا۔

★★★★★★★

"کیوں لائے ہو تم مجھے؟ "غانیہ نے پوچھا۔

مگر وہ آرام سے ڈرائیونگ کرتا رہا۔

"سن کیوں نہیں رہے تم۔" وہ چیخی۔

وہ ایک نظر اس پر ڈال کر مسکرایا اور پھر ڈرائیونگ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"کچھ دیر پہلے تو بہت بول رہے تھے اب کیا منہ سے زبان نکل گئی۔" اس نے اس کے بازو پر ہاتھ مارا۔

"آرام سے بیٹھو۔" وہ دھاڑا وہ سہم کر دروازے سے لگ گئی۔

"اسے کیا ہوا ہے؟" اس نے سوچا۔

ایاد نے گاڑی سائیڈ پر روکی اور سیٹ کی پشت سے سر ٹکا لیا موحد کی ضد میں وہ اسے لے تو آیا تھا پر وہ اسکی بیوی تھی اور اب وہ سوچ رہا تھا وہ کیا کرے۔

"بات سنو۔" غانیہ نے ڈرتے ڈرتے پکارا۔

"ہوں۔" اس نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

"گاڑی کیوں روکی ہے یہاں؟"

"تمہیں یہاں چھوڑ کر جاؤں گا۔" اسے شرارت سوجھی۔

"کیوں؟" وہ اچھل کر سیدھی ہوئی۔

"میری مرضی۔" اس نے کندھے اچکائے۔

"نہیں نہیں پلیز نہیں، انعم کہتی ہے رات کو سڑکوں پر بھوت ہوتے ہیں، مجھے یہاں نہیں چھوڑنا پلیز۔" وہ روہانسی ہوگئی۔

"تو پھر کہاں چھوڑوں؟" اس نے دانتوں تلے زبان دبا کر اپنی ہنسی روکی۔

"واپس چھوڑ آئیں۔" اس نے حل بتایا۔

"تو وہ تمہارا جلاد شوہر تمہیں زندہ جلا دے گا۔" اس نے دانت کچکچائے۔

"کون سا شوہر؟؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"کتنے شوہر ہیں تمہارے؟" ایاد نے اپنا سر پیٹ لیا۔

"ایک بھی نہیں۔" اس نے رونی صورت بنا کر کہا۔

"کیا مطلب؟؟ وہ موحد تمہارا شوہر نہیں؟؟"

"موحد بھائی-- ارے نہیں، شادی تو ابھی ہونی تھی کل اگر آپ نہ لاتے مجھے۔" اس نے ایسے بتایا جیسے اسکا عظیم نقصان ہوا ہو۔

"اوہ تھینک گاڈ-- وہ ریلیکس ہوا۔" پکی بات ہے نا؟"

"ہاں نا اور آپ شکر کیوں کر رہے ہیں؟" اسے غصہ آیا۔

"کچھ نہیں، تمہیں سمجھ نہیں آئے گی کوڑھ مغز۔"

"کس کو کہا کوڑھ مغز--- تم ہوگے کوڑھ مغز--چور ڈاکو لفنگے۔" وہ اس پر جھپٹی۔

"اوہو پاگل، چھوڑو، آرام سے بیٹھو یہاں، نہیں تو ابھی اٹھا کر باہر بھوتوں کے پاس چھوڑ آوں گا۔" اس نے ڈرایا۔

"تم مت تکلیف کرو یہ، میں خود چلی جاتی ہوں، زیادہ سے زیادہ مار ہی دیں گے نا مجھے،،، اچھا ہے مر ہی جاؤں۔" وہ باہر نکلنے لگی۔

ارے نہیں،،، کہاں جا رہی ہو،،، رکو۔" اس نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا۔ "میں بھلا تمہیں مرنے دوں گا۔" یہ کہہ کر وہ تیزی سے گاڑی سٹارٹ کرنے لگا کہیں دوبارہ اسے کوئی دورہ نہ پڑ جائے۔

* * * * * * *

جاری ہے

قسط 13

ایاد اسے لے کر حمزہ کے فلیٹ پر آگیا وہ دو کمروں پر مشتمل ایک چھوٹا مگر خوبصورت فلیٹ تھا، غانیہ فلیٹ کا جائزہ لینے میں مصروف تھی جب اس نے کمرے سے دو لڑکیاں نکلتی دیکھیں۔

یہ کون ہیں دونوں؟" اس نے پلٹ کر ایاد سے پوچھا۔

میری گرل فرینڈز۔" وہ بے نیازی سے بولا۔

کیا؟؟" صدمے سے اسکی آنکھیں پھٹ گئیں۔ "تم یہاں ان کے ساتھ اکیلے رہتے ہو؟"

"ہاں تو" اسنے کندھے اچکائے۔

" بے شرم انسان! مجھے کیوں لے آئے پھر؟"

"گرل فرینڈ بنانے۔" اس نے اسے مزید ستایا۔

"تم۔۔" وہ غصے سے پلٹی اور سائیڈ سے پڑا گلدان اٹھا کر اسے دے مارا وہ تیزی سے پیچھے ہوا۔

"تمہیں تو میں زندہ نہیں چھوڑوں گی"

اس نے چیزیں اٹھا اٹھا کر اسے مارنا شروع کر دیں وہ دونوں حیران پریشان کھڑی تھیں

"اف کیا کر رہی یہ... پاگل..... چھوڑو..... بات سنو"

مگر اس پر کسی چیز کا اثر نہیں ہو رہا تھا۔

"وہ دیکھو تمہارے پیچھے سانپ۔۔" ایاد نے اس کے پیچھے اشارہ کیا۔

وہ چیختی ہوئی بھاگ کر صوفے پر گئی۔

"کہاں.. کہاں؟" وہ ایک ہی جست میں اس تک پہنچا اور اسے بازو سے پکڑ کر نیچے اتارا۔

" بھابھی اسے سنبھالیں اور اسے تیار کر دیں ابھی ہمارا نکاح ہو گا۔"

"یہ کیا کہہ رہے ہو تم ایاد؟" مزنہ حیران ہوئی۔

"میں آپ کو سب کچھ بتادوں گا۔۔" اس نے اشارے سے کچھ سمجھایا۔

" کیوں.. کیوں میں کیوں کروں تم سے شادی؟" غنی مچلی۔

" تمہیں تو تفصیل سے سمجھاؤں گا۔" معنی خیزی سے کہا گیا۔

" نہیں۔۔ نہیں۔۔" وہ انکار میں سر ہلانے لگی۔

" تو کیا تم اس کھڑوس سے کرو گی؟ شادی کچا کھا جائے گا تمہیں اور دیکھ لیا ہے میں نے کسکو کتنا پیار ہے تم سے، کسی کو پرواہ نہیں ہے تمہاری۔" اس نے حقیقت بیان کی۔

غانیہ پھر کچھ نہ بولی، وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا کوئی وہاں اس سے پیار نہیں کرتا تھا اور پھر اس نے خاموشی سے نکاح نامے پر سائن کر دیئے تھے۔

★★★★★★

"شیزہ جلدی سے تیار ہو جاؤ نکاح خواں آتے ہی ہوں گے۔" میمونہ بیگم کمرے میں آ کر بولیں۔

"آپ کو ایک بار کی بات سمجھ نہیں آتی، نہیں کرنی مجھے مؤحد سے شادی۔" اس نے بدتمیزی سے کہا۔

"کیوں نہیں کرنی؟ اگر اس سے نہیں کرنی تو پھر کس سے کرنی ہے؟ خدا کا واسطہ ہے شیزہ، مجھے اور ذلیل مت کرو۔" وہ بے بسی سے بولیں وہ جانتی تھیں اس کے علاوہ کوئی حل نہیں ہے۔

"میں ذلیل کر رہی ہوں آپ کو..؟ نہیں مما... ذلیل تو سلطانہ بیگم نے کروادیا.. ایک بیٹا نہیں قابو آسکا ان سے اور غانیہ اس کو تو میں ایسا سبق سکھاؤں گی یاد رکھے گی۔" اسکے لہجے میں نفرت ہی نفرت تھی۔

"جو بھی ہے اب تمہاری شادی موحد سے ہوگی اور آج ہی ہوگی، سمجھی۔" اور پھر میمونہ بیگم نے کچھ پیار اور کچھ سختی سے نکاح نامے پر دستخط کروا ہی لیے تھے مگر وہ نہیں جانتی تھیں کہ ان کی بیٹی کے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔

★★★★★

"پھر کیا سوچا بھابھی آپ نے؟" ایاد مزنہ کے سامنے بیٹھتا ہوا بولا۔

"کس بارے میں؟" وہ چونکی۔

"گھر واپس جانے کے۔"

"ابھی میں کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہی ہوں، سمجھ نہیں آ رہی کیا کروں میں۔۔ فرجاد،،،،" اس نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

"اففف بھابھی آپ یقین کریں بھیا بہت بدل گئے ہیں آپ ایک بار چلیں تو سہی... اس کے لہجے میں التجا تھی" اپنے عزیز بھائی کی یہ حالت اس سے دیکھی نہ جاتی تھی وہ اس ہی دن مزنہ کو تارا بیگم کے اڈے سے نکال لایا تھا مگر مزنہ کے بے حد اصرار پر اسے گھر کی بجائے فلیٹ پر لے آیا تھا۔

"ابھی نہیں، پلیز مجھے کچھ وقت دو۔" مزنہ کے جواب پر وہ خاموش ہو گیا۔

"ٹھیک ہے، جیسے آپکی مرضی، آپ اچھی طرح سوچ سمجھ لیں پھر فیصلہ کیجئے گا۔غانیہ کہاں ہے؟" اسے اچانک غانیہ کا خیال آیا۔

"وہ کمرے میں ہے.... بہت معصوم لڑکی ہے محبتوں کی ترسی ہوئی، کبھی اکیلے مت چھوڑنا اسے، ٹوٹ جائے گی وہ۔" اس کے لہجے میں دکھ بول رہا تھا جسے سمجھ کے ایاد نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر کمرے میں چلا گیا۔

★★★★★★

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا، شیزہ کو اپنا منتظر پایا وہ کمرے میں ٹہل کر اس کا انتظار کر رہی تھی اسے دیکھتے ہی اس کی طرف آئی۔

"تم نے انکار کیوں نہیں کیا؟ اتنے آرام سے مان کیوں گے؟" اس نے غصے سے کر پوچھا۔

"ہونہہ اس خوش فہمی میں مت رہو کہ میں نے تمہاری محبت میں یہ سب کیا، اب میں اتنا خود غرض بھی نہیں ہوں کہ باپ کے بندھے ہاتھ جھٹک دوں، ورنہ تم جیسی لڑکی میرا آئیڈل کبھی نہ تھی۔" موحد نے لگی لپٹی رکھے بغیر کہا اور واش روم میں گھس گیا وہ تلملا کر رہ گئی۔

★★★★★★

ایاد رات بھر گھر نہیں آیا تھا اور فرہاد کا کچھ پتا نہیں تھا۔اس واقعے کے بعد عباد کے ولیمے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔اس لیے سب اس وقت لاونج میں موجود تھے سلطان صاحب بے حد پریشان تھے۔عباد اور فرجاد بھی سر جھکائے کسی سوچ میں گم تھے۔

"کچھ معلوم ہوا ایاد اور فرہاد کا؟" سلطانہ بیگم نے لاؤنج میں قدم رکھتے ہوئے پوچھا عباد کے نفی میں سر ہلانے پر ان کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچ گیا۔

"ملاؤ فون ایاد کو، گھر بلاؤ اور کہو چھوڑ کر آئے اس حرافہ کو، ہم ایسی بد کردار لڑکی کو کبھی اپنی بہو تسلیم نہیں کریں گے۔" انعم نے چونک کر اپنی ساس کو دیکھا شکل وصورت سے خوبصورت نظر آنے والی عورت کی سوچ کتنی بدصورت تھی۔

"اس میں غنیٰ کا کیا قصور ہے آنٹی؟" اس نے غانیہ کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا اسے غانیہ کے لیے ایسے الفاظ بہت برے لگے تھے۔

"کیوں؟ اس کا قصور کیوں نہیں ہے؟ ایسے ہی تو ایاد نے اتنا بڑا قدم نہیں اٹھالیا، کچھ نہ کچھ ہاتھ اس کا بھی ہے۔" وہ نخوت سے بولیں اسی لمحے ایاد غانیہ کے ساتھ لاؤنج میں داخل ہوا سلطانہ بیگم کی چونکہ اس کی طرف پشت تھی اس لیے وہ اسے نہیں دیکھ سکیں ایاد نے انکی تمام باتیں سن لی تھیں۔

"بھابھی صحیح کہہ رہی ہیں اس میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔" ایاد کی آواز پر سب نے چونک کر اسے دیکھا، سلطان مہراب اسے دیکھتے ہی اس کی طرف بڑھے اور ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر مارا، فرجاد تڑپ کر آگے آیا۔

"بابا پلیز۔۔۔"

"مت روکو مجھے، اتنا کچھ کر کے بھی کس قدر ڈھٹائی سے کھڑا ہے، عزت خاک میں ملادی اس نے۔" وہ چیخ کر بولے تو وہ ان سے بھی زیادہ اونچی آواز میں بولا۔

"کون سی عزت؟ کیسی عزت۔۔۔؟ آپ لوگوں کی عزت تب کہاں تھی جب مزنہ بھابھی اس گھر سے گئیں تھیں، وہ آپ لوگوں کی عزت نہیں تھیں؟ ان کے لیے تو کوئی نہیں تڑپا، کسی نے آواز نہیں اٹھائی، کہاں ہوں گی وہ، کبھی سوچا آپ نے، تو پھر اب کیوں عزت یاد آنے لگی؟" اس نے انہیں آئینہ دکھایا۔

سلطانہ بیگم نے معاملہ گرم دیکھا تو آگے بڑھیں۔

"اس کو کیوں لے آئے ہو؟" انہوں نے ڈری سہمی غانیہ کو حقارت سے دیکھتے ہوئے کہا۔" واپس چھوڑ کر آؤ اس گند کی پوٹلی کو میں اس گھر میں اسے قطعاً برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔"

"آئم سوری مما!! مگر یہ ناممکن ہے، یہ بیوی ہے میری، نکاح کیا میں نے اس سے۔" وہ حتمی لہجے میں بولا۔

"تو کیا ہوا طلاق دے دو، اس جیسی لڑکیاں گھر بسانے کے قابل نہیں ہوتیں، مزنہ کو ہی دیکھ لو بھاگ گئی کسی کے ساتھ۔" اب کے ان کا لہجہ نرم تھا فرجاد کو لگا وقت پیچھے چلا گیا ہو۔ غانیہ کی جگہ مزنہ اور ایاد کی جگہ فرجاد کھڑا ہو مگر فرق اتنا تھا کہ غانیہ کے لیے ایاد مضبوط چٹان ثابت ہو رہا تھا اور فرجاد نے مزنہ کو خود دوزخ میں دھکیل دیا تھا۔

وہ مضبوط قدم اٹھاتا سلطانہ بیگم کے سامنے جا کھڑا ہوا اور اپنے مخصوص ٹھوس لہجے میں بولا۔

"آج تو آپ نے مزنہ کے بارے میں یہ سب کہہ دیا، آج کے بعد اگر آپ نے ایسا ویسا کچھ کہا تو میں بھول جاؤں گا کہ میرا آپ سے کیا رشتہ ہے۔" اس نے آج تک براہ راست سلطانہ بیگم سے بات نہ کی تھی اور آج وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا تھا، ان کی زبان تالو سے چپک گئی۔

"جاؤ غانیہ کو کمرے میں لے جاؤ، یہ اب عزت ہے تمہاری، اگر اس کے ساتھ اس گھر میں کسی قسم کوئی زیادتی

ہوئی تو اس کے زمہ دار تم ہو گے۔" انگلی اٹھا کر ایاد کو وارن کرتا وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔

کمرے میں آ کر وہ صوفے پر ڈھے گیا ایک ایک زخم پھر سے ہرا ہو گیا تھا۔

"پلیز لوٹ آؤ مزنہ، واپس آ جاؤ، دیکھو کتنا بکھر گیا ہوں تمہارے بغیر، اس سے پہلے تمہاری جدائی مجھے ختم کر دے، لوٹ آؤ۔" اب وہ بے آواز رو رہا تھا۔

زندگی پر کتاب لکھوں گا
اس میں سارے حساب لکھوں گا
پیار کو وقت گزاری لکھ کر
چاہتوں کو عذاب لکھوں گا
ہوئی برباد محبت کیسے
کیسے بکھرے ہیں خواب لکھوں گا
اپنی خواہش کا تزکرہ کر کے
اسکا چہرہ گلاب لکھوں گا
میں اس سے جدائی کا سبب
اپنی قسمت خراب لکھوں گا

★★★★★★

PRIME URDU NOVELS

"دیکھا تم نے، سب کتنا غلط کہہ رہے تھے مجھے، یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا۔" غانیہ نے کمرے میں آتے ہی شکوہ کیا وہ کچھ دیر خاموشی سے اسے دیکھتا رہا پھر اسے کندھوں سے پکڑ کر اپنے پاس بٹھالیا۔

"پریشان نہ ہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

"کیسے ٹھیک ہو گا سب، مجھے پتا ہے کچھ ٹھیک نہیں ہو گا۔" اس نے رخ موڑ لیا۔

"افوہ میں ہوں نا تمہارے ساتھ، میرے ہوتے کیا ٹینشن،، ریلکس رہو، بس مما سے دور رہنا.... اچھا۔"

غانیہ نے نا سمجھ کر اچھے بچوں کی طرح سر ہلا دیا اس نے مسکرا کر اسے خود سے لگا لیا۔

★★★★★★

وقت کا کام ہے گزرنا، اچھا ہو یا برا گزر ہی جاتا ہے۔

مؤحد نے بھی شادی کے بعد خود کو بہت مصروف کر لیا تھا وہ رات گئے گھر آتا تھا مما کی زبانی اسے معلوم ہوا تھا کہ شیزہ سارا دن اپنی ممی کے گھر گزارتی ہے اس نے بھی خاص نوٹس نہ لیا۔ وہ خود بھی اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔

اس دوران انعم اور عباد ایک بار آئے تھے جنہیں دیکھتے ہی شیزہ نے کافی بدتمیزی کا مظاہرہ کیا۔ وہ بدلحاظ اور منہ پھٹ ہو گئی تھی صوفیہ بیگم اور ریحان صاحب سے تو بات ہی نہیں کرتی تھی۔ مؤحد رات گیارہ بجے گھر آیا تو صوفیہ بیگم اور ریحان صاحب کو لاؤنج میں بیٹھے پایا وہ حیران ہوتا ان کے پاس بیٹھ گیا۔

" کیا ہوا؟ آپ لوگ اب تک جاگ رہے ہیں"

"ہاں بیٹا وہ،، شیزہ ابھی تک گھر نہیں آئی۔" صوفیہ بیگم نے پریشانی سے بتایا۔

"اپنی مما کی طرف ہو گی۔" اس نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔"

" نہیں وہ تو وہاں گئی ہی نہیں۔ "صوفیہ بیگم ہولے سے بولیں۔" خدانخواستہ کسی مصیبت میں نہ ہو، آج کل کے حالات بھی بہت خراب ہیں۔" اسی لمحے شیزہ لڑکھراتے ہوئے گھر میں داخل ہوئی صوفیہ بیگم اس کی طرف بڑھیں۔

" ۔بیٹا کہاں رہ گئی تھی تم؟ اتنی دیر لگا دی"

"کیوں -- آپ -- سے -- کس -- نے -- کہا میری -- چوکیداری کریں۔ " وہ لڑکھڑا کر کہتی صوفے پر گر گئی، وہ نشے میں تھی اس کی حالت دیکھ کر تینوں نفوس ساکت رہ گئے۔

"کیا بکواس کر رہی ہو،، بند کرو اپنی بکواس اور سیدھی طرح بتاؤ کہاں سے آ رہی ہو؟"موحد غصے سے اسکی طرف بڑھا اور بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا۔

"کیوں.... کیا.. کہا میں....نے. میں اپنی.... زندگی..... خود جیتی ہوں تم.... لوگ کون.... ہوتے ہو سوال جواب کرنے والے۔"

موحد کے تھپڑ نے اس کے حواس بیدار کر دیئے سارا نشہ ہرن ہو گیا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی گھٹیا انسان۔۔"وہ چیخی۔

"جسٹ شٹ اپ گیٹ لاسٹ فرام ہیئر۔۔میں تم جیسی بد کردار لڑکی پر تھوکنا پسند نہیں کرتا۔"موحد کی برداشت جواب دے گئی تھی۔

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

"بیٹا آرام سے۔۔"صوفیہ بیگم نے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا۔

" نہیں مما! بہت ہو گیا، بس، اس سے زیادہ میں برداشت نہیں کر سکتا۔"

"میں بھی تم جیسے انسان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، غانیہ جیسی تھرڈ کلاس لڑکی ہی تمہیں سوٹ کرتی ہے۔" کہتے ہی وہ باہر نکل گئی ریحان صاحب اپنا سر تھام کر وہیں بیٹھ گئے آج انہیں اپنی جلد بازی پر افسوس ہو رہا تھا۔

★★★★★★

غانیہ ایاد کے ساتھ ایڈجسٹ ہو گئی تھی، وہ نرم دل کی تھی، بہت جلد بات بھول جاتی تھی۔ ایاد اسے روز کہیں نہ کہیں گھمانے لے جاتا، ایاد کی اتنی محبت پا کر وہ بہت خوش تھی۔ ایاد اسے ہر طرح سے خوش رکھنے کی کوشش کرتا تھا مگر اسے تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا تھا۔ اکثر اس کے تنگ کرنے پر وہ روہانسی ہو جاتی۔

سلطانہ بیگم سے دوبارہ اس کی ملاقات نہ ہوئی تھی کیونکہ ناشتہ وہ لوگ اپنے کمرے میں کرتے تھے اور باقی سارا دن گھر سے باہر۔۔

آج بہت دن بعد وہ گھر پر تھے عباد اور انعم ہنی مون کے لیے مری جا رہے تھے۔ دروازے پر دستک ہوئی تو غانیہ نے دروازہ کھولا اور انعم کو دیکھ کر بے ساختہ اس کے گلے لگ گئی۔

"ارے ارے اندر تو آنے دو۔" انعم ہنس کر بولی۔

"ہاں ہاں آؤ نا۔" وہ الگ ہو کر اسے اندر لے آئی۔ "

"ہم لوگ مری جا رہے تھے تو سوچا تمہیں مل آؤں۔" انعم نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"بہت اچھا کیا، تم مجھ سے ناراض تو نہیں ہونا؟" غانیہ نے اس کے برابر بیٹھے ہوئے کہا۔ "میں کیوں ناراض ہوں گی تم سے؟ تم نے تو کچھ کیا ہی نہیں۔"

"ہاں جی جو کیا ہے وہ میں نے ہی تو کیا ہے۔" ایاد واش روم سے نکلتے ہوئے بولا اس کی بات پر انعم بے ساختہ مسکرائی۔

"ہاں بالکل سارا قصور آپ کا ہے۔"

"یہ کیا ہے؟" ایاد نے ناول اٹھاتے ہوئے بولا۔"

"آپکے کام کا نہیں ہے یہ مجھے دیں۔" غانیہ اٹھ کر اس سے ناول چھیننے لگی۔

"جب میرے کام کا نہیں تو تمہارے کا کیسے ہو سکتا ہے۔" وہ اب صفحے پھاڑنے لگا۔

"یہ... کیا کر رہے ہیں آپ تھوڑا سا رہ گیا ہے-- ایاد--" اب وہ دونوں ایک دوسرے کے آگے پیچھے بھاگ رہے تھے انعم مسکرا کر باہر نکل آئی۔

ایاد نے آدھے سے زیادہ ناول پھاڑ دیا تھا اسے بری طرح رونا آیا۔ وہ پاؤں پٹختی لاؤنج میں آ کر بیٹھ گئی، فرجاد کی نظر اس پر پڑی تو وہ اسے روتا دیکھ کر اس کے پاس آیا۔

" "ارے گڑیا! کیا ہوا؟ رو کیوں رہی ہو؟"

"کچھ نہیں بس ویسے ہی۔" اس نے جلدی سے آنسو صاف کیے۔

" نہیں نہیں بتاؤ مجھے شاباش، کسی نے کچھ کہا ہے؟"

"نہیں۔" اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"ایاد نے۔۔؟" فرجاد نے اندازہ لگایا۔

"جی۔"

" کیا کہا ہے؟"

"انہوں نے میرا ناول پھاڑ دیا ہے۔" یہ کہہ کر وہ پھر رونے لگ گئی اس کی بات پر اس نے گہرا سانس بھرا، وہ تو پتا نہیں کیا سمجھ بیٹھا تھا۔

"میں اسکے کان کھینچوں گا تم رو مت، چپ کرو شاباش۔" وہ اس کے آنسو صاف کرنے لگا۔ "میں صرف اس کا نہیں تمہارا بھی بھائی ہوں، اگر کوئی کچھ بھی کہے تو مجھے بتانا... ہوں۔۔"

بھائی۔۔؟" وہ چونکی۔"

" "ہاں کیوں کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں، وہ میرا کوئی بھائی نہیں ہے نا۔" وہ معصومیت سے بولی۔

"میں تو ہوں نا۔۔" اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔"

"گڑیو نہی ہنستی رہا کرو، آج کے بعد بالکل مت رونا، چلو میں ایاد جی خبر لوں، اس نے میری بہن کو تنگ کیوں کیا ۔" وہ اسے لیے کمرے کی طرف چل دیا۔

★★★★★★

"غنی غنی" انعم نے اسے پکارا جو لان میں بیٹھی تھی وہ مڑ کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

"احد کا فون ہے تم سے بات کرنا چاہ رہا ہے۔" انعم نے موبائل اسکی طرف بڑھایا۔

"کیوں؟" غانیہ نے تیوری چڑھائی۔

"مجھے کیا پتا، خود پوچھ لو۔" انعم حیران ہوتے بولی۔

"مجھے نہیں کرنی بات، کہہ دو اس سے۔" وہ غصے سے کہتی اندر چلی گئی انعم بے یقینی سے اسے جاتا دیکھتی رہی۔

"یہ غنی ہی تھی۔۔؟" وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جاری ہے

PRIME URDU NOVELS

ناول "یہ کھیل قسمت کے"
پرائم اردو ناولز
PRIME URDU NOVELS
PRIME URDU NOVELS
از "فریحہ چوہدری"

آخری قسط

فرہاد گھر میں داخل ہوا تو ایاد لاؤنج میں بیٹھا تھا فرہاد کے بازو اور ٹانگ پر پٹیاں تھیں سر پر بھی زخم تھا ایاد تیزی سے اٹھ کر اس تک پہنچا۔

"بھائی کہاں تھے آپ اور یہ کیا ہوا؟؟" ایاد اسے سہارا دے کر صوفے تک لایا۔

"گھر میں سب ٹھیک ہے نا؟" فرہاد نے اسکے سوال کو نظر انداز کیا۔

"ہاں سب ٹھیک ہے، آپ بتائیں کیا ہوا ہے آپ کو؟" اسنے بے قراری سے پوچھا۔

"بتاتا ہوں، جو پوچھا ہے وہ بتاؤ۔ "ایاد سمجھ گیا وہ کیا پوچھنا چاہ رہا ہے۔

"عباد بھیا کی شادی ہوگئی ہے آپ کی نہیں ہوئی اور میری بھی ہوگئی۔" آخر میں وہ شرارت سے بولا۔

"تمہاری؟؟؟ وہ کیسے؟؟؟" وہ حیران ہوا۔

"بتاتا ہوں، پہلے آپ بتائیں کہاں تھے مگر نہیں نہیں میں بابا اور بھیا کو بلا کر لاتا ہوں آپ کی کلاس لیں۔" وہ اٹھ کر بھاگا تھوری دیر میں سب وہاں جمع تھے مہراب صاحب جو اسکی کلاس لینے کا ارادہ رکھتے تھے مگر اس کی حالت دیکھ کر چپ ہوگئے۔ غانیہ آئی تو لاؤنج میں سب موجود تھے انعم اور عباد بھی وہیں تھے۔

"یہ لوگ مری نہیں گئے؟" وہ حیران ہوتی آگے بڑھی اچانک اس کی نظر فرہاد پر پڑی وہ اسے پہچاننے کی کوشش کرنے لگی۔

"آؤ غانیہ بیٹھو یہ فرہاد بھائی ہیں۔" انعم نے اسے پکڑ کر پاس بٹھایا سلطانہ بیگم نے اس سے دیکھ کر نفرت سے منہ پھیر لیا۔

"آہاں مجھے یاد آ گیا یہ وہی ہیں جو مہندی پر شیزہ کے ساتھ بیٹھے تھے۔" غانیہ نے یاد کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں بالکل یہ وہی ہیں اور فرہاد بھائی یہ ہیں مسز غانیہ ایاد۔" ایاد نے مسکراتے ہوئے تعارف کروایا۔

" اچھا یہ بتاؤ یہ سب کیسے ہوا؟" سلطانہ بیگم نے اکتا کر موضوع بدلا۔

"ماموں جی کی بدولت۔" فرہاد نے تلخی سے کہا۔

"کیا مطلب؟" مہراب صاحب سیدھے ہو بیٹھے۔

"ماموں جی نے کروایا ہے یہ سب، میں اس دن شاپنگ کر کے گھر آ رہا تھا جب ان کے آدمی مجھے زبردستی اپنے ساتھ لے گے علی داد کی ہی بدولت میں آج زندہ یہاں موجود ہوں۔" اس نے خاص ملازم کا نام لیا۔

"جھوٹ ہے یہ، میں نہیں مانتی۔" سلطانہ بیگم کو یقین نہیں آیا۔

"آپ کو اپنی اولاد پر اعتبار نہیں کیا مما؟" ایاد نے لب بھینچ کر پوچھا۔

"بہت مہنگی پڑے گی شیر علی خان کو یہ دشمنی۔" سلطان مہراب غصے سے کھڑے ہو گئے۔

"بابا پلیز چھوڑ دیں نقصان تو ہمارا ہی ہو گا ختم کر دیں اس بات کو۔" فرہاد نے انہیں سمجھایا

"یہ سب اسکی وجہ سے ہو رہا ہے نہ یہ طلاق دیتا نہ بھائی جان اس حد تک جاتے۔" سلطانہ بیگم فرجاد کو دیکھ کر غصے سے بولیں۔

"ثمانہ کے رنگ ڈھنگ ہی نہ تھے گھر بسانے والے۔ ""

"تم بلاوجہ بات کو بڑھا رہی ہو۔ "سلطان مہراب نے اشارے سے انہیں چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

"ٹھیک ہے طلاق میں نے دی ہے نا تو مجھ سے بدلا لیں، فرہاد کا کیا قصور ہے؟ "فرجاد بھی طیش میں آگیا تھا سلطانہ بیگم سر جھٹک کر کمرے میں چلی گئیں۔

"یہ آنٹی کتنے غصے والی ہیں نا؟ " اغانیہ نے انعم کے کان میں سرگوشی کی۔ "

"شش چپ۔ " انعم نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

عباد نے اس کی سرگوشی سن لی تھی اس نے مسکرا کر غانیہ کو دیکھا تو وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی۔

★★★★★★

مؤحد آفس کے سلسلے میں حیدر آباد آیا ہوا تھا وہ میٹنگ اٹینڈ کر کے آفس سے باہر نکل رہا تھا جب کوئی زور سے اس سے ٹکرایا جو نہی اسکی نظر سامنے والے پر پڑی وہ اپنی جگہ جم گیا مقابل کی حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی۔

"صائمہ "اسکے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

" موحد... تم یہاں "

"کیسی ہو؟ "وہ اب کے سنبھل کر بولا

" اچھی ہوں، تمہارے سامنے ہوں "

"یہاں کیا کر رہی ہو؟ " اسنے ادھر اُدھر دیکھ کر پوچھا

" یہاں جاب کرتی ہوں "

"مگر تمہاری تو شادی ہو گئی تھی نا؟" وہ حیران ہوتا بولا۔

"میرا خیال ہے اب ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں۔" اسنے بات ختم کرنی چاہی۔

"کیوں فائدہ نہیں؟ میں تو آج بھی وہیں کھڑا ہوں راستہ تو تم نے بدلا تھا۔" اسکا لہجہ نہ چاہتے ہوئے بھی تلخ ہو گیا۔

"کیا مطلب؟ تم نے شادی نہیں کی؟" اب کے حیران ہونے کی باری صائمہ کی تھی

"آؤ کہیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں" وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر نکل گیا۔

★★★★★★

ایاد حمزہ کے ساتھ لنچ کرنے ریسٹورنٹ آیا تھا وہ لنچ کر کے جو نہی اٹھا اسے اپنے پیچھے نسوانی آواز سنائی دی وہ حیران ہو کر پلٹا سامنے شیزہ کھڑی تھی۔

""تم یہاں؟"

"ہاں مجھے تم سے اکیلے میں کچھ ضروری بات کرنی ہے۔" وہ حمزہ کو دیکھ کر بولی۔

"سوری اتنا فالتو ٹائم نہیں ہے میرے پاس۔" اسنے تلخی سے کہا اور جانے لگا۔

"پلیز ایک بار۔" اس کے لہجے میں التجا تھی۔

"اچھا میں چلتا ہوں بعد میں ملاقات ہو گی۔" حمزہ انہیں اکیلا چھوڑ کر باہر نکل گیا وہ گہری سانس بھرتا دوبارہ بیٹھ گیا۔

"ہاں کہو جلدی۔"

"ثمانہ کے رنگ ڈھنگ ہی نہ تھے گھر بسانے والے۔""

"تم بلاوجہ بات کو بڑھا رہی ہو۔"سلطان مہراب نے اشارے سے انہیں چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

"ٹھیک ہے طلاق میں نے دی ہے نا تو مجھ سے بدلا لیں، فرہاد کا کیا قصور ہے؟"فرجاد بھی طیش میں آگیا تھا سلطانہ بیگم سر جھٹک کر کمرے میں چلی گئیں۔

"یہ آنٹی کتنے غصے والی ہیں نا؟" اغانیہ نے انعم کے کان میں سرگوشی کی۔ "

"شش چپ۔" انعم نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

عباد نے اس کی سرگوشی سن لی تھی اس نے مسکرا کر غانیہ کو دیکھا تو وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی۔

★★★★★★

موحد آفس کے سلسلے میں حیدر آباد آیا ہوا تھا وہ میٹنگ اٹینڈ کر کے آفس سے باہر نکل رہا تھا جب کوئی زور سے اس سے ٹکرایا جونہی اسکی نظر سامنے والے پر پڑی وہ اپنی جگہ جم گیا مقابل کی حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی۔

"صائمہ "اسکے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

" موحد... تم یہاں "

"کیسی ہو؟"وہ اب کے سنبھل کر بولا

" اچھی ہوں، تمہارے سامنے ہوں "

"یہاں کیا کر رہی ہو؟" اسنے ادھر اُدھر دیکھ کر پوچھا

" یہاں جاب کرتی ہوں "

"مگر تمہاری تو شادی ہو گئی تھی نا؟" وہ حیران ہوتا بولا۔

"میرا خیال ہے اب ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں۔" اسنے بات ختم کرنی چاہی۔

"کیوں فائدہ نہیں؟ میں تو آج بھی وہیں کھڑا ہوں راستہ تو تم نے بدلا تھا۔" اسکا لہجہ نہ چاہتے ہوئے بھی تلخ ہو گیا۔

"کیا مطلب؟ تم نے شادی نہیں کی؟" اب کے حیران ہونے کی باری صائمہ کی تھی

"آؤ کہیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں" وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر نکل گیا۔

★★★★★★

ایاد حمزہ کے ساتھ لنچ کرنے ریسٹورنٹ آیا تھا وہ لنچ کر کے جونہی اٹھا اسے اپنے پیچھے نسوانی آواز سنائی دی وہ حیران ہو کر پلٹا سامنے شیزہ کھڑی تھی۔

""تم یہاں؟"

"ہاں مجھے تم سے اکیلے میں کچھ ضروری بات کرنی ہے۔" وہ حمزہ کو دیکھ کر بولی۔

"سوری اتنا فالتو ٹائم نہیں ہے میرے پاس۔" اسنے تلخی سے کہا اور جانے لگا۔

"پلیز ایک بار۔" اس کے لہجے میں التجا تھی۔

"اچھا میں چلتا ہوں بعد میں ملاقات ہو گی۔" حمزہ انہیں اکیلا چھوڑ کر باہر نکل گیا وہ گہری سانس بھرتا دوبارہ بیٹھ گیا۔

"ہاں کہو جلدی۔"

★★★★★

"ایاد کیا کہہ رہا ہے؟" انعم نے غنی سے پوچھا

"وہ کہہ رہے ہیں میں میٹنگ میں ہوں تھوڑی دیر میں آؤں گا۔" غنی نے سیل آف کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا چلو آؤ، اتنی دیر ہم لنچ کرتے ہیں۔" وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر ریسٹورنٹ کی طرف بڑھ گئی جونہی وہ لوگ اندر داخل ہوئے دونوں کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

"یہ ایاد..... شیزہ---" غانیہ لڑکھڑائی انعم نے اسے پکڑ کر گرنے سے بچایا وہ تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھ گئی۔

"رکو غنی" انعم اسکے پیچھے بھاگی۔

"کیا کمی ہے مجھ میں....؟ ہاں... بولو کیا غانیہ مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے بتاؤ۔" شیزہ نے ایاد کا ہاتھ پکڑنا چاہا۔

"ہاتھ مت لگانا۔" غانیہ کی آواز پر دونوں اچھلے۔"

"غانی" ایاد تیزی سے اٹھا۔

"تم مجھ سے جھوٹ بول رہے تھے ہاں"

"اور تم اب کہاں گئی تمہاری غیرت؟ مجھ پر تو تم دونوں ماں بیٹی نے اتنا گھٹیا الزام لگایا اور خود کیا کر رہی ہو تم اب ہاں؟" وہ چیخ کر بولی لوگ بھی اب انکی طرف متوجہ ہو چکے تھے

"آہستہ بولو غانیہ۔" ایاد نے اسے خاموش کروانا چاہا۔

"کیوں بولوں آہستہ جاؤ" وہ مزید بھڑکی۔" دفعہ ہو جاؤ میں کسی کو اپنے حق پر ڈاکا ڈالنے نہیں دوں گی سمجھی۔" اس نے شیزہ کو دھکا دیا اور اسکے بال پکڑ کر کھینچے۔

"پلیز غانیہ بات سنو چھوڑواسے غانیہ۔" ایاد نے اسکے بال چھڑوائے۔

"چڑیل ہے یہ، مجھے خوش نہیں دیکھ سکتی یہ۔" وہ روتے ہوئے بھاگ کر باہر نکل گئی ایاد اسکے پیچھے لپکا شیزہ ساکت کھڑی تھی وہ غانیہ جسے بولنا نہیں آتا تھا اب کیسے اسے سب کے سامنے ذلیل کر گئی تھی بات بات پر رونے والی ڈرپوک سی غانیہ کا یہ جنونی روپ اس نے پہلی بار دیکھا تھا انعم نے تاسف سے اسے دیکھا اور بغیر کچھ کہے واپس مڑ گئی۔

★★★★★★

"غانیہ پلیز میری بات سنو۔" ایاد نے اسکا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف موڑا وہ ابھی تک رو رہی تھی۔

"ہاتھ مت لگائیں مجھے یہ ہی کرنا تھا تو کیوں لائے تھے مجھے وہیں رہنے دیتے۔" وہ اسکے ہاتھ جھٹک کر بولی۔

"اف یار کچھ نہیں کیا میں نے یار تم جانتی ہو میں صرف تم سے پیار کرتا ہوں" اسنے صفائی دینی چاہی۔

"جھوٹ بولتے ہیں آپ۔" وہ چیخی

"ادھر دیکھو میری طرف، میری آنکھوں میں دیکھو، کیا میں جھوٹا لگتا ہوں؟ کیا کوئی کمی ہے میرے پیار میں...؟ہوں" اسنے نفی میں سر ہلایا۔

"لیکن شیزہ "

"وہ کچھ بھی نہیں ہے وہ میرے لیے تم ہو میرا سب کچھ۔۔" ایاد نے اسے کندھوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا۔

السلام علیکم

ہمیں اپنے بلاگز (ویب سائیٹ) FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور پیج پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

"چلو معاف کر دو نا اب۔ "وہ منانے لگا

"نہیں" اسنے نفی میں گردن ہلائی

"کیوں" وہ حیران ہوا۔

"میں بدلہ لوں گی" وہ آنسو صاف کرنے لگی۔

"اچھا کونسا؟" وہ مبہم سا مسکرایا۔

"میں کیوں بتاؤں"

"چلو مت بتاو مگر ناراضگی ختم کر دو دیکھو کان پکڑ لیے۔" اسنے کانوں کو ہاتھ لگایا

وہ روتے روتے ہنس دی اسنے بے اختیار اسے گلے سے لگالیا۔

★★★★★★

"بھیا میں آجاؤں؟" غانیہ نے فرجاد کے کمرے میں جھانک کر پوچھا۔

ہاں آجاؤ گڑیا آؤ بیٹھو خیریت ہے نا؟" فرجاد نے نرم لہجے میں پوچھا

"ہاں وہ،،، وہ" ہچکچائی

"ہاں ہاں بولو "

"مجھے آپکو کچھ بتانا ہے مزنہ بھابھی کے بارے میں۔ "وہ حیران ہوتا اسکے سامنے آبیٹھا" مزنہ کے بارے میں،،

ہاں بتاؤ۔"

"وہ ایاد کے پاس ہیں۔" اس نے دھماکا کیا۔

"کیا!!!!!" وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔

"نہیں ایسا ہوتا تو وہ مجھے بتاتا تمہیں غلط فہمی ہوئی ہو گی۔" اسے یقین نہ آیا آتا بھی کیسے بات ہی ایسی تھی۔

"آپ کو نہیں پتا انہوں نے مجھے خود بتایا تھا کہ وہ آپ سے ناراض ہیں اس لیے وہ آپ سے چھپی ہوئی ہیں۔" اس نے سرگوشی کے انداز میں بتایا۔

"تو تم مجھے اب بتا رہی ہو.....ہوں" فرجاد نے اسے گھورا۔

"وہ میں نے بدلہ لینا تھا نا۔۔" مگر وہ اسکی بات سنے بغیر باہر نکل گیا۔

★★★★★★

"یہ کیا سن رہا ہوں میں؟" فرجاد اسکے سر پر آکر دھاڑا۔

"کیا بھیا؟" وہ جو سویا ہوا تھا فرجاد کے دھاڑنے پر جلدی سے اٹھا۔

"مزنہ کہاں ہے؟" اسنے سیدھا پوچھا۔

"کہ.. کیا مطلب؟" وہ گڑبڑایا۔

"مطلب تم جانتے ہو۔۔" اسنے جانچتی نگاہوں سے اسکا جائزہ لیا۔

"نہیں تو، مجھے کیا پتا۔" وہ مکرا۔

"تم مجھ سے بھی باتیں چھپاتے ہو آئی کانٹ بلیو۔" فرجاد نے افسوس سے کہا۔

"آپکو کس نے بتایا؟" وہ ہار مانتے ہوئے بولا۔

"تمہیں کیا لگا تم نہیں بتاؤ گے تو مجھے پتا نہیں لگے گا"

"اففففف" وہ ریلکس انداز میں بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا پھر بات سمجھ کر اچھل کر بیڈ سے اترا۔

"غانیہ کی بچی۔۔" اسنے دانت کچکچائے۔

"اس کا کوئی قصور نہیں۔۔" فرجاد نے اسکا دفاع کیا۔

"یہ ہی بچیں رہ گیا تھا دنیا میں جس سے مجھے محبت ہونی تھی۔" وہ بے چارگی سے بولا۔

"آئیں لے کر چلتا ہوں میں آپکو مزنہ بھابھی کے پاس۔" فرجاد کے مسلسل گھورنے پر وہ فوراً جانے کو تیار ہوا۔

مگر اسنے جونہی دروازہ کھولا کان لگا کر سنتی غانیہ دھڑام سے اسکے قدموں میں آگری

وہ جلدی سے اٹھی اور گھبرا کر باہر کو بھاگ گئی نہ چاہتے ہوئے بھی ایاد کے لبوں پر ہنسی آگئی۔

☆☆☆☆☆

"ہوں.... یہ تو بہت غلط ہوا، تم غانیہ سے نہیں ملے دوبارہ؟" صائمہ نے مؤحد کی پوری بات سن کر کہا۔

" نہیں "

" ؟کیوں...؟اور شیزہ کے بارے میں کیا سوچا تم نے"

"میں اس کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔" وہ خاموش ہو گئی۔ "

"تم نے اپنے بارے میں نہیں بتایا۔" موحد نے اسے بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" ۔میں نے شادی نہیں کی"

" واٹ ؟؟ مگر تمہاری مما نے تو کہا تھا کہ۔۔۔"

"ہاں انہوں نے بہت زور دیا مگر میں نہیں مانی اور یہاں الگ فلیٹ لے کر رہنے لگی ہوں تب سے یہیں جاب کر رہی ہوں۔"" اس نے حقیقت بتائی۔

"تم نے مجھ سے رابطہ کیوں نہیں کیا؟؟"

"مجھے لگا تم اپنی زندگی میں مگن ہوگے میں نہیں چاہتی تھی کہ تمہاری زندگی میں آکر تمہیں ڈسٹرب کروں۔" وہ صاف گوئی سے بولی۔

"بالکل غلط سوچا تم نے ،میں ایک لمحہ تمہیں نہیں بھولا، تم نے تین سال ضائع کر دیئے اپنے بھی اور میرے بھی ،میں آج ہی مما سے بات کرتا ہوں اور اب میں تمہاری ایک نہیں سنوں گا سمجھی۔" موحد نے خفگی سے کہا۔

"لیکن---" اسنے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا مگر موحد نے درمیان میں ہی ٹوک دیا۔

"لیکن ویکن کچھ نہیں، بس بہت سہہ لی جدائی، اب مزید نہیں سہہ سکتا۔" وہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

★★★★★

صائمہ موحد کی کلاس فیلو تھی۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے موحد کو تین سال کے لیے ابروڈ جانا تھا۔ اس لیے وہ چاہتا تھا کہ جانے سے پہلے صائمہ کا اس کے ساتھ نکاح ہو جائے۔ صوفیہ بیگم اور ریحان صاحب نے اسکی خواہش کا احترام کیا تھا مگر صائمہ کے گھر والوں کی طرف سے یہ کہہ کر انکار کر دیا گیا کہ وہ بچپن سے اپنے کزن کے ساتھ منسوب ہے۔ موحد کے لیے یہ کسی شاک سے کم نہ تھا وہ اسکے گھر بھی گیا تھا مگر وہ لوگ وہاں سے کہیں اور شفٹ ہو گئے تھے۔ یہ سب ہونے کے بعد بھی وہ اسے بھول نہیں سکا تھا، ہمیشہ اسکے انتظار میں رہا اور وقت نے ثابت کر دیا کہ اسکا انتظار ایگاں نہیں گیا۔

دوسری بار بھی ہوتی... تو تمہی سے ہوتی....

میں جو بالفرض... محبت کو دوبارہ کرتا....

★★★★★★★★★★★★★★★★★

شیزہ اس دن کے بعد واپس نہیں آئی تھی، نہ ہی موحد اسے لانا چاہتا تھا۔ ریحان صاحب اور صوفیہ بیگم آج میمونہ بیگم کی طرف آئے تھے وہ چاہتے تھے کہ مل بیٹھ کر اس مسئلے کا حل ڈھونڈا جائے وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے لاؤنج میں بیٹھے ان کا انتظار کر رہے تھے وہ دو بار ملازم سے بھی پوچھ چکے تھے "وہ آ رہی ہیں" کہہ کر چلا جاتا اس قدر تزلیل پر انہیں غصہ تو بہت آیا مگر چپ کر گئے۔

"سوری بھائی صاحب! آپ کو انتظار کرنا پڑا ایک بہت ضروری کال آ گئی تھی۔" میمونہ بیگم آتے ہی بولیں۔

"کوئی بات نہیں" صوفیہ بیگم غصہ پی کر بولیں۔

"کہیے کیسے آنا ہوا؟؟"

"شیزہ اتنے دنوں سے آپکی طرف ہے آپ نے پوچھا نہیں اس سے کہ وہ اپنے گھر کیوں نہیں جاتیں؟" ریحان صاحب رسان سے بولے۔

"اپنا گھر؟ کون سا اپنا گھر؟ جہاں سے اسے آدھی رات کو بے عزت کر کے نکال دیا گیا؟" وہ لگی لپٹی رکھے بغیر بولیں۔

"اس سب میں قصور بھی صرف اس کا تھا۔" ریحان صاحب بھی تلخ ہوئے۔

"کیا قصور تھا اس کا؟ موحد نے اس پر ہاتھ اٹھایا اور آپ کھڑے دیکھتے رہے، وہ اب اسی صورت دوبارہ اس گھر میں جائے گی جب موحد اس سے معافی مانگے گا۔" یہ کہہ کر وہ کچھ سنے بغیر کمرے سے چلی گئیں وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے۔

★★★★★★★★★★★★★★★★

ڈور بیل بجنے پر مزنہ نے دروازہ کھولا مگر جونہی اسنے سامنے دیکھا اسکی اوپر کی سانس اوپر رہ گئی سامنے فرجاد کھڑا تھا وہ بھاگ کر اندر چلی گئی۔

"مزنہ میری بات سنو" فرجاد اسکے پیچھے گیا اور اسکا بازو پکڑ کر اسکا رخ اپنی طرف کیا۔

"کیوں آئے ہیں آپ یہاں؟" اسکی آنکھوں میں آنسو تھے فرجاد تڑپ گیا۔

"اونہوں بہت رو لیا، اب بس۔" وہ اسکے آنسو صاف کرتے بولا۔ "میں جانتا ہوں میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا، میں تو شاید معافی کے بھی لائق نہیں، لیکن یہ سچ ہے کہ تمہارے بعد مجھے معلوم ہوا کتنی محبت ہے تم سے، میں مجرم ہوں تمہارا، چاہے تو معاف کر دو، چاہے تو ٹھکرا دو۔" وہ سر جھکائے کھڑا تھا۔

مزنہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا کتنا بدلا بدلا لگ رہا تھا وہ ایک پل لگا تھا اسے فیصلہ کرنے میں۔

"مجھے آپ سے کوئی گلہ نہیں۔" وہ مضبوط لہجے میں بولی۔

"تم بہت اچھی ہو مزنہ!!! آئی ریئلی لو یو۔" وہ فرطِ جذبات سے اسکی طرف بڑھا عین اسی لمحے اسکی جیب میں پڑا موبائل بج اٹھا اسنے نمبر دیکھا ایاد کا تھا جو نیچے کھڑا ان دونوں کا انتظار کر رہا تھا۔

"افوہ ایک تو یہ لڑکا۔" وہ کال کاٹتا ہوا بولا۔

"کون ہے؟" مزنہ نے پوچھا۔ "

"ایاد ہے ہمارا انتظار کر رہا ہے۔" وہ آگے بڑھا اور اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھا کر بولا۔ "میں تمھیں لینے آیا ہوں، اس وعدے کے ساتھ کہ اب کبھی تمھارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہونے دوں گا، سب بھلا کر ایک نئی زندگی شروع کرتے ہیں، چلوگی میرے ساتھ؟" مزنہ کچھ دیر اسکی آنکھوں میں دیکھتی رہی پھر ہولے سے سر ہلا کر اپنا ہاتھ اسکے مضبوط ہاتھ میں دے دی۔ ا

★★★★★★★★★★★★★★★

ایاد کے جانے بعد غانیہ کمرے میں چلی آئی وہ بور رہی تھی انعم اور عباد مری گئے ہوئے تھے گھر پہ سلطانہ بیگم کے سوا کوئی نہ تھا۔ اس نے اپنا سوٹ نکالا اور واش روم میں جانے کے لیے مڑی جب اسکے کمرے کا دروازہ کھلا اور سلطانہ بیگم اندر آئیں وہ تو حیران رہ گئی

"آنٹی... آپ... یہاں۔۔" وہ ہکلا کر بولی۔

"کیوں؟ میں نہیں آسکتی کیا؟ میرے بیٹے کا کمرہ ہے، جب دل چاہے آؤں۔" وہ طنزاً بولیں۔

وہ چلتی ہوئی اسکے سامنے آکر کھڑی ہوگئیں

"کتنے پیسے لوگی میرے بیٹے کا پیچھا چھوڑنے کے؟"

"جج جی۔" وہ نا سمجھی سے انکا منہ تکنے لگی۔

" سمجھ نہیں آتا کیا تمھیں....؟ کبھی خود کو دیکھا ہے شیشے میں؟ ارے کہاں میرا ہیرے جیسا بیٹا اور کہاں تم.. بہتر یہ ہے خاموشی سے میرے بیٹے کی زندگی سے نکل جاؤ، جتنے پیسے کہوگی اتنے دے دوں گی۔ "

اسے تو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا جواب دے۔

" آنٹی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں"

"جتنی جلدی اپنی اپنی اصلیت پر آجاؤ گی تمہارا ہی فائدہ ہے ورنہ تمہیں اس گھر سے نکالنا میرے لیے مشکل نہیں۔"

ان کے لہجے میں حقارت ہی حقارت تھی "لگتا ہے تم ایسے نہیں مانو گی۔" انہوں نے اس کا بازو پکڑا اور گھسیٹتے ہوئے باہر لے جانے لگیں وہ جانتی تھیں اس وقت گھر پر کوئی نہیں ہے اور اس سے اچھا موقع انہیں شاید نہ مل سکتا۔ وہ اسے کھینچتے ہوئے سیڑھیوں تک آئیں۔ "نکل جاؤ اس گھر سے اور اگر تم دوبارہ کبھی یہاں نظر آئی یا کسی سے ملنے کی کوشش کی تو بہت برا حشر کروں گی تمہارا۔"

" آنٹی میں کہاں جاؤں گی؟"

"یہ میرا دردِ سر نہیں ہے سمجھی۔" اسی لمحے ایاد اور مزنہ گھر میں داخل ہوئے فرجاد کسی کام سے چلا گیا تھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا اس کی نظر سامنے پڑی وہ حیران ہوا۔ "جاؤ نکل جاؤ، دفعہ ہو جاؤ۔" سلطانہ بیگم نے اسے زور کا دھکا دیا وہ جو پہلی سیڑھی پر کھڑی تھی دھکا لگنے سے سیڑھیوں سے نیچے جا گری۔

"مما!!!!" ایاد زور سے چیخا اور اسکی طرف بھاگا۔

"غانیہ غانیہ" وہ اوندھے منہ گری تھی اس نے اسے سیدھا کیا تو دھک سے رہ گیا اس کے سر سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔ اس نے ایک نظر سامنے کھڑی ماں کو دیکھا اور اسے اٹھا کر باہر کی طرف بھاگا۔

خون صرف آگے سے نہیں سر کے پچھلے حصے سے بھی بہہ رہا تھا۔

"ڈرائیور تیز چلاؤ" ایاد کی شرٹ اس کے خون سے رنگی جا چکی تھی اس کی حالت دیکھ کر اس کا دل بند ہو رہا تھا ۔اس کی آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر نکلے اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اسکی ماں اس حد تک بھی جاسکتی ہے۔ مزنہ بغور اس کی پریشانی دیکھ رہی تھی ہسپتال پہنچتے ہی اس نے فرجاد کو کال کی تھی وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے بھاگتا ہوا آیا تھا۔

غانیہ

I.C.U

میں تھی ڈاکٹرز کے مطابق اسکی حالت بہت سیریس تھی وہ اسے دیکھتے ہی اس کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا "بھیا اگر اسے کچھ ہو گیا تو۔۔۔"

"برا مت سوچو، دعا کرو سب ٹھیک ہو گا۔" وہ اسے تسلی دینے لگا۔

★★★★★★★★★★★★

آج اسے دو دنوں بعد ہوش آیا تھا دو دنوں میں ایاد ایک لمحے کو بھی اسکے پاس سے نہ ہلا تھا۔ اسے ہوش میں آتا دیکھ کر فوراً اس کی طرف لپکا۔

"غانیہ غانیہ میری جان آنکھیں کھولو۔" اس نے جونہی آنکھیں کھولیں ایاد کو اپنے اوپر جھکا پایا۔

"ا۔۔۔یا۔۔د" اس کے منہ سے کراہ نکلی۔

"کیا ہوا؟ درد ہو رہا ہے؟؟""

اس نے ہاں میں گردن ہلائی۔

"کہاں پر؟؟" اس نے سر کی طرف اشارہ کیا۔

"میں ڈاکٹر کو بلا کر لاتا ہوں۔" وہ اس کے سر پر بوسہ دے کر باہر نکل گیا۔

★★★★★★★★★★★★★

آج ایاد اور فرجاد لاہور شفٹ ہو رہے تھے اپنی اپنی پیکنگ کرنے کے بعد وہ لوگ نیچے آئے جہاں سلطان مہراب، عباد، انعم اور فرہاد کے علاوہ سلطانہ بیگم بھی موجود تھیں سب سے ملنے کے بعد ایاد سلطانہ بیگم کے پاس گیا۔

"میں جانتا ہوں آپ ناراض ہوں گی ہمارے جانے سے، مگر آئم سوری، اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں، جو آپ چاہتی ہیں وہ ہمارے بس میں نہیں، اسی لیے ہم نے سوچا یہاں سے ہی چلے جائیں۔" یہ کہہ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سب کھڑے تھے مگر اچانک اسکے قدموں کو بریک لگ گیا۔ سلطانہ بیگم بلک بلک کر رو رہی تھیں وہ اچانک اٹھیں اور فرجاد کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئیں۔

"مجھے معاف کر دو، بہت بری ہوں میں، ہمیشہ تم سے نفرت کرتی رہی، خود کے علاوہ سب کو حقیر جانتی رہی، مگر اتنی بڑی سزا مت دو مجھے۔" انہوں نے اسکے آگے ہاتھ جوڑ دیے سب دم بخود رہ گے۔ وہ چند لمحے یونہی کھڑا رہا پھر آگے بڑھ کر انکے ہاتھ کھول دیے۔

"میں نے،،،، آپکو،،،، معاف کیا۔" اسکی اپنی آنکھیں بھی بھیگ گئی تھیں وہ اسکے کندھے سے لگ کر بری طرح رو دیں۔ کچھ دیر بعد اس نے انہیں الگ کیا اور انکے آنسو صاف کیے۔

"ہمیں دیر ہو رہی ہے۔" ایاد اونچی آواز میں بولا۔

"کیا مطلب؟ تم اب بھی جاؤ گے؟" سلطانہ بیگم جھٹکے سے پلٹیں۔

" "ہاں تو اور کیا، آپ نے کونسا مجھے رکنے کا کہا۔" وہ معصوم بنا۔ "فرجاد کو کہا تو ہے میں فرجاد تھوڑی ہوں۔" اسے غصہ آیا۔

"مگر تمہاری چابی تو ان کے پاس ہی ہے نا۔" انعم کی بات پر سب کا مشترکہ قہقہ گونجا۔

★★★★★★★★★★★★★★★

موحد نے شیزہ کو طلاق دے دی تھی اس دن کے بعد سے شیزہ نے ایاد سے ملنے کی کوشش نہیں کی تھی وہ اسی دن سمجھ گئی تھی کہ ایاد اسکی قسمت میں نہیں تھا اس نے جو چال چلی تھی وہ اسی پر الٹ دی گئی تھی وہ جان گئی تھی محبت کوشش سے نہیں قسمت سے ملتی ہے۔

محبت کھیل ہے قسمت کا

یوسف ملتا نہیں زلیخا نام رکھنے سے

☆☆☆☆☆☆

ختم شد